

عجالت سے پھرتی
زیر ولینڈ کے مسافر

صفدر شاہین

محترم قارئین

السلام علیکم!

علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے جانباز ممبران کا نیا کارنامہ ”زیرو لینڈ کے مسافر“ پیش خدمت ہے۔ بہت عرصہ سے قارئین کی فرمائش تھی کہ عمران اور اس کی ٹیم کو زیرو لینڈ بھیجا جائے۔ اتفاق سے زیرو لینڈ کے مطلق العنان حکمران سپریم کمانڈر نے بھی یہی چاہا کہ عمران زیرو لینڈ آئے لیکن قارئین کی طرح اس نے مجھ سے فرمائش کرنے کی بجائے خود ہی عمران کو زیرو لینڈ لے جانے کی کوشش کی۔ عمران کی فطرت سے تو آپ واقف ہی ہیں کہ وہ کتنا ضدی اور من موچی ہے۔ اپنی مرضی نہ ہو تو وہ سال ہا سال اپنے والدین کے گھر بھی نہیں جاتا اور نہ کوئی اسے جانے پر مجبور کر سکتا ہے۔ پھر میری اور سپریم کمانڈر کی کیا مجال۔ عمران کا نہ کوئی ارادہ تھا اور نہ ہی کوئی مشن اور زیرو لینڈ والوں نے اسے پکڑ کر خلاء کی وسعتوں میں پہنچا دیا۔ انہوں نے عمران پر ایسا جال پھینکا کہ عمران بے بس پرندے کی مانند پھڑپھڑا بھی نہ سکا۔ صرف وہی نہیں بلکہ عمران کے ساتھ موجود دو اور پرندے بھی اس جال میں پھنس گئے۔ بقول کنفیوشس، گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس گئے۔ جی ہاں۔

صفدر اور جولیا جو عمران کی دعوت پر اس کے ساتھ لُچ کرنے ہوئے
 گئے تھے لیکن عمران کی دعوت نے انہیں زیرو لینڈ والوں کی قید میں
 پھنچا دیا۔ خلاء میں موجود زیرو لینڈ کے خفیہ اسپیس اسٹیشن ہیں۔ عمران
 اور اس کے ساتھیوں کی واپسی کسی طرح بھی ممکن نہیں تھی لیکن سپریم
 کمانڈر کا غلام بننا بھی عمران کو منظور نہ تھا۔ سپریم کمانڈر کی حماقت یہ
 تھی کہ وہ عمران کی وفاداری پر یقین کر بیٹھا اور عمران کو زیرو لینڈ
 طلب کرنے سے پہلے اس نے آزمائش کے طور پر عمران کو اسپیس
 اسٹیشن میں سیکورٹی چیف کا اسٹنٹ مقرر کر دیا لیکن عمران چند منٹ
 بعد ہی جولیا کو ریڈ وولف کی खाft سے بچانے کے لئے ایکشن
 میں آ گیا۔ ریڈ وولف کون تھا اور وہ جولیا کی برین ٹیسٹ رپورٹ
 پڑھ کر کیوں غضبناک ہو گیا۔ یہ سب کچھ جاننے کے لئے بہتر یہی
 ہے کہ آپ ناول کا مطالعہ شروع کر دیں۔ ناول پڑھنے کے بعد اپنی
 تنقید اور آراء سے بذریعہ خط ضرور مطلع فرمائیے گا۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

صفدر شاہین

صفدر اور جولیا کو سٹنگ روم میں داخل ہوتے دیکھ کر صوفیہ پر
 بیٹھے عمران نے آنکھیں پٹپٹائیں تو صفدر نے مسکراتے ہوئے سلام
 کیا لیکن عمران نے جواب دینے کی بجائے یوں حیرت سے آنکھیں
 پھاڑ کر انہیں دیکھا جیسے اس کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا ہو۔

”کیا بات ہے۔ آپ اتنے حیران کیوں ہو رہے ہیں۔ کیا پہلے
 ہمیں کبھی نہیں دیکھا“..... صفدر نے دوسرے صوفیہ پر بیٹھے ہوئے
 کہا اور جولیا بھی ایک صوفیہ پر بیٹھ گئی۔

”سوری۔ اصل میں، میں سوچ میں پڑ گیا تھا کہ کنفیوشس نے
 غلط کہا تھا یا درست“..... عمران نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔
 ”کیا کہا تھا کنفیوشس نے“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے

پوچھا۔

”یہی کہ بتا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب، لنگور کے پہلو میں حور

دیکھتے ہیں“..... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔
 ”اس شعر میں صرف پہلا مصرع غالب کا ہے۔ دوسرا مصرع تو
 آپ نے خود گھڑا ہے“..... صفدر نے بے اختیار مسکراتے ہوئے
 کہا۔

”میں کیسے گھڑ سکتا ہوں۔ کیا میں تمہیں گھڑنے والا کہہاں دکھائی
 دیتا ہوں“..... عمران نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔

”تم بڑے عیار ہو“..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”واہ۔ بھائی مجھے کہہاں سمجھتا ہے اور بہن مجھے عیار کہہ رہی ہے۔
 لگتا ہے تم دونوں بہن بھائی مجھے بے وقوف بنانے کے لئے آئے
 ہو“..... عمران نے طنزیہ انداز میں کہا۔

”تم پہلے کیا کم بے وقوف ہو جو ہم تمہیں مزید بتائیں“۔ جولیا
 نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔
 ”صفدر۔ مینڈکی کو پر لگ گئے ہیں یا میں خواب دیکھ رہا
 ہوں“..... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”کیا تم مجھے مینڈکی کہہ رہے ہو“..... جولیا نے عمران کو گھورتے
 ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

”نن۔ نہیں تو۔ میں نے تو مینڈکی کو کہا ہے۔ کیا تم مینڈکی
 ہو“..... عمران نے یکدم سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو صفدر ہنسنے لگا۔
 ”سلیمان۔ ارے سلیمان کے بچے“..... عمران نے یکدم چیختے

ہوئے سلیمان کو پکارا۔

”آپ کی زبان مبارک ہو صاحب۔ بیگم صاحبہ آگئی ہیں تو
 بچے بھی آجائیں گے۔ آپ کو چیخنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ بچے
 خود ہی چیخ لیا کریں گے“..... سلیمان کی باہر سے چیختی ہوئی آواز
 سنائی دی۔ شاید وہ کچن میں تھا۔

”کیا بک رہے ہو باورچی خانے کے مینڈک۔ جولیا ابھی
 سینڈل اتار لے گی“..... عمران نے بوکھلا کر کہا۔

”نیا سینڈل خرید کر دے دیجئے گا۔ یہ تو آپ کا فرض ہے۔“
 سلیمان کی قریب سے آواز سنائی دی اور اس سے پہلے کہ عمران کچھ
 کہتا سلیمان چائے کی ٹرے اٹھائے کمرے میں داخل ہوا تو جولیا
 اسے غصے سے گھورنے لگی۔

”ارے۔ یہ چائے کس لئے۔ ابھی تو پی ہے میں نے“۔ عمران
 نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”کون کبخت کہتا ہے کہ یہ چائے آپ کے لئے ہے۔ میں تو
 چائے مہمانوں کے لئے لایا ہوں“..... سلیمان نے آگے بڑھتے
 ہوئے کہا۔

”بکومت۔ تم میری اجازت کے بغیر چائے کیوں لائے ہو۔“
 عمران نے سلیمان کو ڈانشتے ہوئے کہا۔

”اجازت کی کیا ضرورت ہے۔ میں اپنی مرضی سے لایا ہوں۔“
 سلیمان نے چائے کے برتن میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ اب تم اپنی مرضی بھی کرنے لگے۔ یہ فلیٹ کس کا

”ہے..... عمران نے حیرت سے منہ پھاڑتے ہوئے کہا۔
 ”آپ کا نہیں کرائے کا ہے اور اصل مالک سوپر فیاض صاحب
 ہیں“..... سلیمان نے اطمینان سے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”چلو۔ سوپر فیاض کا ہی سہی۔ کرایہ کون دیتا ہے“..... عمران
 نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

”چھوڑیے صاحب۔ میں نے تو آج تک آپ کو کرایہ کے نام
 پر سوپر فیاض کو پھوٹی کوڑی بھی دیتے نہیں دیکھا۔ بے چارہ سوپر
 فیاض جب بھی کرایہ مانگنے آتا ہے آپ الٹا اس سے کچھ نہ کچھ
 جھاڑ لیتے ہیں“..... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”لگتا ہے تمہیں تنخواہ بھی نہیں ملتی“..... جولیا نے سلیمان کی

بات پر ہنستے ہوئے کہا۔

”ملتی تو ہے مس جولیا لیکن اکٹھی تنخواہ دیتے ہوئے صاحب
 گھبرانے لگتے ہیں۔ کئی سالوں سے قسطوں میں وصول ہو رہی
 ہے۔ جب بھی مانگتا ہوں دو تین سو دے کر ٹر خا دیتے ہیں کہ آج
 کل مالی حالت خراب ہے“..... سلیمان نے مسلسل بولتے ہوئے
 کہا۔

”کیوں میرے پول کھول رہے ہونگے حرام۔ کچھ تو شرم کرو
 اور کچن میں ڈوب مرو“..... عمران نے ندامت بھرے لہجے میں کہا
 تو صفدر اور جولیا ہنسنے لگے۔ سلیمان بھی مسکراتا ہوا پلٹ کر کمرے
 سے باہر چلا گیا۔

”شرم تو تمہیں آنی چاہئے کہ ایک ملازم کی تنخواہ بھی نہیں دے
 سکتے“..... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں
 کہا۔

”حیرت ہے کہ تنخواہ کے بغیر اتنے برسوں سے آپ بے
 چارے سلیمان کو ملازم رکھے ہوئے ہیں“..... صفدر نے چائے کا
 کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ تم دونوں اسے تنخواہ دے دیا کرو۔ کتنی محبت سے
 تمہارے لئے چائے بناتا ہے“..... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔
 ”سمجھ نہیں آتی۔ تم اتنا کماتے ہو پھر بھی تنگ دست رہتے
 ہو“..... جولیا نے ناگوار لہجے میں کہا۔

”کیا کروں۔ مجبوری ہے۔ آخر شادی کے لئے بھی تو رقم جمع
 کرنی ہے“..... عمران نے بے بسی کے انداز میں کہا۔
 ”ادہ۔ کب کر رہے ہو تم شادی“..... صفدر نے چونکتے ہوئے
 پوچھا۔

”جب دلہن مان جائے گی۔ شاید قیامت سے ایک دو دن پہلے
 مجھے سہرا باندھنا نصیب ہو گا۔ کیا تم میری شادی میں آؤ گے۔“
 عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”قیامت کا انتظار کون کرے۔ نجانے قیامت کب آئے۔“
 صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”جولیا۔ تم صفدر کو شادی کی تاریخ بتا دو تاکہ اسے پتہ چل

جائے کہ قیامت کب آئے گی“..... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”بکو مت۔ فضول بکواس کی بجائے کوئی کام کی بات کرو۔“
جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ آج کل آپ کیا کر رہے ہیں“..... صدر نے موضوع بدلتے ہوئے جلدی سے پوچھا۔

”قیامت کا انتظار تاکہ آخری وقت میں شادی کر کے جنازہ جائز ہو جائے“..... عمران نے جواب دیا۔

”میرا مطلب ہے آج کل کوئی کیس ہے چیف کے پاس یا وہ بھی ہماری طرح آرام کر رہا ہے“..... صدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”تمہارا چوہا آرام نہیں کرتا۔ وہ کسی نہ کسی کام میں لگا رہتا ہے۔ پچھلے ہفتے میں نے اسے راج گڑھ میں آلو چھولے پیچھے دیکھا تھا۔ گزشتہ روز پچھلی گلی میں گٹھ صاف کر رہا تھا۔ میں تو کہتا ہوں تم بھی سڑکوں کی صفائی کیا کرو یا پھر لوگوں کی جیبیں کاٹا کرو۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا اسے غصے سے گھورنے لگی۔

”یہ سب کام آپ کو ہی زیب دیتے ہیں۔ میں تو آپ کے مشورے کا شکریہ ہی ادا کر سکتا ہوں“..... صدر نے ناگوار لہجے میں کہا۔

”مرضی ہے تمہاری۔ مشورہ فیس تو ادا کر دو“..... عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

”صدر، چلو۔ یہ احق کبھی سنجیدہ نہیں ہوگا“..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اگر لنچ کرا دو تو سنجیدہ بھی ہو سکتا ہوں۔ ایک بج چکا ہے۔“
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کس خوشی میں“..... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

”اپنے بچوں کی خوشی میں جو مستقبل میں پیدا ہوں گے۔“ عمران نے اطمینان سے جواب دیا تو جولیا نے غصے سے ہونٹ بھیج لئے۔

”عمران صاحب۔ ہم لنچ کرنے ہی آئے ہیں۔ مگر آپ نے مس جولیا کا موڈ خراب کر دیا ہے“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نو پرابلم۔ میں ابھی اس کا موڈ درست کر دیتا ہوں۔ سلیمان سے کہو بچ کس اور ہتھوڑا لائے“..... عمران نے جلدی سے کہا۔

”شٹ اپ۔ میں تمہارا سر توڑ دوں گی“..... جولیا نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

”اسی لئے ہتھوڑا منگوا رہا ہوں تاکہ تم میرا سر توڑ سکو۔ ویسے تم اتنی چڑچڑی کیوں ہو رہی ہو“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہاری بے ہودہ باتیں میرے لئے ناقابل برداشت ہیں۔“
جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”لیکن صدر تو برداشت کر رہا ہے۔ شاید تمہارا ہاضمہ ٹھیک نہیں ہے۔ تم روزانہ اسپنول کا چھلکا کیکر کی چھال میں پیس کر کرلیوں

کے جس کے ساتھ صبح و شام کھایا کرو۔ اس سے تمہیں غصہ کم اور پیار زیادہ آئے گا مجھ پر“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں مشورہ دیتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ جولیا غصے سے دانت پیسنے لگی۔

”عمران صاحب۔ خدا کے لئے سنجیدہ ہو جائیں“..... صفدر نے جولیا کا موڈ دیکھ کر عمران سے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
”ٹھیک ہے۔ اب میں سنجیدہ ہوں۔ بولو لہجے کرنے کہاں جانا ہے“..... عمران نے یکدم سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
”گولڈن ریسٹورنٹ چلتے ہیں“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور صوفے سے اٹھا تو جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔
”بل میں ادا کروں گا کیونکہ تم میرے مہمان ہو“..... عمران نے کہا تو جولیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی لیکن عمران کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی پھیلی ہوئی تھی۔

”کیا واقعی“..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
”ہاں۔ اب میں سنجیدہ ہوں۔ شک مت کرو“..... عمران نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔
”سلیمان۔ میں جا رہا ہوں۔ تم لہجے پر میرا انتظار نہ کرنا“۔ عمران نے بلند آواز سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھا۔ جولیا اور صفدر بھی اس کے ساتھ ہی کمرے سے باہر آئے اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

”صاحب۔ میں نے لہجے کے بعد تین بجے ایک ضروری کام سے باہر جانا ہے“..... سلیمان نے کچن سے باہر آتے ہوئے کہا۔
”کیا کام ہے۔ کہاں جانا ہے“..... عمران نے رک کر پوچھا۔
”اجتماع میں جانا ہے۔ مال روڈ پر“..... سلیمان نے جواب دیا۔

”اجتماع۔ مال روڈ۔ تین بجے۔ سینما کا نام کیا ہے“..... عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔
”ریگل سینما۔ ادہ۔ میرا مطلب ہے ریگل سینما کے قریب۔“
سلیمان نے جلدی سے بات بدلتے ہوئے کہا۔
”ٹھیک ہے چلے جانا۔ ریگل سینما پر آج کل کون سی فلم چل رہی ہے“..... عمران نے عام سے لہجے میں کہا۔
”معصوم شیطان۔ لیکن میں تو اجتماع میں جا رہا ہوں“..... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”بکو مت۔ سینما میں بھی تماشائیوں کا اجتماع ہوتا ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ تم معصوم شیطان دیکھتے دیکھتے ملک الموت کے ہتھے نہ چڑھ جاؤ۔ آج کل دھاکوں کا دور ہے“..... عمران نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تو صفدر مسکراتے لگا۔

”کوئی بات نہیں صاحب۔ میں کوئی دہشت گرد نہیں ہوں۔“
سلیمان نے لاپرواہی سے کہا۔
”بس۔ میں نے کہہ دیا ہے۔ اگر تم نے فلیٹ سے باہر قدم

نیچے پہنچے اور عمارت سے باہر آ گئے۔ صفدر نے اپنی کار کی طرف اشارہ کیا۔

”نہ بھی۔ بیماری اپنی اپنی اور گاڑی بھی اپنی اپنی۔ البتہ تم دونوں میری کار میں مفت سفر کر سکتے ہو“..... عمران نے انکار کرتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا اور جولیا کے ساتھ عمران کی سپورٹس کار کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی جبکہ جولیا اس کے ساتھ والی سیٹ پر اور صفدر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران نے کار سٹارٹ کی اور سڑک پر آ کر گولڈن ریسٹورنٹ کی طرف چل دیا جو زیادہ دور نہیں تھا۔ پانچ منٹ بعد وہ گولڈن ریسٹورنٹ پہنچ گئے۔ کار سے اتر کر وہ ہال میں داخل ہوئے تو وہاں زیادہ رش نہیں تھا۔ عمران، صفدر اور جولیا ہال کے آخری حصے میں کونے والی میز پر آ بیٹھے۔ چند لمحوں بعد ویٹران کے قریب آ گیا۔ ”کیا کھاؤ گی۔ آرڈر دو جولیا“..... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”صفدر۔ تم بتاؤ۔ میں تو بریانی کھاؤں گی“..... جولیا نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”بل آپ دیں گے نا“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے عمران سے پوچھا۔

”کیا تمہیں اب بھی شک ہے۔ کیا میں تمہیں سنجیدہ نہیں لگ رہا“..... عمران نے برا سامنہ بتاتے ہوئے کہا۔

رکھا تو ٹانگیں توڑ دوں گا“..... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور صفدر، عمران کی دھمکی پر ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرائے لیکن سلیمان یوں منہ بسورنے لگا جیسے کسی بچے سے اس کا پسندیدہ کھلونا چھین لیا گیا ہو۔

”عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں سلیمان۔ دہشت گرد وہیں دھماکے کرتے ہیں جہاں لوگوں کا رش یا ہجوم ہوتا ہے“..... صفدر نے نرم لہجے میں کہا۔

”بہتر جناب۔ میں ڈریکولا دیکھنے جاؤں گا۔ وہاں تو رش نہیں ہو گا۔ مجھ جیسے دو چار تماشائی ہی ہوں گے“..... سلیمان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ ڈریکولا کی فلم میں رش کیوں نہیں ہو گا“..... جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”دراصل ڈریکولا کی دہشت ہی اتنی ہے کہ لوگ سینما ہال میں جانے سے ڈرتے ہیں اس لئے دہشت گرد وہاں جانے سے گریز کرتے ہیں کہ انہیں دو چار آدمی مارنے میں مزہ نہیں آتا“۔ سلیمان نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔

”ارے چپ دہشت گرد کی اولاد۔ کسی نے باہر سے سن لیا تو ابھی دہشت گردی کے شبہ میں دھر لئے جاؤ گے“..... عمران نے بوکھلاہٹ بھرے انداز میں سلیمان کو ڈانٹتے ہوئے کہا اور دروازہ کھول کر جولیا اور صفدر کے ساتھ باہر نکل آیا۔ سیڑھیاں اتر کر وہ

”فی الحال تو آپ سنجیدہ ہی نظر آ رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کھانے کے بعد آپ کے تیور بدل جائیں“..... صفدر نے ہنس کر کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں۔ میں جولیا کے حکم پر ہمیشہ سنجیدہ رہوں گا“..... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا تو صفدر ویٹر کو آرڈر نوٹ کرانے لگا۔ جولیا حیرت سے عمران کی طرف دیکھ رہی تھی۔

”آپ کے لئے کیا منگواؤں“..... صفدر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ٹھنڈا پانی“..... عمران نے مختصراً کہا تو جولیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

”اوہ۔ کیا آپ لہجہ نہیں کریں گے؟“..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ میرے پرس میں صرف دو افراد کے بل کی رقم ہے اس لئے میں پانی پر گزارہ کر لوں گا“..... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم کھانا کھائیں اور آپ بھوکے رہیں“..... صفدر نے جلدی سے کہا۔

”مجبوری ہے۔ بہر حال تم دونوں کھانا کھاؤ۔ اپنی قسمت میں آج فاقہ ہے“..... عمران نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہرگز نہیں۔ تم آرڈر دو۔ بل میں ادا کروں گی“..... جولیا۔ حتیٰ لہجے میں کہا۔ عمران کی بات پر وہ بے چین ہو گئی تھی۔

”نہیں جولیا۔ میں تم پر بوجھ نہیں بننا چاہتا۔ پہلے ہی تمہارے مجھ پر بہت سے احسانات ہیں“..... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

”احسان کیسے عمران صاحب۔ ہم دوست ہیں اور دوستی میں احسان نہیں ہوا کرتا“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ تم کہتے ہو تو کھا لیتا ہوں۔ میرے لئے صرف چکن بریانی، چکن قورمہ اور چکن کباب منگواؤ“..... عمران نے بے چارگی سے کہا تو ایک لمحہ کے لئے صفدر نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر عمران کی طرف دیکھا لیکن عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے سوا کچھ نظر نہ آیا تو اس نے ویٹر کو ہدایات دیں اور ویٹر چلا گیا۔

”آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ آج کل آپ کی مالی حالت اچھی نہیں ہے؟“..... صفدر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”شرم آتی ہے بتاتے ہوئے“..... عمران نے کہا اور سر جھکا لیا۔

”حیرت ہے۔ زیادہ دن تو نہیں ہوئے پچھلا کیس ختم ہوئے۔ آخر کیس کا معاوضہ کہاں جاتا ہے؟“..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کون سا معاوضہ۔ وہ تمہارا نقاب پوش چوہا۔ وہ اتنی جلدی مہمٹ نہیں کرتا مجھے۔ بلکہ وہ تو مجھے سٹی بینک کا مالک اور جاگیردار سمجھتا ہے۔ اس کے خیال میں مجھے پیسے کی ضرورت نہیں ہے اور میں شوقیہ طور پر جان خطرے میں ڈال کر سیکرٹ سروس کے لئے

عمران فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔

”کیا ہوا“..... جولیا نے چونکتے ہوئے عمران کی طرف دیکھ کر کہا۔

”گزریو۔ ابھی آتا ہوں“..... عمران نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور ہال کے عقبی حصے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس جانب چند واش روم بنے ہوئے تھے۔ عمران ایک واش روم میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر کے پانی کا ٹل کھول دیا تاکہ باہر سے کوئی اس کی آواز نہ سن سکے اور پھر اس نے واچ ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ ایکسٹو کالنگ۔ اور“..... ٹرانسمیٹر سے حسب توقع بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”یس طاہر۔ عمران انڈنگ یو۔ اور“..... عمران نے جواب دیا۔

”میں نے فلیٹ پر فون کیا تھا۔ سلیمان نے بتایا کہ آپ صفدر اور جولیا کے ساتھ لہج کرنے گئے ہیں۔ اور“..... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ ہم اس وقت گولڈن ریٹورنٹ میں ہیں۔ خیریت تو ہے۔ اور“..... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں۔ ہمارے ریڈیو سگنل کچر نے زیرو لینڈ والوں کے مخصوص ریڈیائی سگنلز کیج کئے ہیں۔ اور“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”اوہ۔ زیرو لینڈ کے سگنل۔ اور“..... عمران نے بے اختیار

کام کرتا ہوں۔ تم لوگوں کو وہ باقاعدگی سے لمبی لمبی تنخواہیں دیتا ہے اور مجھے صرف جھوٹے وعدوں پر ٹر خا دیتا ہے۔ ابھی گزشتہ دو کیسوں کا معاوضہ اس کی طرف بتایا ہے حالانکہ معاوضہ تم لوگوں کی تنخواہ سے بھی آدھا ہوتا ہے“..... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

”کمال ہے۔ آخر چیف آپ کے ساتھ ایسا کیوں کرتا ہے۔“
صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”دانتہ۔ اصل میں اسے اندیشہ ہے کہ میں رقم جمع کر کے شادی کر لوں گا تو اس کے کیس کون حل کرے گا حالانکہ میں اسے کئی مرتبہ یقین دلا چکا ہوں کہ جولیا مجھے گھاس نہیں ڈالتی اور تھریسیا صرف زیرو لینڈ کی وفادار ہے اس لئے میری شادی کبھی نہیں ہو سکتی اور میری قسمت میں بچے نہیں ہیں“..... عمران نے برا سامنہ بتاتے ہوئے کہا تو جولیا نے ہونٹ بھیج لئے۔ اسی لمحے ویٹر کھانا لے کر آ گیا اور باتوں کا سلسلہ رک گیا۔ ویٹر کھانا سرو کر کے چلا گیا تو صفدر نے عمران کو کھانا شروع کرنے کو کہا اور خود بھی کھانا کھانے لگا۔ عمران نے چکن بریانی کی ڈش اپنے آگے رکھی ہی تھی کہ اسی لمحے اس کی واچ ٹرانسمیٹر پر سگنل موصول ہوا اور وہ چونک پڑا۔ آج کل چونکہ کوئی کیس نہیں تھا اس لئے کال کرنے والا بلیک زیرو نہ ہو سکتا تھا۔ یقیناً کوئی اہم بات تھی اور بلیک زیرو فون پر عمران کے دستیاب نہ ہونے کے سبب واچ ٹرانسمیٹر پر رابطہ کر رہا تھا۔ چنانچہ

ہوئے کہا۔

”زیرو لینڈ والوں کے بارے میں کیا کرتا ہے۔ کیا آپ کوئی قدم اٹھائیں گے۔ اور“..... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”جب تک وہ سامنے نہ آئیں کیا کیا جاسکتا ہے۔ بہر حال تم فکر مت کرو۔ اگر تھریسیا اور سنگ ہی آئے ہوئے ہیں تو جلد ہی پتہ چل جائے گا اور اس مرتبہ میں انہیں زندہ واپس نہیں جانے دوں گا۔ اور“..... عمران نے حتیٰ لہجے میں کہا۔

”ہوسکتا ہے کہ اس مرتبہ وہ خود کو ظاہر نہ کریں۔ اور“۔ بلیک زیرو نے ایک خیال کے تحت کہا۔

”دیکھا جائے گا۔ تھریسیا مجھ سے دور نہیں رہ سکتی۔ وہ مجھ سے ملنے ضرور آئے گی۔ اور اینڈ آل“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

چوکتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں۔ ان کے ٹرانسمیٹر کے مخصوص سگنل جو ہمارے کمپیوٹر میں فیڈ ہیں۔ اب کسی دور دراز فاصلے سے سگنل زمین پر بھیجے گئے ہیں اور سگنلز کی فریکوئنسی ظاہر کرتی ہے کہ جس ٹرانسمیٹر کو سگنل بھیجے گئے ہیں وہ ہمارے ہی ملک میں اور اسی شہر میں کہیں موجود ہے۔ اور“..... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ زیرو لینڈ والوں کا کوئی ایجنٹ دارالحکومت میں موجود ہے۔ اور“..... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”جی ہاں۔ اسی لئے تو میں نے آپ کو فوراً کال کی ہے۔ لگتا ہے زیرو لینڈ کے ایجنٹ یہاں کسی مشن کے سلسلے میں موجود ہیں۔ اور“..... بلیک زیرو نے خیال ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

”تمہارا اندازہ درست معلوم ہوتا ہے۔ کاش سگنل کچر کال بھی کیج کر سکتا۔ اور“..... عمران نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

”یہ تو دو تین مرتبہ میں بھی آپ کو یاد کرا چکا ہوں کہ آپ ڈاکٹر داور سے سگنل کچر میں وائس کچر کٹ لگوائیں تاکہ کال کرنے والوں کی آوازیں بھی سنائی دیں۔ اور“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”بس۔ ذہن سے نکل جاتا ہے۔ بہر حال اب یہ کام تمہارے ذمے ہے کہ تم کل ہی ڈاکٹر داور کی لیبارٹری جا کر سگنل کچر کو کال کچر میں تبدیل کرا لو۔ اور“..... عمران نے اسے ہدایات دیتے

نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔

”مجبوری ہے۔ یہاں تصور کرتا تو اسے تم بھی دیکھ لیتیں اور تمہارا موڈ خراب ہو جاتا“..... عمران نے بے چارگی سے کہا۔
 ”عمران صاحب۔ کون ہے وہ خوش نصیب جسے آپ تصورات میں دیکھتے ہیں“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”ہے ایک دشمن جاں دلربا جس کے بارے میں کسی شاعر نے کہا ہے کہ میں تیرا نام نہ لوں پھر بھی لوگ تمہیں پہچانیں اس لئے میں اس کا نام نہیں بتاؤں گا“..... عمران نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا تو جولیا چونک کر اسے گھورنے لگی۔ صفدر نے کھانا کھاتے ہوئے چند لمحوں کے لئے اپنے ذہن پر زور دیا۔

”سمجھ گیا۔ یقیناً آپ تھریسیا کی بات کر رہے ہیں“..... صفدر نے اچانک کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

”ارے۔ ارے۔ خاموش رہو۔ کیوں جولیا کا ہاضمہ بگاڑنے لگے ہو“..... عمران نے یکدم گہبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”بکومت۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے“..... جولیا نے آہستہ سے کہا۔

”مگر مجھے تو ہے نا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جنہم میں جاؤ تم بھی اور تھریسیا بھی“..... جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹشو پیپر سے ہاتھ صاف کرنے لگی۔

”آہستہ بولو۔ کہیں اس نے سن لیا تو مجھے کھانا چھوڑ کر بھاگنا

جولیا اور صفدر، عمران کے انتظار میں سنت روی سے کھانا کھا رہے تھے۔ عمران تقریباً پانچ منٹ بعد واپس آیا اور اپنی کرسی پر بیٹھ کر کھانا شروع کر دیا۔ وہ اب بھی سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔
 ”خیریت تھی۔ کافی دیر لگا دی آپ نے“..... صفدر نے چند لمحوں بعد عمران سے پوچھا۔

”ہاں۔ لیکن اس میں میرا کوئی تصور نہیں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ نیند تو سولی پر بھی آ جاتی ہے“..... عمران نے جواب دیا۔
 ”اوہ۔ کیا تم واش روم میں سو گئے تھے“..... جولیا نے حیرت سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”بس۔ کسی کے تصور میں آنکھیں بند کی تھیں کہ نیند آ گئی۔“

عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
 ”تصور کرنے کے لئے واش روم ہی رہ گیا تھا کیا“..... جولیا

”کیوں نہیں۔ اسے آنے سے کون روک سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ آ چکی ہو اور ہمارے آس پاس بیٹھی اسی طرح جولیا کو گھور رہی ہو جیسے جولیا مجھے گھور رہی ہے“..... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کھانے سے ہاتھ روک لیا۔ اس کی بات پر صفدر نے چونکتے ہوئے ہال میں بیٹھے لوگوں کا طائرانہ جائزہ لیا جبکہ جولیا برا سا منہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔

”چائے منگوا لی جائے“..... صفدر نے عمران سے پوچھا۔
 ”نہیں۔ وقت کم ہے اور مجھے جانا ہے۔ کوئی مجھے دل ہی دل میں پکار رہا ہے کہ آ جاؤ تڑپتے ہیں ارماں، اب رات گزرنے والی ہے۔ کیا تم نہیں سن رہے؟“..... عمران نے بھی ٹٹو پیپر سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا۔
 ”رات۔ مگر اس وقت تو دن ہے جناب“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ تمہارے چوہے سے خدا سمجھے۔ وہ نہ رات کو رات سمجھتا ہے اور نہ دن کو دن۔ جب جی چاہتا ہے بلا لیتا ہے۔ کبھی خیال نہیں کرتا کہ میں اس وقت لُنج میں مصروف ہوں یا واش روم میں“..... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو صفدر اور جولیا بے اختیار چونک پڑے۔

”ہونہر۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ واش روم میں چیف کی کال انڈر کر کے آئے ہیں“..... صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

پڑے گا“..... عمران نے بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو اس کی اداکاری پر صفدر بے ساختہ مسکرانے لگا۔
 ”وہ زیرو لینڈ میں بیٹھے کیسے سن سکتی ہے“..... صفدر نے بھی ٹٹو پیپر سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا۔
 ”ارے۔ وہ سب کچھ سن لیتی ہے۔ اس وقت بھی وہ تصور میں ہمیں دیکھ اور ہماری باتیں سن رہی ہوگی۔ تمہیں معلوم ہے کہ زیرو لینڈ والے سائنسی میدان میں کتنے ترقی یافتہ ہیں۔ تقریباً لکھوں میں یہاں پہنچ سکتی ہے“..... عمران نے جلدی سے کہا۔
 ”کیا تم اس سے ڈرتے ہو؟“..... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

”ڈرتا تو میں صرف تم سے ہوں کیونکہ تم تقریباً سے زیادہ خطرناک ہو“..... عمران نے کہا تو جولیا غصے کے باوجود مسکرا دی۔
 ”تقریباً اور سنگ ہی سے ٹکراؤ ہوئے عرصہ ہو گیا ہے۔ پھر بھی آپ تقریباً کو یاد رکھتے ہیں“..... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔
 ”ارے۔ وہ چیز ہی ایسی ہے۔ ٹی بی کے مرض کی طرح ذہن سے چپک ہوئی ہے۔ جب بھی جولیا مجھ سے خفا ہوتی ہے تو مجھے تقریباً یاد آنے لگتی ہے اور جب یاد آتی ہے تو یاد کے پیچھے پیچھے وہ خود بھی آ جاتی ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”اس کا مطلب ہے کہ اب بھی وہ آئے گی“..... صفدر نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو عمران کو گھور رہی تھی۔

”مجبوری ہے۔ میں حکومت کا وفادار ہوں اور دن کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے ایک وقت میں دو دو کام کرتا ہوں تاکہ بجلی کی بچت ہو اور بچی ہوئی بجلی مستقبل میں کام آئے“..... عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

”بھلا مستقبل میں بجلی کس کام آئے گی“..... صفدر نے عمران کی منطق پر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”جب میرے بچے کی پیدائش کے دوران لوڈشیڈنگ ہو گی تو یہی بچی ہوئی بجلی استعمال کروں گا۔ تم بھی بجلی بچایا کرو اپنے بچوں کے لئے، قوم کے لئے“..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”چیف نے کیوں بلایا ہے تمہیں“..... جولیا نے بھی زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔

”معلوم نہیں۔ ہو سکتا ہے میری بے کاری دور کرنے کے لئے دانش منزل کی صفائی کروانا چاہتا ہو یا مجھے اپنے سسرال بھیج کر رشتہ کی بات کہی کروانا چاہتا ہو“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”بکو مت۔ اصل بات بتاؤ۔ کوئی نیا کیس تو شروع نہیں ہو گیا“..... جولیا نے غصے سے عمران کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

”شاید۔ گزشتہ ہفتے کہہ رہا تھا کہ اس کی بیگم کے ڈیلیوری کیس کے لئے تیار رہوں“..... عمران نے کہا۔

”بے ہودہ باتیں مت کرو۔ نہ اس کی بیگم ہے نہ ہی سسرال“۔

جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”میں سمجھ گیا ہوں۔ یقیناً چیف نے زیرو لینڈ کے سلسلے میں آپ کو بلایا ہو گا۔ آپ واٹس روم سے آ کر زیرو لینڈ اور تھریسیا کی باتیں کرتے رہے ہیں“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ تم تو غیب دان بن گئے ہو“..... عمران نے صفدر کی طرف دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جب آپ بات چھپانے کی کوشش کرتے ہیں تو دماغ لڑانا ہی پڑتا ہے“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ بتاؤ میرے بچے کب پیدا ہوں گے“..... عمران نے پوچھا۔

”شادی کے بعد“..... صفدر نے جلدی سے کہا۔

”سچ۔ پھر کب کر رہے ہو شادی۔ رشتہ ہو گیا ہے کیا“۔ عمران نے سرت بھرے لہجے میں کہا۔

”شادی آپ نے کرانی ہے تو رشتے کا بھی آپ کو معلوم ہو گا“..... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”واہن تو میں نے پسند کر لی ہے مگر بچوں کی بات“..... عمران نے کن انکھوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ ویٹر آ رہا ہے“..... صفدر نے عمران کو مزید بولنے سے روکنے کے لئے کہا۔

”اللہ خیر کرے۔ میری تو جیب میں صرف دو سو روپے ہیں۔ ابھی گاڑی میں پٹرول بھی ڈلوانا ہے“..... عمران نے خوفزدہ لہجے

میں کہا۔

”مرے کیوں جا رہے ہو۔ بل تو میں نے ادا کرنا ہے۔“ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”لیکن میری غیرت گوارا نہیں کرتی جولیا۔ آخر بچے کیا کہیں گے۔ وہ تو مجھے مفلس، کنگال اور نکٹو سمجھ کر اس دنیا میں آنے سے ہی انکار کر دیں گے۔“ عمران نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

”تو پھر تم بل ادا کرو۔ اگر اتنے ہی غیرت مند ہو تو“ جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”فی الحال تو میں ضرورت مند ہوں۔ کیا تم مجھے پانچ ہزار ادھار دے سکتی ہو؟“ عمران نے بے چارگی کے انداز میں کہا۔

”نہیں۔ میرے پاس فالٹو پیسے نہیں ہیں۔“ جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا اور اسی لمحے ویٹر واپس آ گیا۔

”آپ کا بل ادا ہو چکا ہے میڈم“..... ویٹر نے جولیا سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کیا“..... جولیا نے حیرت سے ویٹر کو گھورتے ہوئے کہا جبکہ

صفدر بھی حیران ہو رہا تھا۔

”جی ہاں۔ میٹر صاحب نے کہا ہے کہ آپ سے بل نہ ل جائے۔ بل کی رقم وصول ہو چکی ہے۔“..... ویٹر نے سر ہلاتے ہوئے

کہا تو جولیا اور صفدر نے بیک وقت عمران کی طرف دیکھا لیکن عمران نے لاپرواہی سے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ نے بل ادا کیا ہے؟“..... صفدر نے ویٹر کے جانے کے بعد عمران سے پوچھا۔

”نہیں تو۔ قسم لے لو۔ میری جیب میں تو“..... عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”پھر۔ ہمارا بل کس نے ادا کیا ہے؟“..... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

”پتہ نہیں۔ بہر حال تمہیں اس سے کیا۔ تمہاری تو رقم بچ گئی۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے ہاں۔ یاد آ گیا۔ میٹر سوپر فیاض کا دوست ہے۔ یقیناً اس نے سوپر فیاض کی وجہ سے ہم سے بل نہیں لیا ہوگا۔ ایک مرتبہ میں نے آپ اور سوپر فیاض کے ساتھ یہاں ڈنر کیا تھا اور اس روز بھی میٹر نے ہم سے بل نہیں لیا تھا۔“..... صفدر نے یکدم چوکتے ہوئے کہا تو جولیا سمجھ گئی کہ عمران کیوں بل کی ادائیگی کا رونا روتا رہا ہے۔

”بڑے عیار ہو۔ فیاض کی دوستی سے فائدہ اٹھاتے ہو؟“..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہیں بیڑ کھانے سے غرض ہے یا پھل گننے سے؟“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”مس جولیا چلیں“..... صفدر نے جولیا کی طرف دیکھ کر کہا اور کرسی چھوڑ دی۔

کیونکہ فیول گینج کی سوئی زبرد پر تھی۔

”کیا ہوا؟“..... صفدر نے چوکتے ہوئے پوچھا۔

”پٹرول ختم ہو گیا ہے“..... عمران نے فیول گینج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”کیا تمہیں پہلے معلوم نہیں تھا؟“..... جولیا نے ناگوار لہجے میں کہا۔

”مجھے معلوم ہوتا کہ تمہارے ساتھ سفر کرنا پڑے گا تو میں کل ہی ٹینکی فل کرا لیتا۔ ویسے حیرت کی بات ہے کہ اتنی جلدی پٹرول ختم ہو گیا۔ گزشتہ رات چار لیٹر پٹرول ڈلو کر فلیٹ گیا تھا۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ٹینکی میں گینج تو نہیں ہو گئی؟“..... صفدر نے اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

”گینج ہوتی تو رات میں ہی ٹینکی خالی ہو جاتی اور یہاں بھی تیل پھیلا ہوتا“..... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”چلو ٹیکسی کر لیتے ہیں“..... صفدر نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

”یہی کرنا پڑے گا“..... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور وہ تینوں کار سے اترے۔ عمران نے گاڑی لاک کی اور سڑک کی دوسری جانب کھڑی ٹیکسی کو اشارہ کیا تو اس میں بیٹھے ڈرائیور نے انجن شارٹ کیا اور یوٹرن لے کر ان کے قریب آ گیا۔ عمران اور

”تو کیا صبح کا ناشتہ کر کے جائے گی یہ؟“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا اسے گھورتے ہوئے اٹھ گئی۔ وہ تینوں ریستورنٹ سے باہر آئے اور عمران کی کار کی طرف بڑھ گئے۔

”تم دونوں ٹیکسی میں چلے جاؤ“..... عمران نے اپنی کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ دماغ تو خراب نہیں تمہارا؟“..... جولیا نے یکدم غضبناک ہو کر کہا۔

”عمران صاحب۔ میری گاڑی آپ کے فلیٹ پر ہے۔“ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ میں تم دونوں کو پہلے اپنے فلیٹ لے چلوں اور پھر دائیں منزل جاؤں“..... عمران نے چوکتے ہوئے کہا۔

”حق تو یہی ہے۔ اگر آپ چلتے وقت کہہ دیتے تو میں اپنی گاڑی لے لیتا“..... صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اچھا بیٹھو۔ تم بھی کیا یاد کرو گے کہ کس حاتم طائی سے واسطہ پڑا ہے؟“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا عقیبی سیٹ پر بٹھ گئی جبکہ صفدر فرنٹ سیٹ پر عمران کے ساتھ بیٹھ گیا۔ عمران۔

انجن شارٹ کیا لیکن انجن گھر گھرا کر خاموش ہو گیا۔ عمران۔ دوبارہ کوشش کی لیکن انجن شارٹ نہ ہوا تو اس نے فیول گینج پر ڈالی۔

”لو ہو گیا کام تمام“..... عمران نے ٹھنڈا سانس لے کر

احساس کم ہونے لگا مگر چند لمحوں بعد ہی عمران، جولیا اور صفدر کو محسوس ہوا کہ ان پر سستی طاری ہوتی جا رہی ہے۔ شاید کھانے کا خمار اور اے سی کی ٹھنڈک ان کے جسموں پر بیک وقت اثر انداز ہو رہی تھی۔ مزید چند لمحوں بعد انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسم میں ہن ہو گئے ہوں۔ یہ احساس ہوتے ہی عمران کے ذہن میں خطرے کا سائرن گونجنے لگا۔ اس نے اپنی جگہ سے حرکت کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ یہی کیفیت جولیا اور صفدر کی تھی۔

انہیں یوں لگ رہا تھا جیسے ان کے جسموں میں جان نہ رہی ہو اور وہ مکمل طور پر معذور ہو چکے ہیں۔ البتہ ان کے ذہن کام کر رہے تھے اور وہ سوچ سمجھ سکتے تھے۔ ابھی وہ اپنی حالت پر حیران ہی ہو رہے تھے کہ ڈرائیور نے چوراہے سے ٹیکسی عمران کے فلیٹ کو جانے والی سڑک کی جانب موڑنے کی بجائے مخالف سمت میں موڑ دی۔ اس پر صفدر نے ڈرائیور کی طرف دیکھنے اور بولنے کی کوشش کی لیکن اس کی زبان نے کوئی حرکت نہ کی اور نہ گردن نے۔ عمران پر بھی بوکھلاہٹ طاری تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ٹیکسی میں کوئی نپے بو ٹیکس پھیلائی گئی ہے جس نے ان کے جسم سن کر دیئے تھے۔ دماغ اور آنکھوں کے سوا ان کے جسم کا ہر حصہ حرکت کرنے سے معذور ہو چکا تھا۔

چند لمحوں بعد ڈرائیور نے ٹیکسی شہر سے باہر جانے والی سڑک پر موڑ دی۔ جولیا اور صفدر، عمران سے بات کرنے کے لئے بے تاب

جولیا عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے جبکہ صفدر نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ٹیکسی ڈرائیور کو عمران کے فلیٹ کا ایڈریس بتایا اور ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ صفدر نے فرنٹ ڈور کا شیشہ کھولنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ تمام کھڑکیوں کے شیشے بند تھے۔
”شیشہ کیوں نیچے نہیں ہو رہا؟“..... صفدر نے ٹیکسی ڈرائیور کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

”معلوم نہیں کیوں جام ہو رہا ہے۔ شاید میکینیکل فالٹ ہو گا۔ شام کو کسی ورکشاپ میں لے جاؤں گا“..... ڈرائیور نے کہا۔
”کیا پچھلی کھڑکیوں کے شیشے بھی جام ہیں؟“..... صفدر نے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔

”لیں سر“..... ڈرائیور نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا تو عمران نے اپنی جانب کا شیشہ نیچے کرنے کے لئے لیور کو گھمانے کی کوشش کی لیکن لیور جام تھا۔

”عجیب بات ہے۔ تینوں شیشوں کے لیور کیوں جام ہیں۔ ہر شیشے کا سسٹم تو الگ الگ ہوتا ہے“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لیں سر۔ میں اے سی آن کر دیتا ہوں“..... ٹیکسی ڈرائیور نے سامنے کے آئینے میں دیکھتے ہوئے کہا اور ڈیش بورڈ پر نصب ایک بٹن پر پریس کر دیا۔ فوراً ہی ٹیکسی میں ایئر کنڈیشننگ کی ٹھنڈک پھیلنے لگی۔ ٹیکسی ڈرائیور کی وینڈو کا شیشہ بھی بند تھا۔ کار میں جس کا

منٹ بعد ٹرالر ایک جگہ رک گیا اور کینئیر کا دروازہ کھل گیا۔
 ٹیکسی ڈرائیور نے انجن سٹارٹ کیا اور ٹیکسی اسی طرح کینئیر
 سے نکل کر زمین پر آگئی جیسے کینئیر میں داخل ہوئی تھی۔ کینئیر کا
 دروازہ بند ہوا اور وہ مڑ کر دائیں جانب چلا گیا۔ اب عمران اور اس
 کے ساتھی سامنے کا منظر دیکھ سکتے تھے۔ ٹیکسی بلند و بالا پہاڑوں کے
 درمیان ایک وادی میں کھڑی تھی اور چند قدم کے فاصلے پر ایک
 عجیب و غریب قسم کا بہت بڑا اور بلند پیالہ زمین پر اوندھا پڑا تھا۔
 اس پیالے کی گولائی یا قطر کم از کم بیس فٹ تھا اور زمین سے بلندی
 پندرہ فٹ سے کم نہ تھی۔ پیالے کی بیرونی سطح گہرے نارنجی رنگ کی
 تھی اور اس کے بالائی حصے میں تین جگہ سے سلور کلر کے چھوٹے
 چھوٹے ایریل نما راڈ باہر کو نکلے ہوئے تھے جو دھوپ میں چمک
 رہے تھے۔ اس پیالے کو دیکھ کر عمران کے ذہن کو حیرت کا شدید
 جھٹکا لگا کیونکہ وہ اس پیالے کی اصلیت جانتا تھا۔

صفر اور جولیا بھی حیرت بھری نگاہوں سے اس نارنجی پیالے کو
 دیکھ رہے تھے مگر اس سے پہلے کہ وہ سمجھ سکتے اس پیالے کے
 سامنے والے حصے میں ایک دروازہ سا کھل گیا اور کسی جہاز کے
 دروازے کی مانند دروازہ زمین پر آٹکا۔ اس پیالے سے تین افراد
 باہر آئے۔ ان کے جسموں پر خلائی لباس تھے۔ ان کے چہرے ہیڈ
 ماسک میں چھپے ہوئے تھے۔ وہ تینوں خلاء نورد باہر آ کر ٹیکسی کی
 طرف بڑھے۔ دو افراد ٹیکسی کے پچھلے دروازوں اور ایک فرنٹ سیٹ

تھے لیکن نہ تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کے لئے چہرہ موڑ
 سکتے تھے اور نہ ہی بول سکتے تھے۔ چند منٹ بعد ٹیکسی شہر سے باہر
 نکل آئی۔ اس سڑک پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی۔ چند لمحوں
 بعد عقب سے ایک ہیوی ٹرالر ٹیکسی کو اور ٹیک کرتے ہوئے آگے
 آیا اور ٹیکسی ڈرائیور رفتار کم کرنے لگا۔ ٹرالر پر ایک بڑا کینئیر لوڈ
 تھا۔ اچانک ٹرک سڑک کے درمیان رک گیا اور ٹیکسی ڈرائیور نے
 بھی بریک لگا دی۔ عمران، جولیا اور صفر سامنے دیکھ رہے تھے۔
 ٹرالر رکتے ہی کینئیر کا دروازہ کھل گیا اور اس میں سے لکڑی کا ایک
 موٹا اور چوڑا تختہ نکل کر سڑک پر ٹک گیا جبکہ تختے کا دوسرا سرا
 کینئیر کے دروازے میں رہا۔ کینئیر اندر سے خالی تھا۔ ٹیکسی
 ڈرائیور نے فرسٹ گئیر لگا کر ٹیکسی آگے بڑھائی اور ٹیکسی تیزی سے
 ڈھلان نما تختے پر چڑھ کر کینئیر کے اندر آ رکی۔ اس کے ساتھ ہی
 کینئیر کا تختہ واپس کینئیر کے اندر سرک آیا اور دروازہ بند ہو گیا۔
 صفر، جولیا اور عمران نے حیرت بھری نگاہوں سے یہ سب کچھ
 دیکھا لیکن کینئیر کا دروازہ بند ہوتے ہی اندر گہری تاریکی پھیل گئی
 اور وہ دیکھنے سے بھی معذور ہو گئے۔ دروازہ بند ہوتے ہی ٹرالر
 حرکت میں آیا اور سڑک پر دوڑنے لگا۔ عمران سمجھ گیا کہ انہیں اغوا
 کر لیا گیا ہے۔ وہ سڑک پہاڑی علاقے کی طرف جاتی تھی۔ تقریباً
 ایک گھنٹے بعد ٹرالر کے بار بار مڑنے اور اوپر نیچے ہونے سے وہ
 سمجھ گئے کہ ٹرالر پہاڑی علاقے میں سفر کر رہا ہے۔ مزید پندرہ

کے دروازے پر آ رکا۔

اسی لمحے جیسی ڈرائیور نے ڈیش بورڈ کا ایک بٹن پریس کیا اور تینوں دروازے خود بخود کھل گئے۔ تینوں خلاء نوردوں نے عمران، جولیا اور صفدر کو جیسی سے نکالا اور کندھوں پر ڈال کر واپس چل دیئے۔ وہ پیالے میں داخل ہوئے اور دروازہ زمین سے اٹھ کر واپس اپنی جگہ پر فٹ ہو گیا۔ خلاء نوردوں نے اندر آ کر عمران، جولیا اور صفدر کو پیالے کے فرش پر ڈالا اور انہیں اس پیالے کی آئینہ نما چھت نظر آئی۔ چونکہ چھت مدور تھی اسی لئے انہیں اس چھت میں پیالے کا پورا اندرونی منظر دکھائی دینے لگا۔ پیالے کی دیواروں کے ساتھ کئی قسم کی سکرینیں، کمپیوٹر اور مختلف آلات نصب تھے۔ یوں لگتا تھا کہ وہ کسی خلائی جہاز کا کنٹرول روم ہو۔

ان کمپیوٹرز اور آلات کے سامنے چار افراد سٹول نما کرسیوں پر بیٹھے انہیں آپریٹ کر رہے تھے۔ ان کے جسموں پر نیلے رنگ کے خلائی لباس تھے۔ البتہ ان کے چہروں پر ماسک نہیں تھے جبکہ انہیں اندر لانے والوں نے سفید رنگ کے خلائی سوٹ پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے عمران، صفدر اور جولیا کو فرش پر ڈالنے کے بعد چہروں سے ہیڈ ماسک ہٹائے تو ان کے چہرے بھی عیاں ہو گئے اور وہ سب سفید فام تھے۔ ان میں سے دو افراد شکلوں سے فرنگی، ایک افریقی، ایک روسیائی، ایک اٹالین، ایک شوگرانی اور ایک کینیڈین لگ رہا تھا۔ کینیڈین باقی افراد سے الگ ایک کرسی پر بیٹھا اپنے

سامنے نصب سکرین پر پیالے کے باہر کا منظر دیکھ رہا تھا۔ اس کے آگے ایک کنٹرول نما پینل نصب تھا۔

کینیڈین نے ایک بٹن پریس کیا تو پیالے کی چھت سے ایک لمبا پائپ نکل کر جولیا، عمران اور صفدر کے سروں پر جمونے لگا جو قریب پڑے تھے۔ پھر کینیڈین شخص نے ایک بٹن پریس کیا تو اس پائپ سے کوئی گیس نکلی جس کی بو گندے انڈوں جیسے تھی لیکن بے رنگ تھی۔ گیس ان تینوں کے نتھنوں سے نکلرائی اور ایک دو لمحوں بعد پائپ واپس چھت میں جا کر غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران، جولیا اور صفدر کے دماغ بوجھل ہو گئے اور وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتے چلے گئے۔

زیدو نے مسکراتے ہوئے اپنے اصل لہجے میں کہا۔
 ”کیا صاحب آپ کے پاس موجود ہیں طاہر صاحب۔“ سلیمان
 نے پوچھا۔

”نہیں تو۔ کیا کوئی خاص بات ہے؟“ بلیک زیدو نے جواب
 دیا۔

”خاص تو نہیں۔ ان سے یہ معلوم کرنا تھا کہ رات کا کھانا بھی
 باہر کھائیں گے یا میں موگ کی دال پکالوں؟“ سلیمان نے کہا۔
 ”تو کیا وہ لُنج کے بعد فلیٹ واپس نہیں آئے تھے؟“ بلیک
 زیدو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں جناب۔ جب وہ مس جولیا کے ساتھ جائیں تو واپسی کا
 راستہ بھول جاتے ہیں؟“ سلیمان نے ہنستے ہوئے کہا۔
 ”نہیں سلیمان۔ عمران صاحب ایسے نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ
 کسی کام میں مصروف ہوں؟“ بلیک زیدو نے کہا۔

”دور کے ڈھول سہانے لگتے ہیں طاہر صاحب۔ میں ان کے
 قریب رہتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ وہ کتنے آوارہ گرد ہیں۔ سارا
 سارا دن خود تو باہر سیر سپاٹے میں گزارتے ہیں اور مجھے تین گھنٹے
 کے لئے بھی باہر نہیں جانے دیتے۔ اب دیکھئے ایک بجے سہ پہر کو
 باہر گئے تھے اور ابھی تک واپس نہیں آئے۔ میں نے سینما جانے کی
 اجازت مانگی تو مجھے نہیں جانے دیا کہ آج کل دھماکے ہو رہے ہیں
 لیکن انہیں اپنی زندگی کی کوئی فکر نہیں ہے؟“ سلیمان نے مسلسل

بلیک زیدو حیران تھا کہ عمران نے زیدو لینڈ کے معاملہ پر چپ
 کیوں سادھ لی کیونکہ شام ہو چکی تھی اور عمران نے اب تک اس
 سے رابطہ قائم نہیں کیا تھا حالانکہ بلیک زیدو کو توقع تھی کہ عمران لُنج
 سے فارغ ہو کر خود دانش منزل آئے گا یا فون پر اس سے زیدو لینڈ
 کے بارے میں گفتگو کرے گا۔ آٹھ بج گئے تو بلیک زیدو نے خود ہی
 عمران سے فون پر رابطہ قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا لیکن جونہی اس نے
 ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا فون کی کھنٹی بج اٹھی۔
 ”ایکسو“ بلیک زیدو نے رسیور اٹھا کر ایکسو کے مخصوص
 لہجے میں کہا۔

”سلیمان بول رہا ہوں صاحب؟“ دوسری طرف سے سلیمان
 کی آواز سنائی دی۔
 ”طاہر بول رہا ہوں ہوں سلیمان۔ خیریت تو ہے؟“ بلیک

جانب خاموشی رہی۔ دس بارہ سیکنڈ تک کال کرنے باوجود جولیہ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو بلیک زیرو کو تشویش ہونے لگی۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے جولیہ کے فلیٹ کے نمبر پر پریس کرنے لگا۔ دوسری جانب کئی مرتبہ تیل بجی لیکن رسیور نہ اٹھایا گیا۔ گویا جولیہ فلیٹ پر نہ تھی۔ بلیک زیرو نے فکر مند ہو کر صفدر کے فلیٹ پر فون کیا اور صفدر نے بھی فون اٹھ نہ کیا تو بلیک زیرو نے واچ ٹرانسمیٹر پر اسے ٹرائی کیا لیکن اس کی کوشش ناکام رہی اور اس کی تشویش میں اضافہ ہو گیا۔ عمران، جولیہ اور صفدر نہ اپنے فلیٹس پر موجود تھے اور نہ واچ ٹرانسمیٹر پر دستیاب تھے۔ یہ صورت حال بلیک زیرو کے لئے انتہائی غیر معمولی اور انتہائی حد تک حیران کن تھی اس لئے اس کا پریشان ہونا لازمی تھا۔ وہ فون کا رسیور اٹھا کر چوہان کے نمبر پر پریس کرنے لگا۔

”ہیلو۔ چوہان سپیکنگ“..... رابطہ قائم ہونے پر چوہان کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو“..... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا تو جواب میں چوہان کی یس سر سن کر اسے فوراً ہدایات دینے لگا۔

”فوراً جولیہ اور صفدر کے فلیٹ پر جاؤ اور معلوم کرو کہ وہ فلیٹ میں ہیں یا نہیں کیونکہ ان سے فون اور واچ ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم نہیں ہو رہا۔ ان کی گاڑیاں بھی چیک کر لینا اور مجھے فوراً رپورٹ دینا“..... بلیک زیرو نے تیزی سے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون

بولتے ہوئے شکایت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو ہنسنے لگا۔
”اچھا تم فکر مت کرو۔ میں ان سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرتا ہوں“..... بلیک زیرو نے سلیمان کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ اور فون آف کر دیا۔ اسے حیرت تھی کہ عمران اپنے فلیٹ بھی وہیں نہیں گیا تو کہاں گیا ہے۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ ایکسٹو کالنگ۔ اوور“..... بلیک زیرو نے واچ ٹرانسمیٹر آن کر کے عمران کو کال کرتے ہوئے کہا مگر کئی لمحے گزر گئے مگر کوئی جواب نہ ملا۔ بلیک زیرو نے مزید ایک منٹ تک کوشش کی لیکن عمران سے رابطہ قائم نہ ہوا تو اس نے مایوس ہو کر واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ یہ ناممکن سی بات تھی کہ عمران واچ ٹرانسمیٹر پر کال اٹھ نہ کرتا۔ البتہ وہ پچاس کلومیٹر سے زیادہ فاصلے پر ہوتا تو دوسری بات تھی کیونکہ واچ ٹرانسمیٹر صرف پچاس کلومیٹر کے ایریا میں ہی کارآمد تھا۔ اب یا تو عمران اس سے زیادہ فاصلے پر تھا یا پھر کسی ایسی پوزیشن میں تھا جہاں وہ کال اٹھ نہ کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ بلیک زیرو اس نقطے پر غور کرتا رہا اور پھر اس نے جولیہ کو کال کرنے کا فیصلہ کیا کہ شاید وہ عمران کے بارے میں جانتی ہو یا سلیمان کے خیال کے مطابق عمران، جولیہ کے ساتھ موجود ہو اور جولیہ کی وجہ سے کال رسیور کرنے سے گریز کر رہا ہو۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ ایکسٹو کالنگ۔ اوور“..... بلیک زیرو نے واچ ٹرانسمیٹر پر جولیہ کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرا

آنے پر خاور کے نمبر پر پریس کرنے لگا۔ دوسری طرف سے فوراً رسیور اٹھالیا گیا۔

”ہیلو۔ خاور بول رہا ہوں“..... خاور کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو“..... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

”لیس چیف۔ حکم فرمائیں“..... دوسری طرف سے خاور نے

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”تم فوراً گولڈن ریسٹورنٹ روانہ ہو جاؤ“..... بلیک زیرو نے

کہا اور چند ہدایات دے کر فون بند کر دیا۔ پھر وہ بے چینی سے

خاور اور چوہان کی رپورٹس کا انتظار کرنے لگا۔ اس کا ذہن عمران،

صفدر اور جولیا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ چند منٹ بعد اچانک

اسے دوپہر کو موصول ہونے والے زیرو لینڈ کے ٹرانسمیٹر سگنلز کا

خیال آیا جو آپریشن روم میں نصب سگنل کچر نے ریکارڈ کئے تھے۔

یہ خیال آتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس

کے ذہن میں سوال ابھرا کہ کہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی

خاموشی میں زیرو لینڈ والوں کا ہاتھ تو نہیں ہے۔ یہ خیال ذہن میں

آتے ہی اس کی بے چینی میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور اس کا ذہن

اسی نقطے پر اڑ گیا کہ عمران، صفدر اور جولیا زیرو لینڈ والوں سے تو

نہیں ٹکرائے۔ تقریباً دس منٹ بعد اس کے وائچ ٹرانسمیٹر پر سگنل

موصول ہوا تو اس نے فوراً ہی ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

”ہیلو چیف۔ خاور کالنگ۔ اور“..... وائچ ٹرانسمیٹر سے خاور کو

آواز سنائی دی۔

”لیس۔ ایکسٹو انڈنگ یو۔ اور“..... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے

مخصوص لہجے میں کہا۔

”چیف۔ میں گولڈن ریسٹورنٹ سے بول رہا ہوں۔ یہاں

عمران صاحب کی سپورٹس کار فٹ پاتھ کے ساتھ کھڑی ہے۔

ریسٹورنٹ کے گارڈ نے بتایا ہے کہ یہ گاڑی لنچ ٹائم سے یہاں

کھڑی ہے۔ اور“..... دوسری طرف سے خاور نے رپورٹ دیتے

ہوئے کہا۔

”تم نے گاڑی والوں کے متعلق اس سے دریافت نہیں کیا۔

اور“..... بلیک زیرو نے چوکتے ہوئے کہا۔

”لیس چیف۔ اس کے بیان کے مطابق لنچ کرنے کے بعد

ایک عورت سمیت تین افراد ریسٹورنٹ سے نکل کر سرخ سپورٹس کار

میں بیٹھے تھے مگر شاید کار شارٹ نہ ہو سکی اس لئے وہ تینوں ٹیکسی

میں بیٹھ کر چلے گئے تھے۔ اور“..... خاور نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

”تم عمران کی گاڑی چیک کرو کہ اس میں کیا نقص ہے۔ اس

کے علاوہ ٹیکسی کہ بارے میں گارڈ سے معلومات حاصل کرو۔ ٹیکسی کا

نمبر اور ڈرائیور کا حلیہ بھی معلوم کرنا اور پھر مجھے رپورٹ دینا۔ اور

ایڈ آل“..... بلیک زیرو نے تیزی سے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور

وائچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ وہ حیران تھا کہ عمران، صفدر اور جولیا نے

ہوئے کہا۔

”رائٹ سر۔ اور کوئی حکم۔ اور“..... دوسری طرف سے چوہان نے کہا۔

”نہیں۔ مجھے جلدی رپورٹ چاہئے۔ اور اینڈ آل“..... بلیک زیرو نے کہا اور واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد واچ ٹرانسمیٹر پر سنگٹل موصول ہوا تو اس نے ٹرانسمیٹر ایک بار پھر آن کر دیا۔

”ہیلو چیف۔ خاور کالنگ۔ اور“..... ٹرانسمیٹر سے خاور کی آواز سنائی دی۔

”ہیں۔ ایکسٹو انڈنگ یو۔ اور“..... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

”چیف۔ میں نے ریسٹورنٹ کے گارڈ سے بات کی ہے۔ اس کے بیان کے مطابق ٹیکسی سرخ سپورٹس کار کے وہاں آنے کے دو تین منٹ بعد وہاں آئی تھی اور سڑک کی دوسری جانب کھڑی رہی تھی۔ اس میں صرف ڈرائیور تھا جو ادھیڑ عمر تھا اور درمیانے قد کا مالک تھا۔ وہ ٹیکسی سے اترا اور سرخ سپورٹس کار کے پاس فٹ پاتھ پر ٹپکنے لگا تھا جیسے کسی کا انتظار کر رہا ہو۔ چند منٹ بعد وہ عمران صاحب کی کار کے بونٹ کے پاس گیا اور چند لمحوں تک وہاں بونٹ کے آگے کھڑا رہا۔ چونکہ سرخ سپورٹس کار گیٹ سے چند قدم آگے کھڑی تھی اس لئے گارڈ کو پتہ نہ چلا کہ ٹیکسی ڈرائیور

ٹیکسی کیوں لی اور اگر عمران کی کار میں کوئی خرابی ہو گئی تھی تو اس نے اب تک وہاں سے کار کیوں نہیں منگوائی جبکہ پہلے بھی عمران کی گاڑی کہیں خراب ہو جاتی تو جوزف یا کسی دوسرے ممبر کو بھیج کر گاڑی کو ورکشاپ بھجوا دیا جاتا تھا۔ ابھی وہ اس نقطے پر غور کر رہا تھا کہ واچ ٹرانسمیٹر پر پھر سنگٹل موصول ہوا تو بلیک زیرو نے واچ ٹرانسمیٹر کا وڈ بٹن باہر کھینچ دیا۔

”ہیلو چیف۔ چوہان کالنگ۔ اور“..... واچ ٹرانسمیٹر سے چوہان کی آواز سنائی دی۔

”ہیں۔ ایکسٹو انڈنگ یو۔ کیا خبر ہے۔ اور“..... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

”چیف۔ مس جولیا اور صفدر کے فلیٹ لاک ہیں اور صفدر کی گاڑی بھی بلڈنگ کے باہر موجود نہیں ہے۔ البتہ مس جولیا کی گاڑی موجود ہے۔ اور“..... دوسری طرف سے چوہان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم عمران کے فلیٹ پر جاؤ۔ شاید صفدر کی گاڑی وہاں موجود ہو کیونکہ جولیا اور صفدر عمران کی گاڑی میں اس کے ساتھ لنچ کرنے گولڈن ریسٹورنٹ گئے تھے اور عمران کی گاڑی ریسٹورنٹ کے باہر موجود ہے۔ چیک کرو کہ عمران کے فلیٹ کا گمرانی تو نہیں کی جا رہی۔ کوئی مشتبہ شخص فلیٹ کے آس پاس ٹریل کرنے کی کوشش کرو۔ اور“..... بلیک زیرو نے ہدایات دے

وہاں کیا کرتا رہا اور پھر وہ واپس ٹیکسی میں جا کر بیٹھ گیا تھا۔
 ”اور“..... خاور نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”کیا گاڑ کو ٹیکسی کا نمبر معلوم ہے۔ اور“..... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”ہیں سر۔ میں نے نمبر معلوم کر لیا ہے۔ اور“..... خاور نے کہا اور پھر ٹیکسی کا نمبر بتا دیا۔

”اوکے۔ اب تم اس نمبر کی ٹیکسی کو ٹریس کرو۔ نعمانی، صدیقی اور تنویر کو بھی کال کر کے ٹیکسی کی تلاش میں لگا دو۔ جہاں کہیں وہ ٹیکسی ملے مجھے فوراً اطلاع دو۔ اور اینڈ آل“..... بلیک زیرو نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ مگر پھر اسے اچانک ایک خیال آیا تو اس نے واچ ٹرانسمیٹر آن کر کے خاور سے رابطہ قائم کر لیا۔

”تم نے عمران کی گاڑی کو چیک کیا تھا۔ اور“..... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”ہیں چیف۔ اس میں کوئی نقص نہیں تھا۔ البتہ پٹرول کی ٹینگی بالکل خالی تھی۔ اور“..... خاور نے جواب دیا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔ یقیناً عمران نے پٹرول نہ ہونے کے سبب اپنی کار وہاں چھوڑ کر ٹیکسی لی تھی۔ مگر پٹرول کیونکر ختم ہوا جبکہ عمران کا ہمیشہ سے دستور تھا کہ ٹینگی خالی ہونے سے پہلے وہ پٹرول ڈلوایا کرتا تھا۔ اور صرف عمران ہی نہیں سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز کے لئے بھی حکم تھا کہ ان کی گاڑیوں میں ہر وقت دو تین لیٹر پٹرول موجود ہونا چاہئے

تاکہ اچانک کہیں جانے میں رکاوٹ نہ پڑے۔ لہذا عمران کی گاڑی میں پٹرول کا ختم ہونا غیر معمولی بات تھی۔ البتہ ٹیکسی ڈرائیور کا کردار قابل تشویش تھا۔ ریسٹورنٹ کے گیٹ گاڑ کے بیان سے ظاہر ہوتا تھا کہ ٹیکسی عمران کی کار کا تعاقب کرتی ہوئی وہاں پہنچی تھی اور ٹیکسی ڈرائیور کار کے بونٹ کے پاس چند لمحوں کے لئے موجود رہا تھا۔ وہ عمران، جولیا اور صفدر کے باہر آنے کا انتظار کرتا رہا اور جب عمران کو پٹرول ختم ہونے کا علم ہوا تو اسے ٹیکسی لینے کی ضرورت پڑی۔ چونکہ ٹیکسی خالی اور قریب موجود تھی اس لئے عمران نے اسی ٹیکسی کو انگیج کر لیا۔ عمران، جولیا اور صفدر اسی ٹیکسی میں سفر کے دوران ہی لاپتہ ہوئے تھے۔

تنویر کو یقین تھا کہ ٹیکسی وہی ہے جسے وہ لوگ تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ چنانچہ جونہی ٹیکسی گلی میں داخل ہوئی اس نے اپنی کار آگے بڑھائی اور گلی میں مڑ گیا۔ وہ گلی میں داخل ہوا تو ٹیکسی کافی فاصلے پر پہنچ کر کسی بنگلے کے گیٹ پر رک چکی تھی اور اس کی عقبی سرخ لائٹس دکھائی دے رہی تھیں۔ تنویر نے گلی میں مڑنے سے پہلے ہی اپنی گاڑی کی لائٹس بجھا دی تھیں۔ گلی میں سٹریٹ لائٹ کی مدد سے روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ٹیکسی کو رکا دیکھتے ہی تنویر نے بھی کار روک دی۔ اس لمحے ٹیکسی آگے بڑھی اور بنگلے میں داخل ہو کر غائب ہو گئی تو تنویر نے پھر گاڑی آگے بڑھائی اور ہیڈ لائٹس روشن کر دی۔

چند لمحوں بعد وہ اس بنگلے کے سامنے سے ست رفتاری سے گزرا جس میں ٹیکسی داخل ہوئی تھی۔ اس نے بنگلے کا جائزہ لیا۔ کمپاؤنڈ کا گیٹ بند تھا اور اندر روشنی ہو رہی تھی۔ بنگلے کی چھت پر دو تین ٹی وی انشٹا اور چھوٹی سی ڈش لگی ہوئی تھی۔ اس بنگلے سے آگے ایک گلی تھی اور آگے دوسرے بنگلے تھے۔ تنویر نے کار گلی میں موڑی اور روک کر نیچے اترا اور آگے بڑھتے ہوئے مطلوبہ بنگلے کی نیم پلیٹ پر ایک نظر ڈالی۔ نیم پلیٹ پر راجہ ہاؤس اور بنگلے کا نمبر لکھا تھا۔ کچھ دور جا کر وہ پلٹا اور واپس اس گلی کی طرف چل دیا جس میں اس کی کار موجود تھی۔ مطلوبہ بنگلے کے گیٹ کے سامنے سے گزرتے وقت اس نے اچانک رخ بدلا اور دبے پاؤں گیٹ کے پاس آ کر ایک

تنویر، نعمانی، صدیقی اور خادر شہز کے مختلف علاقوں میں اس ٹیکسی کو تلاش کر رہے تھے جو گولڈن ریسٹورنٹ سے عمران، جولیاء اور صفدر کو لے کر گئی تھی۔ سڑکوں کے علاوہ ٹیکسی اسٹینڈز، پارک اور ہوٹلوں کی پارکنگ میں بھی ٹیکسی کو تلاش کیا جا رہا تھا۔ تنویر ایئر پورٹ پر مطلوبہ ٹیکسی کو تلاش کر کے واپس شہر آیا تو رات کے دس بج رہے تھے۔ اس نے ایئر پورٹ پر شہر کے پہلے چوراہے سے پبلک بس اسٹینڈ کو جانے والی سڑک پر کار موڑی۔ تھوڑی دور آ کر سامنے سے ایک ٹیکسی آتی دکھائی دی تو ہیڈ لائٹس کی روشنی میں اس ٹیکس کی نمبر پلیٹ دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا مگر اسی لمحے وہ ٹیکس بائیں جانب واقع ایک کشادہ گلی میں مڑ گئی اور تنویر نے فوراً بریک لگا دی۔ ٹیکسی کا نمبر وہی تھا جو اسے خادر نے واچ ٹرائسمیٹر پر بتا تھا اور اس میں صرف ڈرائیور تھا۔

بنگلے میں رہنے والے کون ہیں اور اندر کیا ہو رہا ہے۔ احتیاط سے قدم اٹھانا۔ ان لوگوں کو تمہاری موجودگی کا احساس نہیں ہونا چاہئے۔ اور..... ایکسٹو نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”رائٹ چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اور..... تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”عمران، جولیا اور صفدر عائب ہیں اور ان کے عائب ہونے میں اسی ٹیکسی ڈرائیور کا ہاتھ ہے اس لئے انتہائی محتاط رہنا۔ اگر وہ لوگ مجرم ہیں اور انہوں نے تمہیں دیکھ لیا تو تمہاری جان خطرے میں پڑ جائے گی۔ اور اینڈ آل..... ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو تنویر نے بھی واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور گلی میں آگے بڑھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ مطلوبہ بنگلے کی عقبی گلی میں داخل ہو رہا تھا۔ اس گلی میں نیم تاریکی تھی۔ بنگلے کے عقبی کپاؤنڈ کی دیوار آٹھ فٹ بلند تھی۔ کپاؤنڈ میں روشنی ہو رہی تھی۔ تنویر عقبی دیوار کے پاس رکا اور پھر اس نے دونوں ہاتھ بلند کر کے چپ لگایا اور اس کے ہاتھ دیوار کی بالائی سطح پر جم گئے۔ تب اس نے دیوار پر پاؤں ٹکاتے ہوئے خود کو بلند کرنا شروع کیا اور دیوار کی سطح سے چہرہ اوپر کر کے اندر کا جائزہ لیا۔ بنگلے کا عقب کسی ذی روح کے وجود سے عاری اور ایمان دکھائی دے رہا تھا۔ عمارت کے عقب پر ایک چھوٹا سا دروازہ

سوراخ سے اندر جھانکنے لگا۔ اندر کپاؤنڈ میں دو گاڑیاں کھڑی تھیں۔ ان کے پیچھے وہی ٹیکسی رکی ہوئی تھی۔ البتہ عمارت کے فرنٹ پر کوئی ذی روح دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن تنویر کو یقین تھا کہ گیٹ کے قریب گاڑی ضرور موجود ہو گا جس نے ٹیکسی کی آمد پر گیٹ کھولا ہو گا۔ تنویر نے ایک لمحے میں اندر کا جائزہ لیا اور پیچھے ہٹ کر دوبارہ آگے بڑھنے لگا۔ گلی میں آکر اس نے اپنی کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ گلی سنسان تھی۔ چنانچہ ایکسٹو کو رپورٹ دینے کے لئے اس نے واچ ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

”ہیلو چیف۔ تنویر کالنگ۔ اور..... تنویر نے آہستہ سے بولتے ہوئے کہا۔

”ہیں۔ ایکسٹو انڈنگ یو۔ اور..... چند لمحوں بعد واچ ٹرانسمیٹر سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”چیف۔ مطلوبہ ٹیکسی مل گئی ہے۔ اور..... تنویر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”گڈ۔ تفصیل بتاؤ۔ تم کہاں پر ہو۔ اور..... دوسری طرف نے ایکسٹو نے کہا۔

”میں شادمان کالونی میں ہوں چیف۔ اور..... تنویر نے کہا اور پھر وہ رپورٹ دینے لگا۔

”آئل رائٹ۔ اب تم اس بنگلے کا اندر سے جائزہ لو۔ ار

تھا جو بند نظر آ رہا تھا۔ دروازے سے چند فٹ اوپر دیوار پر ایک بلب جل رہا تھا جس کی روشنی کپاؤنڈ میں پھیلی ہوئی تھی۔ مطمئن ہو کر تنویر نے جسم کو مزید بلند کیا اور دیوار کی سطح پر پہنچ کر دوسری جانب لٹک گیا۔ پھر اس نے دیوار کا کنارہ چھوڑ دیا اور ہلکی سی دھپ کی آواز کے ساتھ پیروں کے بل زمین پر جا پہنچا۔ کچھ جگہ ہونے کے سبب اس کے گرنے کی آواز زیادہ بلند نہ تھی۔ تنویر نے کھڑے ہو کر جیب سے ریوالور نکالا اور تیزی سے مگر دبے پاؤں عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ عمارت کے اندرونی دروازے پر پہنچ کر اس نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھلنے لگا۔ اس نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔ اندر ایک روشن راہداری تھی۔ راہداری کی دوسری جانب برآمدہ تھا لیکن راہداری میں کوئی فرد نظر نہ آ رہا تھا۔ راہداری میں آئے سامنے کئی کمرے تھے جن کے دروازے بند تھے۔ تنویر چند لمحوں تک سن گن لیتا رہا لیکن کوئی آواز نہ سنائی دی تو وہ راہداری میں داخل ہو گیا۔ اس نے دروازہ آہستہ سے بند کیا اور پھر آگے بڑھنے لگا۔ پہلے چند کمروں میں تاریکی تھی لیکن اگلے تین کمروں میں روشنی محسوس ہو رہی تھی۔ ان میں سے ایک کمرے کے دروازے پر ایک کیمبرہ نصب تھا۔

تنویر ایک کمرے کے دروازے پر رکا اور اس نے جھک کر کی ہول سے آنکھ لگائی تو اندر ایک بیڈ اور ایک میز دکھائی دی لیکن بیڈ خالی تھا۔ تنویر نے دروازے سے کان لگایا تو اندر سے کوئی آواز

سنائی نہ دی۔ تب اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ کمرے کی داہنی دیوار میں ایک دروازہ تھا جو اگلے کمرے میں کھلتا تھا۔ دروازہ بند تھا اور اس کے نیچے سے دوسرے کمرے میں جلنے والی روشنی نظر آ رہی تھی۔ فرش پر قالین بچھا ہوا تھا۔ تنویر قالین پر دبے پاؤں چلتا ہوا درمیانی دروازے کے پاس آیا۔ دروازہ پوری طرح بند نہ تھا۔ اس میں باریک سی جھری تھی۔

تنویر نے اس جھری سے آنکھ لگا کر دوسری طرف جھانکا اور اس کمرے کا منظر دیکھ کر حیرت سے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ دوسرا کمرہ کسی پراجیکٹ کے کنٹرول روم کی مانند دکھائی دے رہا تھا۔ وہ کمرہ بیڈ روم سے زیادہ لمبا تھا اور اس میں سامنے والی دیوار کے پاس دو افراد کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ ان کا رخ دیوار کی طرف تھا جس پر چند سکرینیں روشن تھیں۔ ان افراد کے آگے میزوں پر کمپیوٹرز اور کنٹرول پینل دکھائی دے رہے تھے اور دونوں افراد نے کانوں پر ہیڈ فون چڑھا رکھے تھے۔ دائیں جانب کے سکرین پر بنگلے کے فرنٹ کپاؤنڈ کا منظر حرکت کر رہا تھا۔ ایک مسلح شخص گیٹ کے پاس سٹول پر بیٹھا تھا۔ دوسری سکرین پر راہداری کے اس کمرے کے باہر کا منظر دکھائی دے رہا تھا جس کے دروازے پر مووی کیمبرہ نصب تھا۔ دونوں سکرینوں کے درمیان ایک بڑی سکرین پر خلاء کا منظر روشن تھا۔ آسمان پر کئی ستارے دکھائی دے

رہے تھے۔ ان میں سے ایک ستارہ مسلسل سپارک کر رہا تھا۔ سکرین پر زرد، سرخ اور نیلے رنگ کی باریک سی لکیروں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ ان میں سے نیلے رنگ کی لکیریں گھومتی ہوئی سپارکنگ کرنے والے ستارے کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ تنویر حیرت بھری نگاہوں سے اس کنٹرول روم کا جائزہ لے رہا تھا کہ اچانک کنٹرول روم میں تیز سیٹی کی آواز گونجنے لگی۔ تب ایک آپریٹر نے اپنے سامنے میز پر نصب کنٹرول پینل کی طرف ہاتھ بڑھایا اور ایک بٹن کو پریس کر دیا۔

”ہیلو مائرس۔ مرنی کانگ۔ اوور“..... کمرے میں کسی پیکیسر سے ایک آواز ابھرنے لگی۔

”یس مرنی۔ مائرس رسیونگ یو۔ اوور“..... آپریٹر نے بلند آواز میں کہا۔

”سگنل سپاٹ پر کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ صرف ایک بلیو کمر کار کھڑی ہے گلی میں۔ اوور“..... مرنی نامی شخص کی آواز سنائی دی۔

”عقبی گلی کا جائزہ لیا ہے۔ ہو سکتا ہے ٹرانسمیٹر استعمال کرنے والا عقبی جانب موجود ہو۔ اوور“..... مائرس نامی آپریٹر نے تیزاً سے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

”نہیں۔ گلی میں بھی کوئی نہیں ہے۔ نہ ہی فرنٹ پر کوئی شخص قرب و جوار میں نظر آیا ہے۔ اوور“..... مرنی نے جواب دیا۔

”یہ ناممکن ہے۔ وہ شخص لازمی عمارت کے آس پاس موجود ہو گا۔ بہر حال تم اس کی کار کی ٹینگی خالی کر دو اور کار کے اندر وائس چپ لگا کر واپس آ جاؤ تاکہ وہ دوبارہ ٹرانسمیٹر استعمال کرے تو ہم اس کی آواز سن سکیں۔ میں اسے اندر چیک کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل“..... مائرس نے سخت لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا اور کنٹرول پینل کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ تنویر کو یقین ہو گیا وائچ ٹرانسمیٹر کو اس کنٹرول روم میں کیچ کیا گیا ہے۔

”مائرس۔ تمہارے خیال میں کون ہو سکتا ہے“..... دوسرے آپریٹر نے مائرس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے کوئی عام آدمی تو ٹرانسمیٹر استعمال نہیں کر سکتا اس لئے وہ شخص سیکرٹ سروس یا کسی دوسری ایجنسی کا ممبر ہی ہو سکتا ہے“..... مائرس نے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور کنٹرول پینل کا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمارے ٹھکانے کا علم ہو چکا ہے“..... دوسرے آپریٹر نے فکرمند ہوتے ہوئے کہا۔ یقیناً۔ تم سکرین پر چیک کرو۔ جلدی کرو“..... مائرس نے جلدی سے کہا اور اس کا سامنے اپنے سامنے نصب سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کنٹرول پینل پر موجود ایک تاب کو گھمانے لگا۔ سکرین پر عقبی کمپاؤنڈ کا منظر تبدیل ہونے لگا۔ خفیہ کیمرہ شاید چھت پر نصب تھا کیونکہ کمپاؤنڈ کے مختلف حصوں کی عکاسی ہو رہی تھی۔

کمرؤں کو بھی چیک کرو بورن۔ میں نے رابرٹ کو طلب کیا ہے۔..... مائرس نے اپنے ساتھی سے کہا اور اسی لمحے کنٹرول روم کا دروازہ کھول کر ایک شخص اندر آیا۔ وہ شکل سے ایکریمین لگ رہا تھا۔

”لیس مائرس“..... اس شخص نے آگے بڑھتے ہوئے مائرس سے کہا۔

”رابرٹ۔ عقبی کمپاؤنڈ میں کسی اجنبی کی موجودگی کا اندیشہ ہے۔ اس نے قریبی گلی میں ٹرانسمیٹر استعمال کیا تھا جس کے سگنل ہمارے کمپیوٹر نے رسیو کئے تھے۔ گلی میں اس کی گاڑی موجود ہے لیکن وہ خود غائب ہے۔ تم عقب کا جائزہ لو۔ مجھے اندیشہ ہے کوئی دشمن مرنی کا تعاقب کرتا ہوا یہاں آ پہنچا ہے“..... مائرس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اگر وہ عمارت میں داخل ہو چکا ہے تو اسے بچ کر نہیں جانا چاہئے۔ ہری اپ“..... مائرس نے سخت لہجے میں کہا تو رابرٹ پلٹ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور کمرے سے نکل گیا۔ تنویر سکرین کی طرف دیکھ رہا تھا۔ سکرین پر اب برآمدے کا منظر روشن تھا۔ تنویر کو تشویش ہوئی کہ برآمدے کے بعد راہداری اور کمرؤں کو چیک کیا جائے گا۔ اس لئے فوراً وہاں سے نکل کر ایکسٹو کو کال کرنی چاہئے۔ چنانچہ وہ درمیانی دروازے سے پیچھے ہٹا اور دوسرے دروازے کی طرف بڑھا۔ قریب آ کر اس نے آہستہ سے

دروازہ کھولا اور باہر جھانکا تو راہداری میں کوئی نہ تھا۔ وہ کمرے سے نکلا اور دبے پاؤں راہداری کے عقبی دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک عقب میں آہٹ سنائی دی۔ تنویر جلدی سے پلٹا اور یکدم اپنی جگہ ساکت ہو کر رہ گیا۔ راہداری کے آغاز میں وہی شخص ہاتھ میں ریوالور لئے کھڑا اس کی طرف دیکھ رہا تھا جس کا وہ تعاقب کرتا ہوا اس جینگے تک پہنچا تھا۔ اس کے ریوالور پر سائیلنسر نصب تھا اور ریوالور کی نال تنویر کی طرف تھی۔ مائرس نے اس کا نام مرنی لیا تھا۔

”خبردار۔ اپنی جگہ سے ذرا بھی حرکت کی تو سینے میں سوراخ ہو جائے گا۔ ہاتھ بلند کر لو“..... مرنی نے تنویر کو گھورتے ہوئے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو تنویر نے ریوالور جیب میں رہنے دیا اور دونوں ہاتھ بلند کر لئے۔ اسی لمحے بائیں جانب کے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی نے باہر جھانکا۔ پھر تنویر کو دیکھ کر اس نے تیزی سے اپنی جیب سے ریوالور نکالا اور تنویر کی طرف تان کر باہر نکل آیا۔ وہ ایکریمین سفید فام تھا۔ مرنی آگے بڑھا ہی تھا کہ کنٹرول روم کا دروازہ کھلا اور مائرس نامی شخص باہر آیا۔ تنویر کو اب اس کا چہرہ دکھائی دیا تھا اور وہ شخص بھی ایکریمین تھا۔

”ادوہ۔ یہ کہاں تھا مرنی“..... مائرس نے تنویر کو دیکھ کر چوسکتے ہوئے کہا۔

”شاید یہ بیڈ روم میں تھا۔ میں برآمدے سے اندر آیا تو یہ عقبی

تھا۔ اسی لمحے قدموں کی آہٹیں بلند ہونے لگیں جو جلد ہی قریب آ گئیں۔ پھر ڈون ایک ہاتھ میں ٹائیلوں کی مضبوط ری اور دوسرے ہاتھ میں ریوالور لئے اندر آیا۔ وہ ریوالور کا رخ تنویر کی طرف کئے تنویر کے عقب میں آیا اور پھر ریوالور جب میں ڈال لیا۔ مرنی بھی آگے بڑھا اور تنویر سے دو قدم کے فاصلے پر رک گیا۔

”ہاتھ پیچھے کر لو مسٹر۔ مزاحمت کرنے کی کوشش کی تو فائر کھول دوں گا“..... مرنی نے حکمانہ لہجہ میں کہا تو تنویر نے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے مرنی کے عقب کی طرف دیکھ کر چونکنے کی اداکاری کی اور اسے چونکا دیکھ کر مرنی نے بے اختیار چہرہ دروازے کی طرف گھمایا ہی تھا کہ تنویر نے یکدم اچھل کر اس کے ریوالور والے ہاتھ پر ٹھوکر ماری اور ساتھ ہی لٹو کی مانند گھوم کر عقب میں کھڑے ڈون کی گردن جکڑ لی۔ مرنی کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر بائیں جانب دیوار کے پاس جا گرا جبکہ ڈون اس غیر متوقع حملے پر بوکھلا گیا اور اس کے سنبھلنے سے پہلے ہی تنویر نے اپنا بازو اس کی گردن کے گرد لپیٹ کر اس کی پشت اپنے سینے سے لگا لی۔ مرنی نے کراہتے ہوئے اپنا متاثرہ ہاتھ دوسرے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے تنویر کی طرف غضبناک انداز میں دیکھا مگر تنویر کی گرفت میں ڈون کی گردن دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ تنویر نے ڈون کی ایک کلائی اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے جکڑی ہوئی تھی اور ڈون دوسرے ہاتھ سے تنویر کا بازو اپنی گردن سے ہٹانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا“..... مرنی نے جواب دیا۔
 ”ڈون۔ اس کی تلاشی لو اور اس کے ہاتھ باندھ کر آخری کمرے میں لے چلو۔ میں ابھی آتا ہوں“..... مائرس نے دوسرے شخص سے کہا اور پلٹ کر واپس کنٹرول روم میں چلا گیا۔ ڈون قدم بڑھا کر تنویر کے قریب آیا اور اپنے ریوالور کی نال تنویر کے سینے پر رکھ دی۔ مرنی نے قریب آ کر ریوالور اس کی پشت سے لگایا اور تنویر کی داہنی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس کا ریوالور نکال لیا۔
 ”ڈون۔ ری لاؤ“..... مرنی نے پیچھے ہٹ کر ڈون سے کہا۔
 ”تم اسے کمرے میں لے چلو۔ میں ری لاتا ہوں“..... ڈون نے تنویر سے نگاہیں ہٹائے بغیر کہا۔

”اس طرف چلو مسٹر۔ ہاتھ نیچے کرنے کی کوشش کی تو مارے جاؤ گے“..... مرنی نے راہداری کے اختتام کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا تو تنویر پلٹ کر اس جانب بڑھا اور مرنی اس کے عقب میں چل پڑا۔ اس نے ریوالور کی نال تنویر کی پشت سے لگا رکھی تھی۔ ڈون واپس اسی کمرے میں داخل ہو گیا تھا جس سے باہر آیا تھا۔ راہداری کے آخری کمرے کے پاس پہنچ کر مرنی نے ایک ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا اور تنویر کو اشارہ کیا تو تنویر کمرے میں داخل ہو گیا۔ مرنی بھی اندر آ گیا۔ یہ کمرہ ہر قسم کی آرائش اور ساز و سامان سے بے نیاز تھا۔ تنویر کمرے کے وسط میں رک کر مرنی کی طرف پلٹا تو وہ دروازے کے پاس ہی رک چکا

”چھوڑ دو اسے ورنہ پچھتاؤ گے“..... مرنی نے تنویر کو دھمکی دیتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا اور اپنے ریوالور کی طرف بڑھا۔

”خبردار۔ اپنی جگہ سے ذرا بھی حرکت کی تو ڈون کی گردن ٹوٹ جائے گی۔ ہاتھ بلند کر لو“..... تنویر نے سرد لہجے میں کہا اور مرنی رک کر تنویر کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔ تنویر نے ڈون کی گردن پر بازو کا دباؤ بڑھایا تو ڈون نے مزاحمت ترک کر دی۔ اس کا سانس رکنے لگا تھا۔ تنویر کی دھمکی سن کر مرنی نے ہاتھ اٹھا دیئے۔

”دروازے کے ساتھ دیوار سے لگ جاؤ۔ کسی کو متوجہ کرنے کی کوشش کی تو ایک ہی جھٹکے میں ڈون کی گردن توڑ دوں گا“..... تنویر نے مرنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو مرنی اٹنے قدموں پیچھے ہٹا ہوا دروازے کے پہلو میں دیوار سے جا لگا۔ تب تنویر نے ڈون کی کلائی چھوڑ کر یکدم اس کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس کا ریوالور نکال کر اس کی کمر سے لگاتے ہوئے اس کی گردن سے بازو ہٹا لیا۔ ڈون دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن ملتے ہوئے گہرے گہرے سانس لینے لگا۔

”ہاتھ بلند کر کے باہر چلو“..... تنویر نے سخت لہجے میں کہا اور دوسرے ہاتھ سے ڈون کو دروازے کی طرف دھکیلا تو ڈون نے ہاتھ اٹھائے اور دروازے کی طرف بڑھا لیکن دروازے کے قریب پہنچتے ہی اچانک ڈون لڑکھڑا کر منہ کے بل بند دروازے سے جا

ٹکرایا اور فرش پر گر گیا۔ تنویر کی نگاہیں مرنی پر مرکوز تھیں جو دروازے کے پہلو سے دیوار سے پشت لگائے ہاتھ بلند کئے کھڑا تھا۔ ڈون کے لڑکھڑانے پر تنویر یکدم اپنی جگہ رکا اور اس سے پہلے کہ وہ ڈون کے گرنے کا سبب جان پاتا اس کا سر چکرایا اور وہ بھی فرش پر گرنا چلا گیا۔ گرتے ہوئے اس نے مرنی کو دیکھا جس نے اسی لمحے ہاتھ نیچے کر کے ایک ہاتھ سے اپنی ناک اور منہ دبا لیا تھا۔ اس کے بعد تنویر کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔

دکھائی دے رہا تھا۔ اس دائرے میں ایس سی کے حروف درج تھے۔ چند لمحوں بعد دائرے میں حروف غائب ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی دائرے میں ایک انسانی تصویر ابھر آئی۔ اس تصویر کو دیکھتے ہی چاروں آپریٹر بے اختیار اپنی کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہیں اٹھتے دیکھ کر دوسری جانب تینوں افراد بھی تیزی سے کھڑے ہو گئے۔ ان کے یوں کھڑے ہونے سے اندازہ ہوتا تھا کہ سکرین پر نظر آنے والا شخص انتہائی محترم شخصیت کا حامل ہے۔ اس شخص نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا اور اس کا چہرہ مکمل طور پر نقاب میں پوشیدہ تھا۔

نقاب کے دو سوراخوں سے اس کی سرخ مگر کرخت سی آنکھیں جھانک رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد سکرین پر اس نقاب پوش کا سینے تک کا کلوز اپ دکھائی دینے لگا تو ساتوں خلا بازوں نے ایک ہاتھ سینے پر رکھا اور دوسرا ہاتھ گھٹنے پر رکھ کر رکوع کے انداز میں جھک گئے۔ نقاب پوش کے کلوز اپ میں اس کے سینے پر کسی جزل کی مانند مختلف رنگوں کے بیج لگے ہوئے تھے جبکہ کندھوں کے پاس دو سلور کلر کے گول بیج نظر آ رہے تھے۔ داہنے کندھے کے بیج پر زیڈ ایل کے حروف اور بائیں کندھے کے بیج پر ایس سی کے حروف لکھے ہوئے تھے۔

”ہیلو جون۔ سپریم کمانڈر آف زیرو لیڈ کالنگ“..... سکرین کے مائیک سے ایک درندگی آمیز غراہٹ بلند ہوئی۔

”ایس کمانڈر۔ جون فرام اسپیس باؤل رسیونگ یو۔ آرڈر سر“۔

خلاء میں انتہائی تیز رفتاری سے حرکت کرتی ہوئی اڑن طشتری کے اندر مکمل خاموشی تھی۔ عمران، جولیا اور صفدر فرش پر بے ہوش پڑے تھے جبکہ چاروں نیلے لباس والے افراد سکرینوں کی جانب دیکھ رہے تھے جن پر خلاء کے مختلف مناظر روشن تھے۔ ان میں بے شمار ستارے اور خلائی سیارے روشن نقطوں کی مانند حرکت کر رہے تھے اور سکرینوں پر مختلف رنگوں کی لکیروں کے جال میں ایک تاریخی رنگ کا روشن اور واضح گول سا ستارہ حرکت کرتا ہوا سکرین کے ایک کونے سے دوسرے کونے کی طرف گامزن تھا۔

سفید رنگ کے خلائی لباسوں والے افراد سکرینوں کی مخالف سمت میں کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ دفعتاً کینڈین آپریٹر کے سامنے واقع سکرین سے خلاء کا منظر غائب ہو گیا اور اس پر ایک اور منظر روشن ہو گیا۔ اس میں سکرین پر سرخ رنگ کا ایک بڑا سا دائرہ

کینڈین آپریٹر نے سیدھے ہوتے ہوئے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رکوع کے بل جھکے تمام افراد سیدھے کھڑے ہو کر سکرین کی طرف دیکھنے لگے۔

”مجھے اسپیس اسٹیشن کے انچارج نے تمہاری کامیابی کی اطلاع دی تھی۔ یقیناً تم لوگوں نے شاندار اور قابل تعریف کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ زیرو لینڈ کے خطرناک اور عیار ترین ایجنٹوں سنگ ہی اور تھریسیا کو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں ہمیشہ شکست اٹھانا پڑی اور وہ پاکیشیا میں اپنا مشن کبھی مکمل نہیں کر پائے۔ ہر مرتبہ سنگ ہی اور تھریسیا اپنے ماتحتوں کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں مروانے کے بعد بمشکل اپنی جان بچا کر واپس آئے لیکن تم نے اپنا ایک آدمی بھی ضائع کرائے بغیر کامیابی حاصل کی ہے“..... سپریم کمانڈر نے سپاٹ لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا تو جون سمیت تمام افراد کے چہروں پر مسرت پھیل گئی۔

”تھینک یو کمانڈر۔ ہماری کامیابی آپ کی ہدایت کی مرہون منت ہے ورنہ ہم اتنے قابل نہیں تھے کہ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹوں کو اغوا کرنے میں کامیاب ہو جاتے“..... جون نے مسرت بھرے لہجے میں عاجزی سے کہا۔

”ہاں۔ یہ درست ہے لیکن مجھے یقین تھا کہ میری ہدایات پر پوری طرح عمل کرو گے تو کامیاب رہو گے۔ تمہیں مشن کے لئے

اسی لئے منتخب کیا گیا تھا کہ تم جذبات سے عاری ہو کر کام کرو گے۔ تھریسیا اور سنگ ہی کو اس مرتبہ پاکیشیا اس لئے نہیں بھیجا گیا تھا کہ تھریسیا زیرو لینڈ کی وفادار ہونے کے باوجود اپنے دل میں عمران کے لئے نرم گوشہ رکھتی ہے اور عمران کے ہاتھوں بے پناہ نقصان اٹھانے اور موت کے دہانے تک پہنچنے کے باوجود عمران کو قتل کرتے وقت محبت کے جذبات اسے ڈگمگا دیتے ہیں تو وہ عمران کو زندہ چھوڑ دیتی ہے یا عمران اس کے جذباتی پن سے فائدہ اٹھا کر اپنی جان بچانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ یہی معاملہ سنگ ہی کا ہے“..... سپریم کمانڈر کی آواز سنائی دی اور تمام افراد مودبانہ انداز میں کھڑے پوری توجہ سے سن رہے تھے۔

”کمانڈر۔ کیا سنگ ہی کو بھی عمران سے ہمدردی ہے“..... جون نے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

”بالکل نہیں۔ سنگ ہی بے حد سفاک اور سنگدل شخص ہے۔ وہ کئی مرتبہ عمران سے اپنی شکست کا انتقام لینے کے چکر میں رہتا ہے۔ انتقامی جذبہ اسے اندھا کر دیتا ہے اور یہ جذبہ اس کی عقل خطا کر دیتا ہے تو وہ بغیر سوچے سمجھے اقدامات کرنے لگتا ہے جس کے نتیجے میں وہ اصل مشن کو پس پشت ڈال کر صرف عمران کو زیر کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے اور عمران کے ہاتھوں شکست کھا کر ناکام و نامراد واپس آ جاتا ہے“..... سپریم کمانڈر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن زیرو لینڈ میں تو ماسٹر سنگ ہی، عمران کو با آسانی قتل کر سکتا ہے“..... جون نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن سنگ ہی کو اس کا موقع نہیں دیا جائے گا کیونکہ عمران کو قتل کرنے کے لئے اغوا نہیں کیا گیا۔ اس کے ہاتھوں سنگ ہی کی متعدد بار شکست نے ثابت کر دیا ہے کہ عمران، سنگ ہی سے زیادہ عیار اور شاطر انسان ہے اور دنیا کی بڑی سے بڑی ایجنسیاں بھی آج تک عمران کو شکست دینے میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ وہ ایک ناقابل تغیر ایجنٹ ہے اور میں اس کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔ اسے دنیا کے پاور فلنگوں کے خلاف استعمال کیا جائے گا اور وہ زیرو لینڈ کے لئے کارنامے انجام دے گا۔“ سپریم کمانڈر نے جواب دیا۔

”اوہ۔ لیکن عمران تو زیرو لینڈ کا بدترین دشمن ہے“..... جون نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بے شک۔ لیکن میں اسے زیرو لینڈ کا وفادار بنا دوں گا۔ اس کی برین واشنگ کی جائے گی اور اس کے ذہن سے زیرو لینڈ کے مخالفانہ خیالات واش کر دیے جائیں گے اور اسے پاکیشیا کا دشمن بنا دیا جائے گا“..... سپریم کمانڈر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”کیا سنگ ہی اور تھریسیا پر اسے فوقیت حاصل ہوگی کمانڈر۔“

جون نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں۔ سنگ ہی اور تھریسیا اس کے ماتحت ہوں گے اور عمران

ان کے ساتھ اپنے ہی ملک پر حملہ کر کے پاکیشیا کو اس طرح تباہ کرے گا کہ دنیا کے نقشے سے پاکیشیا کا وجود ہمیشہ کے لئے مٹ جائے گا“..... سپریم کمانڈر نے جواب دیا۔

”کیا صرف پاکیشیا کو عمران کے ہاتھوں تباہ کرایا جائے گا۔“ جون نے چوکتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ مگر عمران کی وفاداری کا امتحان لینے کے لئے اسے پہلے پاکیشیا کی تباہی کے لئے بھیجا جائے گا۔ اس کے بعد دنیا کے دوسرے ملکوں میں عمران، تھریسیا اور سنگ ہی ایسی تباہی و بربادی پھیلائیں گے کہ تمام ممالک زیرو لینڈ کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائیں گے اور پوری دنیا پر قبضہ کر کے اس پر زیرو لینڈ کا پرچم لہرایا جائے گا“..... سپریم کمانڈر نے متکبرانہ لہجے میں کہا۔

”آپ درست فرما رہے ہیں کمانڈر۔ یقیناً پوری دنیا پر زیرو لینڈ کی حکومت ہوگی“..... جون نے وثوق بھرے لہجے میں کہا تو اسپیس باؤل میں موجود دوسرے افراد بھی اس کی تائید میں سر ہلانے لگے۔

”کمانڈر۔ عمران کے ساتھ اس کے ساتھی جولیا اور صفدر بھی ہماری گرفت میں آ گئے ہیں کیونکہ اغوا کے وقت یہ دونوں بھی ٹیکسی میں موجود تھے۔ ان کے بارے میں کیا حکم ہے“..... جون نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

”جسہیں شاید معلوم نہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں عمران کے بعد یہ دونوں سب سے زیادہ بہادر اور ذہین ممبرز ہیں۔ ہم ان کی

سکرین پر پھیلنے لگا۔ جلد ہی وہ نقطہ پھیل کر پوری سکرین کو سبز روشنی سے منور کرنے لگا۔ پھر سکرین پر جھماکے ہونے لگے اور چند سیکنڈ بعد سکرین پر ایک کنٹرول روم کا منظر دکھائی دینے لگا لیکن اس میں کوئی فرد موجود نہ تھا۔ دو سٹول نما کرسیاں خالی نظر آ رہی تھیں۔ نیلسن نے ایک بٹن پریس کیا تو سکرین کے مائیک سے سگنل کی مخصوص سیٹی کی آواز ابھرنے لگی۔

”اوہ۔ کنٹرول روم میں تو کوئی نہیں ہے“..... جون نے سکرین کی طرف دیکھ کر چوتکتے ہوئے کہا۔

”لیس سر۔ ہو سکتا ہے مائرس کھانا کھانے دوسرے کمرے میں گیا ہو۔ اس وقت پاکیشیا میں ڈزرائٹاٹم ہے“..... نیلسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”لیکن کسی نہ کسی کو تو کنٹرول روم میں موجود رہنا چاہئے تھا۔“ جون نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”لیس سر۔ گلبرٹ اور مائرس دونوں ہی کنٹرول روم سے باہر ہیں۔ ہو سکتا ہے سگنل سن کر آ جائیں“..... نیلسن نے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے تئوٹیش آئیز لہجے میں کہا۔ تقریباً ایک منٹ گزر گیا تو جون کی پیشانی پر فکر و تئوٹیش کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

”آف کر دو۔ شاید سگنل کی آواز کسی تک نہیں پہنچ رہی۔ تھوڑی دیر بعد ٹرائی کرنا“..... جون نے پریشان سے لہجے میں کہا تو نیلسن نے کنٹرول سینٹرل کا ایک بٹن پریس کیا تو سکرین سے منظر غائب ہو

صلاحیتوں سے بھی فائدہ اٹھائیں گے اور یہ زیرو لینڈ کے لئے قیمتی اثاثہ ثابت ہوں گے۔ دنیا کو تسخیر کرنے کے لئے عمران کی ماتحتی میں جو ٹیم تشکیل دی جائے گی اس میں ان دونوں کو بھی شامل کیا جائے گا اور ٹیم میں ان کا مرتبہ سبک ہی اور تھریسیا کے برابر ہوگا۔ بہر حال تم اسپیس اسٹیشن پہنچ کر مجھ سے رابطہ قائم کرنا تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو زیرو لینڈ منتقل کرنے کا انتظام کیا جاسکے“..... سپریم کمانڈر نے حکمانہ لہجے میں کہا۔

”لیس کمانڈر۔ آپ کے حکم کی تعمیل کی جائے گی“..... جون نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ پاکیشیا پوائنٹ سے بھی وہاں کے حالات کی رپورٹ کی مجھے اطلاع دو“..... سپریم کمانڈر نے آخر میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سکرین سے اس کا عکس غائب ہو گیا تو جون نے گہرا سانس لیا اور تھکے تھکے انداز میں اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

”نیلسن۔ مائرس سے رابطہ کرو۔ شاید سپریم کمانڈر جاننا چاہتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اغوا پر پاکیشیا سیکرٹ سروس والے کیا کر رہے ہیں“..... جون نے بائیں جانب کے قریبی آپریٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جون کے بیٹھے ہی تمام افراد بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔ جون کا حکم سن کر نیلسن کنٹرول سینٹرل کے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔ اس کے سامنے نصب سکرین سے خلاء کا منظر غائب ہو گیا اور سبز رنگ کا ایک نقطہ نمودار ہو کر

کیا اور سگنل کی مخصوص آواز بند ہو گئی۔ سکرین پر دوبارہ خلاء کا منظر دکھائی دینے لگا۔

”باس۔ ہم زمین سے سیونٹی ڈگری پر پہنچ چکے ہیں“..... دفعتاً نیلن کی دوسری جانب بیٹھے آپریٹر نے جون کی طرف دیکھتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے ہوپ۔ نصف فاصلہ طے ہو چکا ہے۔ آپس اسٹیشن کو سگنل دے دو“..... جون نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر فرش پر پڑے عمران، صفدر اور جولیا کی طرف دیکھنے لگا۔

”باس۔ انہیں ہوش آنے والا ہے“..... نیلن نے کنٹرول پینل پر نصب گھڑی کی طرف دیکھ کر جون سے کہا۔

”ہاں۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ لیکن اب انہیں مزید بے ہوش کرنے کی بجائے صرف معذور کرنا مناسب رہے گا تاکہ یہ اپنی جگہ سے حرکت نہ کر سکیں۔ لیکن تم پہلے مائرس کو دوبارہ ٹرائی کرو“۔ جون نے کہا تو نیلن نے دوبارہ کنٹرول پینل کے چند بٹن پر پریس کر دیئے جس کے نتیجے میں سکرین پر پہلے کی طرح ایک کنٹرول روم کا منظر ابھر آیا لیکن اس میں اب بھی کوئی ذی روح نظر نہ آ رہا تھا۔

”نیلن۔ مائرس اور گلبرٹ اتنے لاپرواہ نہیں ہیں کہ پورے دس منٹ تک کنٹرول پینل سے باہر رہیں۔ یقیناً کوئی گڑبڑ ہے وہاں۔ میں سپریم کمانڈر کو انعام کرتا ہوں“..... مائرس نے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور پھر اپنے سامنے نصب کنٹرول پینل کے بٹن پر پریس کرنے لگا۔

بلیک زیرو بے تابی سے تنویر کی رپورٹ کا انتظار کر رہا تھا۔ نصف گھنٹہ گزر گیا اور تنویر کی کال نہ آئی تو اسے تشویش ہونے لگی۔ اس نے تنویر کو ہدایت کی تھی کہ وہ اس بنگلے کے اندر کا حال معلوم کرے جہاں تنویر، عمران، جولیا اور صفدر کے اغوا میں ملوث ٹیکسی کا تعاقب کرتے ہوئے پہنچا تھا اور اس کی رپورٹ پر بلیک زیرو نے خاور اور چوہان کو وایج ٹرانسمیٹر پر حکم دیا تھا کہ وہ دونوں مذکورہ بنگلے کے پاس پہنچ کر بنگلے میں آنے جانے والوں کی نگرانی اور تعاقب کریں۔ دس منٹ قبل خاور نے بلیک زیرو کو اطلاع دی تھی کہ وہ دونوں مطلوبہ بنگلے تک پہنچ چکے ہیں۔ اب تنویر کی رپورٹ میں تاخیر پر اسے پریشانی ہو رہی تھی۔ ایسے میں بلیک زیرو خود بھی کال نہیں کر سکتا تھا کہ وایج ٹرانسمیٹر کا راز فاش ہو سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے چوہان کو کال کرنے کا فیصلہ کیا۔

دیں۔ مطلوبہ بنگلے سے پچھلے بنگلے کی کٹڑ پر اس نے کار روکی اور انجن بند کر کے نیچے اتر آیا۔ اس بنگلے کا گیٹ بند تھا اور بنگلے کے اندر تار کی تھی۔ بلیک زیرو آرام سے چلتا ہوا گیٹ کے پاس آیا اور گیٹ پر دستک دے کر ہاتھ جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد گیٹ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر گارڈ نے باہر جھانکا جس کے کاندھے سے مشین گن جھول رہی تھی۔

”جی فرمائیے“..... گارڈ نے بلیک زیرو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”وہ گارڈی تمہارے مالک کی ہے“..... بلیک زیرو نے اپنی کار کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے پوچھا تو گارڈ نے بے اختیار گیٹ سے نکال کر اس سمت دیکھا اور اسی لمحے بلیک زیرو نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کی کنپٹی سے لگا دیا۔

”خبردار۔ خاموشی سے باہر آ جاؤ ورنہ فائر کھول دوں گا“۔ بلیک زیرو نے آہستہ سے پھنکاری ہوئی آواز میں کہا تو گارڈ اپنی جگہ ساکت ہو کر رہ گیا۔ پھر وہ خوفزدہ نگاہوں سے بلیک زیرو کی طرف دیکھتا ہوا گیٹ سے باہر آ گیا۔

”کمپاؤنڈ میں تمہارے علاوہ اور کون کون ہے“..... بلیک زیرو نے سخت لہجے میں پوچھا۔

”لگ۔ کوئی۔ کوئی نہیں“..... گارڈ نے خوف سے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اندر چلو۔ ہاتھ بلند کر لو۔ میرا ریوالور بے آواز

”ہیلو۔ ہیلو۔ ایکسٹو کالنگ۔ اوور“..... بلیک زیرو نے ٹرانسمیٹر آن کر کے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

”لیس چیف۔ چوہان انڈنگ یو۔ اوور“..... چند لمحوں بعد واج ٹرانسمیٹر سے چوہان کی آواز سنائی دی۔

”کیا پوزیشن ہے۔ اوور“..... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”نارل چیف۔ ابھی تک بنگلے سے نہ تو کوئی باہر آیا ہے اور نہ

ہی اندر گیا ہے۔ اوور“..... چوہان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں خود آ رہا ہوں۔ میرے آنے سے پہلے اس عمارت سے کوئی باہر جائے تو خاور اس کا پیچھا کرے گا جبکہ تم وہیں موجود رہنا۔ میری طرف سے کاشن ملنے پر تم دونوں عمارت کے اندر آ جانا۔ اوور“..... بلیک زیرو نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”رائٹ سر۔ کیا میں بنگلے کے فرنٹ پر ہی رہوں۔ اوور“۔

چوہان نے پوچھا۔

”نہیں۔ دس منٹ بعد تم عمارت کی عقبی گلی میں چلے جانا۔ اوور اینڈ آل“..... بلیک زیرو نے کہا اور واج ٹرانسمیٹر آف کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے میز کی دراز سے ریوالور اور سیاہ نقاب نکال کر جیب میں ڈالا اور آپریشن روم سے نکل کر کمپاؤنڈ میں موجود سیاہ کیڈلاک کی طرف بڑھ گیا۔ ایک منٹ بعد اس کی کار سڑک پر فراٹے بھر رہی تھی۔ مختلف سڑکوں سے گزرتے ہوئے تقریباً دس منٹ بعد وہ شادمان کالونی میں داخل ہوا اور کار کی لائٹس آف کر

کے پاس ایک مسلح گارڈ کرسی پر بیٹھا تھا جس کا رخ بلیک زیرو کی مخالف سمت میں تھا۔ برآمدے میں کوئی نہ تھا اور برآمدے کے باہر ایک کار اور ٹیکسی کھڑی تھی۔ بلیک زیرو کوئی آہٹ پیدا کئے بغیر دیوار پر چڑھا اور احتیاط سے دوسری جانب اتر گیا۔ پھر وہ دبے پاؤں گارڈ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کی نگاہیں بیک وقت برآمدے اور گارڈ پر مرکوز تھیں جبکہ ہاتھ میں سائیلنسرڈ ریوالور موجود تھا۔ بلیک زیرو گارڈ کے عقب میں پہنچ کر رکا ہی تھا کہ گارڈ نے اس کی موجودگی محسوس کر لی۔ اس نے تیزی سے چہرہ سمٹا کر بلیک زیرو کی طرف دیکھا ہی تھا کہ بلیک زیرو نے ریوالور کی نال اس کے چہرے سے لگا دی اور گارڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

ہاتھ بلند کر لو۔ ذرا بھی منہ سے آواز نکالی تو کھوپڑی میں سوراخ کر ڈالوں گا۔..... بلیک زیرو نے سرگوشیانہ انداز میں دھمکی دیتے ہوئے کہا تو گارڈ نے فوراً ہی ہاتھ بلند کر لئے۔

”اندر کتنے افراد ہیں۔..... بلیک زیرو نے کن انکھیوں سے برآمدے کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔

”پپ۔ پانچ۔ تم کون ہو۔..... گارڈ نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے ساختہ چونک پڑا۔ مقامی شکل و صورت والے اس گارڈ کا لہجہ اکیڑمیں تھا۔ گویا وہ میک اپ میں تھا۔

”اس ٹیکسی میں کون آیا تھا۔..... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”مر۔ مرنی۔ مگرم۔..... گارڈ نے خوفزدہ لہجے میں کہا مگر بلیک

ہے۔ شور مچانے کی کوشش کی تو کسی کو تھہارے مرنے کا پتہ بھی نہیں چلے گا۔..... بلیک زیرو نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تو گارڈ نے ہاتھ اٹھائے اور پلٹ کر گیٹ سے اندر داخل ہوا۔ بلیک زیرو بھی اس کی کمر سے ریوالور لگائے اندر آیا اور کمپاؤنڈ کا جائزہ لینے لگا لیکن وہاں اور کوئی ڈی روح موجود نہ تھا۔ مطمئن ہو کر بلیک زیرو نے یکدم گارڈ کے منہ پر ہاتھ رکھا اور ریوالور کا دستہ اس کے سر میں مار دیا۔ گارڈ کی کراہ اس کے منہ میں ہی دب گئی اور وہ لڑکھڑا کر مرنے ہی والا تھا کہ بلیک زیرو نے اسے سنبھالا اور گھسیٹتے ہوئے گیٹ کے پاس ہی دیوار کی آڑ میں لٹا دیا۔ پھر اس نے آہستہ سے گیٹ بند کیا اور گراسی لان اور کمپاؤنڈ کی دیوار کے درمیان تیز فٹ کشادہ روشن دیوار کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

عمارت کے برآمدے میں صرف ایک بلب روشن تھا اور برآمدے کے باہر ایک کار موجود تھی۔ بلیک زیرو کا رخ اس دیوار کی جانب تھا جو اگلے بنگلے کے ساتھ مشترک تھی۔ بلیک زیرو نے جب سے نقاب نکال کر چہرے پر لگایا اور کسی رکاوٹ کے بغیر اس مشترکہ دیوار کے پاس جا پہنچا جس کی بلندی آٹھ فٹ سے زیادہ نہ تھی۔ دیوار کے ساتھ ساتھ جاسن اور آم کے چند تناور درخت تھے جن کی شاخیں دیوار کی دوسری جانب بھی پھیلی ہوئی تھیں۔ بلیک زیرو نے ریوالور جیب میں ڈالا اور ایک درخت کے تنے پر چڑھ کر دیوار کی دوسری جانب مطلوبہ بنگلے کے فرنٹ کا جائزہ لینے لگا۔ گیٹ

زیرو نے اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی اس کے منہ پر سختی سے ہاتھ جماتے ہوئے اس کے سر پر ریوالور کی ضرب لگائی اور گارڈ پر بے ہوشی طاری ہوتی چلی گئی۔ بلیک زیرو نے اس کا سر کرسی کی پشت سے لگا دیا اور برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ راستے میں موجود ٹیکسی اور کار کی آڑ لیتا ہوا وہ برآمدے کے پاس پہنچا اور دبے پاؤں برآمدے میں داخل ہو گیا۔ آگے ایک روشن راہداری تھی۔ راہداری میں کئی کمرے تھے۔ صرف آخری کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور ادھر سے کسی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

بلیک زیرو راہداری کی کٹڑ پر رک کر راہداری کا جائزہ لے ہی رہا تھا کہ اچانک راہداری کے پہلے کمرے کا دروازہ کھلا اور اس میں سے ایک سفید قام باہر آ کر راہداری کے اختتام کی طرف بڑھنے لگا۔ ایک لمحہ بعد ایک اور شخص اس کمرے سے نکلا تو بلیک زیرو نے تیزی سے چہرہ پیچھے کر لیا۔ پھر دور ہوتے قدموں کی آہٹیں سن کر بلیک زیرو نے دوبارہ راہداری میں جھانکا تو دوسرا آدمی بھی راہداری کے آخری کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

پہلا سفید قام جو اکیرمین تھا، آخری کمرے میں داخل ہو گیا۔ البتہ بلیک زیرو دوسرے آدمی کا چہرہ نہیں دیکھ سکا تھا۔ پھر چونکہ دوسرا آدمی بھی آخری کمرے میں داخل ہوا بلیک زیرو دبے پاؤں راہداری میں داخل ہو گیا۔ پہلے کمرے کا دروازہ بند تھا۔ اس آہستہ سے ہینڈل گھمایا اور ذرا سا دروازہ کھول کر اندر جھانکا تو

بے اختیار چونک پڑا۔ وہ کمرہ کسی کنٹرول روم کا منظر پیش کر رہا تھا۔ دیوار پر تین سکرینیں روشن تھیں اور ان کے آگے دو کرسیاں رکھی تھیں۔ ایک سکرین پر خلاء کا منظر روشن تھا جبکہ ایک پر عمارت کا عبقی کمپاؤنڈ نظر آ رہا تھا اور تیسری سکرین پر ایک کمرے کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔ اس کمرے میں فرش پر دو افراد پڑے تھے جبکہ ان کے دائیں بائیں چار افراد کھڑے تھے جن میں دو وہی تھے جو کنٹرول روم سے نکل کر گئے تھے۔

کمرے کے فرش پر پڑے افراد میں ایک شخص سفید قام تھا اور دوسرا یقینی طور پر تنویر تھا۔ بلیک زیرو نے فوراً ہی واچ ٹرانسمیٹر آن کیا اور دو سیکنڈ بعد آف کر کے دبے پاؤں آخری کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ تنویر کی پوزیشن سے اس نے اندازہ لگالیا تھا کہ تنویر بے ہوش تھا۔ بلیک زیرو کوئی آہٹ پیدا کئے بغیر آخری کمرے کے قریب پہنچا اور دروازے کے پاس رک کر دیوار سے لگ گیا۔

”مجھے لگتا ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گولڈن ریٹورنٹ سے تمہاری ٹیکسی کا سراغ ملا تھا اور اس شخص نے ٹیکسی دیکھ کر تمہارا پیچھا کیا ہو گا“..... اندر سے ایک غصیلی آواز سنائی دی۔

”شاید تمہارا اندازہ درست ہے مائز۔ مجھ سے غلطی ہوئی کہ نمبر پلیٹ تبدیل کرنے کا خیال نہیں رہا تھا“..... دوسری آواز سنائی دی جس میں ندامت کا عنصر شامل تھا۔

”اگر ہم اس کے ٹرانسمیٹر سنکٹل کیج نہ کرتے تو نجانے یہ شخص کیا

کرتا“..... پہلی آواز نے کہا جس کا نام مائرس تھا۔

”اب کیا کرتا ہے مائرس۔ کیا سپریم کمانڈر کو اطلاع دو گئے۔“

ایک تیسری آواز سنائی دی۔

”پہلے اسے ہوش میں لاؤ رابرٹ۔ مرنی کی لاپرواہی نے ہمیں

خطرے سے دوچار کر دیا ہے“..... مائرس نے غصیلے لہجے میں کہا تو

بلیک زیرو سمجھ گیا کہ مائرس ان لوگوں کا انچارج ہے اور ان کا تعلق

زیرو لینڈ سے ہے۔

”گلبرٹ۔ میں کنٹرول روم میں جا رہا ہوں۔ تم یہاں ٹھہرو اور

اس آدمی سے پوچھ گچھ کرو کہ اس نے کسی کو اس عمارت کا ایڈریس

تو نہیں بتایا۔ اگر یہ زبان نہ کھولے تو اسے ختم کر دینا۔ میں سکرین

پر باہر کی نگرانی کرتا ہوں“..... مائرس نامی شخص نے ہدایات دیتے

ہوئے کہا تو بلیک زیرو حرکت میں آ گیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ آگے

بڑھا اور اندر قدم رکھتے ہی اس نے دروازے کے پاس پہنچنے والے

شخص کے سینے پر ریوالور کی نال رکھ دی جو یقیناً مائرس ہی تھا اور یہ

وہی اکیمریمین تھا جو کنٹرول روم سے نکل کر اس طرف آیا تھا۔

مائرس بے اختیار اچھل پڑا۔

”خبردار۔ کوئی اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے ورنہ مائرس کے

سینے میں سوراخ ہو جائے گا۔ ہاتھ بلند کر لو“..... بلیک زیرو نے سرد

لہجے میں کہا تو کمرے میں موجود باقی افراد نے بے اختیار بلیک

زیرو کی طرف دیکھا اور چونک پڑے۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم۔ تم کون ہو“..... مائرس نے ہاتھ بلند کرتے

ہوئے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”ایکسٹو“..... بلیک زیرو نے دوسرے افراد کی طرف دیکھتے

ہوئے کہا اور ایکسٹو کا لفظ سن کر مائرس سمیت تمام افراد حیرت و

خوف کی شدت سے اچھل پڑے۔ مائرس کی تھلید میں انہوں نے

بھی ہاتھ بلند کر دیئے تھے۔

”اوہ۔ ایکس۔ ٹو۔ چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس“۔ مائرس

کے منہ سے سرسراہٹ ہوئی آواز نکلی۔

”ہاں۔ عمران اور اس کے دونوں ساتھی کہاں ہیں“..... بلیک

زیرو نے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

”پتہ نہیں۔ کیا یہ تمہارا آدمی ہے“..... مائرس نے فرش پر پڑے

بے ہوش تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ سنگ ہی اور تھریسیا کہاں ہیں“..... بلیک زیرو نے پوچھا

اور یکدم مائرس کے سینے سے ریوالور ہٹا کر بائیں طرف کھڑے

شخص پر فائر کرنے کے بعد فوراً ہی ریوالور دوبارہ مائرس کے سینے

سے لگا دیا۔ اس آدمی نے بلیک زیرو کو غیر متوجہ سمجھ کر جیب میں

ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ بے آواز گولی اس آدمی کے سینے میں

لگی اور وہ کیناک چیخ کے ساتھ فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ مائرس

کے باقی ساتھیوں نے مرنے والے کی طرف دیکھا اور ان کے

چہرے زرد پڑ گئے۔

تھا۔ وہ مائرس اور اس کے دونوں ساتھیوں پر لگا ہیں جمائے دروازے سے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ دو تین لمحوں بعد چوہان اور خاور ہاتھوں میں ریوالور لئے کمرے میں داخل ہوئے اور انہیں دیکھ کر مائرس اور اس کے ساتھی مزید خوفزدہ ہو گئے۔ چوہان اور خاور نے چوہیشن دیکھتے ہی ان تینوں کی طرف ریوالور تان لئے۔

”تم نے اس آدمی کو کیسے بے ہوش کیا تھا“..... بلیک زیرو نے مائرس سے سخت لہجے میں پوچھا۔

”گ۔گ۔گیس سے“..... مائرس نے خوفزدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ان تینوں کو بے ہوش کر دو“..... بلیک زیرو نے چوہان اور خاور کی طرف دیکھے بغیر کہا تو وہ دونوں مائرس اور اس کے آدمیوں کی طرف بڑھنے لگے۔ جونہی وہ ان کے قریب پہنچے مرنی نے یکدم اچھل کر چوہان کے ریوالور پر ٹھوکر ماری اور چوہان کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔ لیکن اس سے ساتھ ہی مرنی خود بھی چیخا ہوا فرش پر آگرا۔ بلیک زیرو نے اس کی ٹانگ اٹھتے دیکھ کر فوراً ہی اس پر فائر کھول دیا تھا اور گولی مرنی کی ران میں لگی۔ مائرس کے دوسرے ساتھی نے مرنی کی طرف دیکھا اور اسی لمحے خاور نے اس کے سر پر ریوالور کا دستہ مار دیا اور وہ کراہتا ہوا فرش پر گر گیا۔ مائرس دہشت زدہ نگاہوں سے بلیک زیرو کی طرف دیکھ رہا تھا۔ چوہان نے اپنا ریوالور اٹھایا اور مائرس کی طرف بڑھا۔

”کسی اور نے ہاتھ نیچے کرنے یا ریوالور نکالنے کی کوشش کی تو وہ بھی مارا جائے گا۔ یہ عمارت پولیس کے گھیرے میں ہے اس لئے کوئی فرار ہونے کی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے گا“..... بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا۔

”ہمارا کسی سنگ ہی یا تھریسیا سے کوئی تعلق نہیں ہے“۔ مائرس نے آہستہ سے کہا۔

”سٹ اپ۔ میں بے خبر نہیں ہوں مسٹر مائرس۔ تم لوگوں کا تعلق زیرو لینڈ سے ہے اور مرنی میرے آدمیوں کو اپنی ٹیکسی میں لے گیا تھا۔ بولو وہ تینوں کہاں ہیں“..... بلیک زیرو نے مائرس کو ڈانٹتے ہوئے کہا تو اپنا نام سن کر مائرس بے اختیار چونکا جبکہ اس کا ایک ادھیڑ عمر ساتھی بھی چونک پڑا تھا۔ بلیک زیرو کے اندازے کے مطابق اسی کا نام مرنی تھا۔

”ہم کچھ نہیں جانتے۔ ہم نے کسی کو اغوا نہیں کیا“..... مائرس نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”تم سب سامنے والی دیوار کے پاس چلے جاؤ۔ ہری اپ“۔ بلیک زیرو نے مائرس کو ریوالور کی نال سے پیچھے دھکیلتے ہوئے تھکسانہ لہجے میں کہا تو مائرس اور اس کے ساتھی اگلے قدموں پیچھے ہٹنے لگے جبکہ بلیک زیرو دو قدم آگے آ کر رک گیا۔ اسی لمحے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو سمجھ گیا کہ چوہان اور خاور آ رہے ہیں جنہیں اس نے واج ٹرانسمیٹر کے ذریعے کاشن دیا

”نہیں۔ فی الحال اسے رہنے دو۔ خاور۔ تم تنویر کو ہوش میں لانے کی کوشش کرو“..... بلیک زیرو نے پہلے چوہان اور پھر خاور سے مخاطب ہو کر کہا تو خاور پلٹ کر تنویر کی طرف بڑھ گیا جبکہ چوہان نے مرنی پر ریوالور تان لیا۔

”مسٹر مائرس۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو میرے سوالوں کے جواب دو ورنہ تمہارا انجام بھی تمہارے ساتھیوں سے مختلف نہ ہوگا۔ میں تمہیں کنٹرول روم میں دیکھ چکا ہوں اور تمہارے آدمیوں کے ساتھ اس کمرے میں ہونے والی تمہاری بات چیت بھی سن چکا ہوں۔ تمہارا سپریم کمانڈر زیرو لینڈ میں ہے اور وہ تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ بولو۔ عمران اور اس کے دونوں ساتھی کہاں ہیں۔“

بلیک زیرو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”مسٹر ایکسٹو۔ میں تمہارے سوالوں کے جواب دینے کے لئے تیار ہوں لیکن یہ سن لو جیسے ہی سپریم کمانڈر کو یہاں کے حالات معلوم ہوں گے، جولیاء، صفدر اور عمران کو ہلاک کر دیا جائے گا۔“

مائرس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”شٹ اپ۔ میں نے جو پوچھا ہے صرف اس کا جواب دو۔“

بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا۔

”تو سنو۔ تمہارے تینوں ممبرز خلاء میں پہنچ چکے ہیں۔“ مائرس نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو، خاور اور چوہان بری طرح اچھل پڑے۔

”کیا۔ تم جھوٹ بول رہے ہو“..... بلیک زیرو نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

”جھوٹ سچ کا تمہیں جلد پتہ چل جائے گا۔ ہو سکتا ہے زیرو لینڈ پہنچ کر وہ خود تمہیں اطلاع دیں۔ فی الحال تو وہ زیرو لینڈ کے آپیس اسٹیشن پر پہنچنے والے ہیں جہاں سے انہیں زیرو لینڈ منتقل کر دیا جائے گا“..... مائرس نے لاپرواہی سے کہا۔ شاید اسے یقین تھا کہ اصل بات بتا کر ہی جان بچائی جاسکتی ہے اور واقعی بلیک زیرو پریشان ہو گیا تھا۔

پر پس کیا اور کھڑا ہو گیا۔

”ہیلو کمانڈر۔ جون فرام اسپیس باؤل کالنگ“..... آپریٹر نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں کہا تو عمران، جولیا اور صفدر کو حیرت کا جھٹکا لگا۔ یقیناً سکرین پر نظر آنے والا شخص زیر و لینڈ کا سپریم کمانڈر تھا اور وہ زندگی میں پہلی مرتبہ اسے دیکھ رہے تھے۔ آپریٹر جون کے الفاظ سے انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہ جس خلائی جہاز میں موجود ہیں اس کا نام اسپیس باؤل ہے اور یقیناً جون اسپیس باؤل کا انچارج ہے۔

”لیس جون۔ پاکیشیا اسپاٹ سے کیا رپورٹ ملی ہے“..... مائیک سے سپریم کمانڈر کی سخت اور کھردری آواز بلند ہوئی۔

”سوری کمانڈر۔ پاکیشیا اسپاٹ سے رابطہ قائم نہیں ہو سکا۔“

جون نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ کیا مطلب ہے تمہارا۔ رابطہ قائم کیوں نہیں ہوا۔“ سپریم کمانڈر نے چوکتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

”کنٹرول روم میں اسپاٹ انچارج مائرس اور اس کا معاون آپریٹر گلبرٹ موجود نہیں ہیں کمانڈر۔ چند منٹ کے وقفہ سے میں نے دوبارہ کوشش کی تو پھر بھی کنٹرول روم میں کوئی نہ تھا“..... جون نے جواب دیا۔

”یہ کیسے ممکن ہے جون جبکہ انہیں واضح طور پر ہدایات دی گئی تھی کہ جب تک آپریشن مکمل نہ ہو جائے وہ ایک سیکنڈ کے لئے

عمران کو ہوش آیا تو اسے وہی منظر دکھائی دیا جو بے ہوش ہونے سے پہلے کا تھا۔ لیکن اب اس پیالہ نما خلائی جہاز میں ہلکا ہلکا ارتعاش یہ ظاہر کر رہا تھا کہ خلائی جہاز سفر میں ہے۔ اس نے حرکت کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ اس کا جسم پہلے کی طرح معذور تھا۔ صفدر اور جولیا کو بھی ہوش آ گیا تھا اور وہ بھی آنکھیں کھما کر گرد و پیش کا منظر دیکھ رہے تھے۔ باقی آپریٹرز سے الگ بیٹھا کینڈین شخص اپنے سامنے نصب سکرین کی طرف دیکھ رہا تھا جس پر ایک روشن نقطہ تیزی سے بڑھتا جا رہا تھا۔ چند سیکنڈ بعد ہی سکرین پر ایک نقاب پوش کی کلوز اپ تصویر ابھر آئی جس کے سینے پر مختلف رنگوں کے بیج سجے ہوئے تھے جبکہ بائیں کندھے کے پاس واقع بیج پر ایس سی کے حروف اور داہنے کندھے کے بیج پر زیڈ ایل کے حروف لکھے تھے۔ کینڈین آپریٹر نے کنٹرول پینل کا ایک بٹن

بھی کنٹرول روم سے باہر نہ جائیں“..... سپریم کمانڈر نے غضبناک لہجے میں کہا۔

”لیس کمانڈر۔ میں نے بھی مائرس سے کہا تھا کہ وہ سکرین پر اسپیس باؤل کی مانیٹرنگ کرتا رہے لیکن شاید وہ ہماری روانگی کے بعد مشن کی خوشی میں غافل ہو گیا یا پھر وہ لوگ کسی مصیبت میں پھنس چکے ہیں“..... جون نے مؤدبانہ لہجے میں امکان ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

”مصیبت کیسی۔ جبکہ پاکیشیا میں کسی کو کچھ معلوم ہی نہیں۔“
سپریم کمانڈر کی تہر آلود آواز سنائی دی۔

”لیس سر۔ مائرس نے یہی رپورٹ دی تھی کہ آپریشن نہایت خفیہ انداز میں مکمل کیا گیا اور مرنی کا بھی یہی بیان تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اغوا کا کسی کو بھی علم نہیں ہوا اور نہ ہی اس کا تعاقب کیا گیا تھا لیکن اس واقعہ کو آٹھ نو گھنٹے گزر چکے ہیں اور مجھے شبہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے اب تک اغوا ہونے والے ممبرز کا سراغ لگاتے ہوئے مائرس کے بچنے تک نہ پہنچ گئے ہوں“..... جون نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”ہونہ۔ تمہارا اندازہ درست ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسلو کی پراسرار صلاحیتوں کے بارے میں جو کچھ میں نے سنا ہے اسے سامنے رکھتے ہوئے یہی کہا جاسکتا ہے کہ ایکسلو، مائرس اور اس کے ساتھیوں تک پہنچ چکا ہو گا لیکن اس سے زیادہ

ایکسلو کچھ نہیں کر سکتا۔ خلاء میں پہنچنا اس کے لئے ممکن نہیں اور نہ ہی وہ عمران سے رابطہ قائم کر سکتا ہے۔ اب عمران سے ایکسلو کی ملاقات اس وقت ہوگی جب عمران پاکیشیا کے دشمن کی حیثیت سے پاکیشیا میں تباہی پھیلانے جائے گا“..... سپریم کمانڈر نے انتہائی زہریلے لہجے میں کہا اور اس کا ارادہ جان کر عمران کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے۔ اسے سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ البتہ صفدر اور جولیا، سپریم کمانڈر کی بات سن کر دل ہی دل میں لرز کر رہ گئے تھے۔ سپریم کمانڈر کا منصوبہ انتہائی بھیانک تھا اور یقیناً وہ عمران کو اس مقصد کے لئے استعمال کرنے پر قادر تھا کیونکہ اس وقت عمران سمیت وہ سب بے بس اور اپنے جسم کو حرکت دینے سے محذور تھے۔

”لیس کمانڈر۔ یقیناً ایسا ہی ہوگا۔ اب پاکیشیا اسپاٹ کے لئے کیا حکم ہے“..... جون نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اگر اس اسپاٹ پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا قبضہ ہو چکا ہے تو تم وہاں کے کنٹرول روم پر نگاہ رکھو۔ اگر وہاں کوئی پاکیشیائی نظر آئے تو اسے وارننگ دے دو کہ مائرس اور اس کے ساتھیوں کو آزاد کر دیا جائے ورنہ ان کے بدلے میں عمران، جولیا اور صفدر کو ہلاک کر کے ان کے جسم خلاء میں پھینک دیئے جائیں گے اور ان کی لاشیں ہمیشہ خلاء کی وسعتوں میں بھٹکتی رہیں گی“..... سپریم کمانڈر نے انتہائی سفاک لہجے میں کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ صرف چہرے سے یہ کچھ نہیں کر سکیں گے۔
 پیٹ سے نیچے کا دھڑ تو معذور ہی رہے گا نا“..... جون نے
 مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کو حیرت ہوئی لیکن یہ بات اطمینان
 بخش تھی کہ اب وہ کم از کم ان لوگوں سے بات تو کر سکے گا۔
 ڈیگر نے اسپیس باؤل کی دیوار پر ایک جگہ انگلی رکھی تو وہاں
 چھوٹا سا چوکور خانہ نمودار ہو گیا۔ ڈیگر نے اس میں ہاتھ ڈالا اور
 ایک سگریٹ کیس نما بکس نکالا۔ اس نے بکس کھول کر اس میں سے
 تین سوئیاں نکالیں اور بکس واپس خانے میں رکھ دیا تو خانہ خود بخود
 بند ہو گیا۔ ڈیگر سوئیاں لے کر عمران، جولیا اور صفدر کے قریب آیا۔
 کامن پن سائز کی سوئی کی نوک پر کوئی سفید سی چیز لگی ہوئی تھی۔
 ڈیگر نے ایک سوئی عمران کی گردن میں پیوست کی اور ایک لمحہ بعد
 نکال لی۔ پھر اس نے دوسری سوئی جولیا کی گردن میں اور تیسری
 سوئی صفدر کی گردن میں پیوست کر کے نکالی اور تینوں سوئیاں ایک
 طرف فرش پر پڑی ڈسٹ بن میں ڈال کر واپس اپنی سیٹ پر جا
 بیٹھا۔ چند سیکنڈ بعد ہی عمران، جولیا اور صفدر کو یوں محسوس ہونے لگا
 جیسے انہوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھا لیا ہو۔ بھوک کا احساس ختم ہو
 گیا اور اس کے ساتھ ہی انہیں اپنی گردن اور چہرے کی معذوری
 دور ہوتی محسوس ہوئی اور چند لمحوں بعد ہی وہ اپنے چہرے فرش سے
 اٹھانے اور ادھر ادھر دیکھنے کے قابل ہو گئے۔
 اتنی دیر میں نیلسن کے سامنے والی سکرین پر ایک منظر نمودار ہو

”رائٹ سر۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں“..... جون نے جواب
 دیا۔
 ”اوکے۔ اب اسپیس اسٹیشن پہنچ کر مجھے کال کرنا“..... سپریم
 کمانڈر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سکرین سے اس کی تصویر غائب
 ہو گئی اور سکرین پر دوبارہ خلاء کا منظر روشن ہو گیا۔
 ”نیلسن۔ تم پاکیشیا اسپاٹ کو سکرین پر لا کر وہاں کے کنٹرول
 روم کو چیک کرو“..... جون نے ایکریمین آپریٹر سے کہا تو وہ فوراً
 کنٹرول روم کے بٹن پر پریس کرنے لگا۔
 ”ہوپ۔ تم نے اسپیس اسٹیشن کو سگنل دے دیا ہے“..... جون
 نے نیلسن کی دوسری جانب بیٹھے آپریٹر کی طرف دیکھ کر پوچھا جس
 کے سامنے نصب سکرین پر ستاروں بھرے خلاء میں ایک اشار چمک
 رہا تھا۔
 ”لیس باس۔ سگنل دے دیا گیا ہے“..... ہوپ نے اثبات میں
 سر ہلاتے ہوئے کہا۔
 ”ڈیگر۔ ان تینوں کو بھوک لگ رہی ہوگی۔ ان کو فوڈ انجکشن لگا
 دو“..... جون نے ایک جانب بیٹھے سفید خلائی لباس والوں کی
 طرف دیکھ کر کہا تو ان میں سے ایک شخص کرسی سے اٹھ گیا۔ یقیناً
 اس کا نام ڈیگر تھا۔
 ”باس۔ فوڈ انجکشن دینے سے تو ان کی زبان اور چہرہ حرکت
 کرنے لگے گا“..... نیلسن نے جون کی طرف دیکھے بغیر کہا۔

چکا تھا۔ یہ منظر ایک کنٹرول روم کا تھا جس میں تین سکرینیں دیوار پر نصب تھیں۔ ان کے سامنے دو کرسیاں رکھی تھیں اور میز پر کنٹرول پینل دکھائی دے رہے تھے لیکن اس کمرے میں کوئی فرد دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ دو سکرینیں روشن تھیں لیکن تیسری آف تھی۔ روشن سکرینوں پر غلاء کے مناظر حرکت کر رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی اب چہروں کو گھما کر ادھر ادھر دیکھ سکتے تھے۔ البتہ راولوں سے لے کر پاؤں تک جسم بدستور حرکت سے معذور تھے۔

”باس۔ کنٹرول روم میں کوئی نہیں ہے“..... نیلسن نے جون کی طرف دیکھ کر کہا۔

”انتظار کرو۔ کوئی نہ کوئی تو کنٹرول روم میں آئے گا۔ جب وہاں کی صورت حال معلوم ہو جائے گی“..... جون نے کہا ہی تھا کہ اسی لمحے کنٹرول روم میں ایک نقاب پوش داخل ہوا۔ اس کے عقب میں ایک سفید فام اور دو مقامی افراد اندر آئے۔ ان کے ہاتھوں میں موجود ریوالوروں کا رخ سفید فام کی طرف تھا جس نے ہاتھ بلند کر رکھے تھے۔ عمران، جولیا اور صفدر ان دونوں مسلح افراد کو دیکھ کر بے ساختہ چوکنے کیونکہ وہ چوہان اور خادو تھے۔ یقینی طور پر نقاب والا شخص ایکسٹو ہی تھا۔ انہیں دیکھ کر جون سمیت اس کے تمام ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

”اوہ۔ مائرس کو گرفتار کر لیا گیا ہے“..... جون کے حلق سے حیرت بھری آواز نکلی۔

”یقیناً باقی افراد بھی پکڑے گئے ہوں گے مگر نقاب پوش کون ہے“..... نیلسن نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

”یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے معلوم ہوتے ہیں۔ نقاب پوش ایکسٹو کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا“..... جون نے تیزی سے کہا۔

”کیا مائرس سے رابطہ کروں باس“..... نیلسن نے پوچھا۔

”ہاں۔ اور اگر اس سے بات نہ ہو سکی تو میں ایکسٹو سے بات کروں گا“..... جون نے مضطربانہ لہجے میں کہا تو نیلسن نے کنٹرول پینل کے دو بٹن پریس کر دیئے۔ ایکسٹو، چوہان، خادو اور مائرس کرسیوں کے پاس رک گئے تھے۔

”ہیلو مائرس۔ نیلسن کالنگ فرام اسپیس باؤل“..... نیلسن نے کہا تو چوہان، خادو اور مائرس چوکنے اور پھر ایکسٹو نے مائرس سے کچھ کہا تو مائرس نے ہاتھ گرائے اور ایک کرسی پر بیٹھ کر کنٹرول پینل کے چند بٹن پریس کر دیئے۔ پھر اس نے میز پر رکھا ہیڈفون اٹھا کر سر پر رکھا اور ہیڈفون سے منسلک مائیک اپنے منہ کے آگے کر لیا۔

”ہی نیلسن۔ مائرس ریسیونگ یو۔ کیا تم سکرین پر مجھے دیکھ رہے ہو“..... مائرس نے کہا۔

”ہاں۔ تم کہاں تھے۔ یہ کون لوگ ہیں اور کیا واقعہ پیش آیا ہے“..... نیلسن نے جلدی سے کہا۔

”یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ نقاب پوش ایکسٹو ہے۔ ان کا ایک ساتھی مرنی کی جیکسی کا تعاقب کرتا ہوا یہاں پہنچا

اور ہم نے اسے گرفتار کر لیا۔ مگر چند منٹ بعد ہی ایکسٹو اور اس کے ساتھی عمارت میں داخل ہو کر اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں میں، گلبرٹ، مرنی، ڈون اور رابرٹ ان کے آدمی سے پوچھ گچھ کر رہے تھے۔ انہوں نے ہمارے دو ساتھیوں کو قتل اور ایک کو زخمی کر دیا ہے۔ عمارت کو پولیس نے گھیرے میں لے رکھا ہے۔ ایکسٹو نے مجھے دھمکی دی ہے کہ عمران، جولیا اور صفدر کو واپس لانے کے لئے میں اسپیس باؤل سے رابطہ قائم کروں ورنہ ہم سب کو قتل کر دیا جائے گا۔ یہ مجھے کال کرنے کے لئے اس کمرے میں لائے ہیں..... مائرس نے مسلسل بولتے ہوئے جواب دیا۔

”ایکسٹو کو مائیک دو۔ میں اس سے بات کرتا ہوں“..... نیلسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔ عمران، جولیا اور صفدر خاموشی سے دیکھ اور سن رہے تھے۔ عمران تیزی سے سوچ رہا تھا کہ بلیک زیرو سے کیسے بات کی جائے۔ مائرس نے اپنا ہیڈ فون اتار کر ایکسٹو کی طرف بڑھایا تو ایکسٹو نے ہیڈ فون لے کر اپنے سر پر چڑھا لیا۔

”ہیلو مسٹر ایکسٹو۔ تم یقیناً مائرس سے معلوم کر چکے ہو گے کہ تمہارے تینوں ماتحت اس وقت خلاء میں ہیں اور ہم اس وقت اپنے خلائی اسٹیشن کی طرف سفر کر رہے ہیں“..... نیلسن نے ایکسٹو کو مخاطب کرتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اور میں جاننا چاہتا ہوں کہ میرے آدمیوں کو تم کیوں لے گئے ہو“..... جواب میں ایکسٹو کی مخصوص آواز ابھری۔

”ہم انہیں زیرو لینڈ کے سپریم کمانڈر کے حکم پر لے جا رہے ہیں مسٹر ایکسٹو۔ ہمارا ٹارگٹ صرف عمران تھا جو زیرو لینڈ کا سب سے بڑا دشمن اور تمہارا سپر ایجنٹ ہے۔ اس کی وجہ سے پاکیشیا میں ہمارے کئی مشن ناکام ہوئے ہیں اور اس کی وجہ سے ہمارے بہت سے ساتھی بھی مارے گئے ہیں لیکن سپریم کمانڈر نے عمران کو قتل کرنے کی بجائے اسے زیرو لینڈ پہنچانے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ اسپیس اسٹیشن سے عمران اور اس کے دونوں ساتھیوں کو زیرو لینڈ منتقل کر دیا جائے گا“..... نیلسن نے جواب دیا۔

”وہاں عمران کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور اس کی واپسی کب ہوگی“..... ایکسٹو نے پوچھا۔

”ان کی واپسی کو بھول جاؤ مسٹر ایکسٹو۔ عمران کی واپسی تمہاری موت ہوگی۔ جب بھی وہ واپس آئے گا پاکیشیا کے لئے عذاب بن کر آئے گا کیونکہ اس وقت یہ صرف اور صرف زیرو لینڈ کا وفادار ہو گا اور پاکیشیا کو صفحہ ہستی سے مٹانا اس کا مشن ہو گا“..... نیلسن نے انتہائی تقاضا نہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو عمران نے سختی سے ہونٹ بھیجنے لئے۔

”یہ تمہاری اور تمہارے سپریم کمانڈر کی خوش فہمی ہے نیلسن کہ عمران پاکیشیا کو کوئی نقصان پہنچا سکے گا۔ پاکیشیا میں ابھی لاکھوں عمران موجود ہیں جو اپنے وطن کی حفاظت کرنا اور زیرو لینڈ جیسے دشمنوں کا سر کھٹانا اچھی طرح جانتے ہیں“..... ایکسٹو نے غراتے

مرد لہجے میں کہا۔

”کیا بک رہے ہو۔ تم ہوش میں تو ہو عمران“..... ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا۔

”لیس چیف۔ میں ہوش میں ہوں لیکن میرا نچلا جسم معذور اور سن ہے اس لئے یہ بھی محسوس نہیں ہو رہا کہ میں پتلون میں ہوں یا پتلون کے بغیر اس لئے آپ آئندہ میری آزادی کے لئے کوئی کوشش مت کریں۔ میں یہاں بہت خوش ہوں۔ زیرو لینڈ پہنچتے ہی سپریم کمانڈر میرا برین واش کر دے گا اور میں بھول جاؤں گا کہ میں کبھی آپ کا ماتحت رہا تھا۔ آپ کو کبھی میری یاد ستائے اور مجھ سے ملنے کو دل چاہے تو خواب میں مجھے دیکھ لیجئے گا“..... عمران مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”عمران۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ صفدر اور جولیا کہاں ہیں۔“ ایکسٹو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”وہ دونوں میرے قریب ہی آرام کر رہے ہیں اور وہ بھی زیرو لینڈ دیکھنے اور سپریم چائے پینے اود۔ میرا مطلب ہے سپریم کمانڈر کے وفادار بننے کی خواہش رکھتے ہیں۔ وہاں تھریسا سے میری شادی ہوگی یا جولیا سے۔ اس کا فیصلہ سپریم کمانڈر کرے گا۔ ہو سکتا ہے صفدر کی شادی تھریسا سے ہو جائے۔ کیا آپ میری شادی میں شرکت کریں گے“..... عمران نے کہا۔ زیرو لینڈ کے ممبرز حیرت بھری نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے جبکہ جولیا کو عمران پر

ہوئے کہا تو ایک لمحہ کے لئے اسپیس باؤل میں سناٹا سا چھا گیا۔

”خیر۔ اس کا فیصلہ تو وقت کرے گا کہ کون کس کا سر کھٹکتا ہے۔ فی الحال میں تمہیں سپریم کمانڈر کی وارننگ بتا رہا ہوں کہ مائرس اور اس کے ساتھیوں کو فوراً آزاد کر دو ورنہ عمران، جولیا اور صفدر کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں خلاء میں پھینک دی جائیں گی“..... نیلسن نے سخت لہجے میں ایکسٹو سے کہا۔

”ہرگز نہیں۔ اپنے سپریم کمانڈر کو بتا دو کہ ایکسٹو اس کی کسی دھمکی میں آنے والا نہیں ہے اور نہ ہی وہ میرے ساتھیوں کو کوئی نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ البتہ میں نے جلد ہی زیرو لینڈ پہنچ کر سپریم کمانڈر کی گردن توڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اگر وہ زیرو لینڈ کو تباہی سے بچانا چاہتا ہے تو میرے ممبرز کو واپس پاکیشیا میں پہنچا دے“..... ایکسٹو نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں چیف۔ میں واپس نہیں آؤں گا“..... عمران نے یکدم چنجتی ہوئی آواز میں کہا تو اسپیس باؤل میں موجود تمام لوگ چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔ سکرین پر چوہان اور خاور بھی چونکتے دکھائی دیئے تھے۔

”کیا تم عمران ہو“..... ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

”نہیں۔ اب میں عمران نہیں شیطان ہوں چیف کیونکہ میں اب زیرو لینڈ کا شہری اور سپریم کمانڈر کا وفادار ہوں۔ میرا اب آپ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں رہا“..... عمران نے انتہائی

غصہ آ رہا تھا اور وہ بڑی مشکل سے برداشت کر رہی تھی۔ البتہ منظر سمجھ گیا تھا کہ عمران کسی مقصد کے تحت ہی ایکسٹو سے ایسی باتیں کر رہا ہے جو بظاہر بے معنی اور فضول لگ رہی تھیں۔

”عمران۔ اگر تم نے پاکیشیا سے غداری کی تو تمہارا بہت برا حشر ہوگا“..... ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا۔

”ہا۔ ہا۔ ہا۔ میں واپس ہی نہیں آؤں گا تو آپ میرا حشر برا کیسے کر سکیں گے چیف اور مجھ تک پہنچنے کے لئے آپ کو اسپل باؤل جیسا باؤل یا اسٹیشن ڈش بنانا پڑے گی۔ میرا باورچی بہت مزیدار ڈشز بناتا ہے۔ اس سے میرے لئے موگ کی دال بھی بک کر لیتے آئے گا کیونکہ زیرو لینڈ میں مجھے موگ کی دال نہیں ملے گی۔ ہو سکتا ہے میں چند دن جو لپا کے ساتھ ہی مون منانے زیر پر آؤں یا پھر چاند پر چلا جاؤں۔ اس کا فیصلہ سپریم کورٹ فیمل سپریم کمانڈر کرے گا۔ آپ چاہیں تو ذہنی طور پر مجھے مشورہ دے سکتے ہیں۔ اللہ حافظ“..... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا ایکسٹو نے کوئی جواب نہ دیا۔ چند لمحوں بعد نیلسن نے کنٹرول پیئر کے دو بیٹن پر لیس کئے اور سکرین سے اس کنٹرول روم کا منظر غائب ہو گیا جہاں ایکسٹو، چوہان، خاور اور مارٹس موجود تھے۔ جون حیرت بھری نگاہوں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ دوسرے افراد عمران کی طرف متوجہ تھے۔

”کیا تم واقعی زیرو لینڈ کے وفادار بننا چاہتے ہو“..... جون۔

عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”بننا کیا میں تو بنا بنایا ہوں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بنا بنایا۔ کیا مطلب“..... جون نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ سمجھنے کی کوشش کرو۔ میں زیرو لینڈ کا پیدائشی وفادار ہوں۔ بچپن سے زیرو لینڈ کے خواب دیکھتا رہا ہوں۔ کئی مرتبہ سنگ ہی اور تقریباً سب سے التجاء کی کہ وہ مجھے زیرو لینڈ پہنچا دیں لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا کہ سپریم کمانڈر کی اجازت کے بغیر وہ مجھے زیرو لینڈ نہیں لے جاسکتے۔ اب جب خود سپریم کمانڈر نے مجھے طلب کیا ہے تو میں کیوں نہ جاؤں۔ کیوں نہ خوشی کے گیت گاؤں۔ کیا تمہیں کوئی اعتراض ہے“..... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ لیکن تم اپنی مرضی سے نہیں جا رہے۔ تمہیں اغوا کر کے لے جایا جا رہا ہے“..... جون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مر گئے اغوا کرنے والے۔ کس مائی کے لال کی ہمت ہے کہ مجھے اغوا کر سکے۔ میں چاہتا تو تمہارے آدمی مرنے کو ٹیکسی سمیت فٹا کر دیتا لیکن مجھے جیسے ہی پتہ چلا کہ مجھے زیرو لینڈ لے جانے کے لئے اغوا کیا جا رہا ہے تو میں خوشی کی شدت سے خود ہی غش کھا کر بے ہوش ہو گیا تھا“..... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تمہیں کیسے پتہ چلا کہ مرنی کا تعلق زیرو لینڈ سے ہے۔“ جون نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”ٹیکسی میں بیٹھتے ہی میں نے مرنی کا ذہن پڑھ لیا تھا۔ مرنی سوچ رہا تھا کہ اس نے مجھے بغیر کسی رکاوٹ کے اسپیس باؤل تک پہنچا دیا تو سپریم کمانڈر خوش ہو کر اسے اپنا نائب کمانڈر یا اسپیس مارشل بنا دے گا۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”اسپیس مارشل۔ یہ کون سا عہدہ ہے؟“..... نیلسن نے حیرت بھری نگاہوں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تم نہیں جانتے۔ تمہیں کس احق نے خلاء باز بنا دیا ہے مسٹر نیلسن۔ یاد رکھو۔ جیسے فضائیہ میں ایئر مارشل ہوتا ہے اسی طرح خلاء میں اسپیس مارشل ہوتا ہے۔“..... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اچھا۔ اچھا۔ یہ بتاؤ اس وقت میں کیا سوچ رہا ہوں۔“ جون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سوری۔ میں صرف زمین پر کسی کے ذہن میں جھانک سکتا ہوں اور اس کے خیالات پڑھ سکتا ہوں مگر خلاء میں نہیں کیونکہ خلاء میں میرا ذہن سیاروں کی مانند بھٹکتا رہتا ہے۔ ویسے میرا اندازہ ہے کہ تم سپریم کمانڈر کو میری وفاداری کے بارے میں بتانا چاہتے ہو۔“..... عمران نے کہا تو جون کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

”تمہارا اندازہ درست ہے۔ لیکن میں سپریم کمانڈر کو تمہارے چیف ایکسٹو کی دھمکی کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں اور تمہاری ایکسٹو سے ہونے والی بات چیت بھی۔“..... جون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ یہ مت بتانا کہ میں زیرو لینڈ میں شادی کرنے اور بچے پیدا کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔“..... عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو جون کے ساتھی بے اختیار ہنسنے لگے۔

”بے فکر رہو۔ سپریم کمانڈر کو تمہاری شادی کرنے یا نہ کرنے سے کوئی دلچسپی نہیں ہو گی۔ وہ صرف تمہیں اپنا وفادار دیکھنا چاہتا ہے۔ ایکسٹو سے تمہاری ہونے والی بات چیت ریکارڈ کر لی گئی ہے جو سپریم کمانڈر کو ٹرانسفر کر دی جائے گی۔“..... جون نے ہنستے ہوئے کہا اور سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کنٹرول پینل کے بٹن پر پریس کرنے لگا۔

تمام لوگوں کی توجہ سکرین کی طرف مبذول ہو گئی تو عمران نے صغور اور جولیا کی طرف دیکھا اور آئی کوڈ میں انہیں بتانے لگا کہ اسپیس اسٹیشن پہنچ کر ہو سکتا ہے ان کی معذوری ختم کر دی جائے تو وہ ان لوگوں سے چھٹکارا پانے اور واپس زمین پر جانے کے لئے جدوجہد کرے گا۔ اس وقت تک وہ پرسکون رہیں اور سپریم کمانڈر سے وفاداری کا اظہار کریں۔ صغور تو پہلے ہی عمران کی باتوں سے اس کے ارادے سمجھ چکا تھا۔ اب جولیا بھی جان گئی تھی کہ عمران کی

ایکسٹو سے فضول باتیں بے مقصد نہیں تھیں اور حقیقت بھی یہی تھی۔
 عمران نے بلیک زیرو کو بات چیت کے دوران بعض جملوں سے
 ہدایات دی تھیں کہ وہ ان کی آزادی کے لئے کوئی جدوجہد نہ کرے
 اور ٹیلی پیٹھی کے ذریعے عمران سے رابطہ کرے کیونکہ فی الحال
 آپس میں رابطے کا ان کے پاس کوئی ذریعہ نہ تھا۔

کرہ ارض کے مدار میں گردش کرتے بے شمار مصنوعی سیاروں
 میں ایک سیارہ ایسا بھی تھا جو دوسرے سیاروں کی مانند خلاء میں
 موجود تو تھا لیکن کسی کو معلوم نہ تھا کہ وہ سیارہ کرہ ارض کے کس
 ملک کا ہے۔ ہر سیارے پر اس کے ملک کا نام اور شناختی نشان
 واضح طور پر درج تھا لیکن یہ سیارہ بے نام و نشان تھا۔ یہ سیارہ عام
 سیاروں سے کئی گنا بڑا تھا اور اس کا تعلق زیرو لینڈ سے تھا۔ زیرو
 لینڈ والوں نے اس سیارے کو اسپیس اسٹیشن کا نام دیا تھا۔ یہ خلائی
 مستقر اندر سے کسی بہت بڑے محل کی مانند تھا۔ اس میں کئی کمرے،
 گیلریاں اور کوریڈورز تھے۔ اس کا نظام مکمل طور پر مشینی اور
 کمپیوٹرائزڈ تھا۔ اس کے عملے میں انجینئرز، آپریٹرز، سیکورٹی گارڈز
 اور خدمت کار شامل تھے۔ زیادہ تر کام روبوٹس سے لیا جاتا تھا۔

آکسیجن کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا اس لئے عملہ کے افراد کو الگ الگ آکسیجن کی ضرورت نہیں تھی۔ ان کے خلائی لباس سلور کالر کے تھے۔ البتہ کنٹرول روم میں فرائض انجام دینے والوں کے لباس گرین کالر کے تھے۔

اپیس اسٹیشن کے مختلف شعبے تھے اور ہر شعبے کا الگ الگ انچارج تھا جبکہ پورے اپیس اسٹیشن کا انچارج ریڈ وولف تھا جس کا شمار زیرو لینڈ کے بڑوں میں ہوتا تھا اور وہ ہر وقت کنٹرول روم میں موجود رہتا تھا۔ وہ اپنے سرخ لباس کے سبب تمام عملہ میں منفرد بھی نظر آتا تھا اور اپنی بے پناہ سنگدلی اور سفاکی سے بھی پہچانا جاتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ذہانت بھی اس کی فطرت کا خاصہ تھی۔ وہ زیرو لینڈ کے خلائی سائنس دانوں پر فوقیت رکھتا تھا۔ اسی وجہ سے اسے اپیس اسٹیشن کا سربراہ مقرر کیا گیا تھا۔

زیرو لینڈ کے چھوٹے خلائی جہاز جن میں پندرہ مسافروں کی گنجائش ہوتی تھی وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں جانے کے لئے پہلے اپیس اسٹیشن پر آتے تھے۔ واپسی پر بھی انہیں اپیس اسٹیشن سے گزرنا پڑتا تھا۔ اس اپیس اسٹیشن کے ذریعے کرۂ ارض کے ہر ملک پر نگاہ رکھی جاتی تھی۔ دنیا میں زیرو لینڈ نے ہر ملک میں چیننگ اسپاٹ بنا رکھے تھے۔

ان اسپاٹس میں باقاعدہ کنٹرول روم بنے ہوئے تھے جو زیرو لینڈ کے ایجاد کردہ کمپیوٹرز اور مشینوں سے آراستہ تھے اور یہ اسپاٹ

ہر قسم کی معلومات اپیس اسٹیشن کو بھیجتے تھے جو سپر پاورز اور ترقی پذیر ممالک کی نگرانی کے لئے قائم کئے گئے تھے۔ چنانچہ جیسے ہی کوئی سپر پاور ملک اپنا کوئی سیٹلائٹ خلا میں بھیجتا اس کے بارے میں اس ملک میں قائم چیننگ اسپاٹ تمام ضروری معلومات اپیس اسٹیشن کو بھجوا دیتا تھا اور ان ان معلومات کی بنا پر اپیس اسٹیشن فوری حملہ کر کے اس سیٹلائٹ کو خلا میں بے کار کر کے اس کے قیمتی آلات اور پرزے حاصل کرنے کے بعد انہیں زیرو لینڈ منتقل کر دیتا جہاں زیرو لینڈ کے سائنس دان انہیں اپنے کام میں لاتے تھے۔

اپیس باؤل کو سپریم کمانڈر کے حکم پر ریڈ وولف نے ہی پاکیشیا بھیجا تھا جو مشن میں کامیابی کے بعد واپس آ گیا تھا۔ عمران، صفدر اور جولیا کو اپیس باؤل سے اپیس اسٹیشن میں منتقل کر دیا گیا تھا جبکہ اپیس باؤل اب اپیس اسٹیشن کے گرد گردش کر رہا تھا۔

اس وقت ریڈ وولف کنٹرول روم میں بیٹھا مشن کی کامیابی پر شادماں نظر آ رہا تھا۔ کنٹرول روم میں اس کی کرسی دوسری کرسیوں کی نسبت تین فٹ بلند تھی۔ اس کی کرسی کے بازوؤں میں کئی بٹن نصب تھے۔ اس کے آگے ایک میز پر کنٹرول پینل اور سامنے دیوار پر سکرین نصب تھی۔ ریڈ وولف کی کرسی کے دائیں بائیں گرین یونیفارم والے افراد بیٹھے تھے جن کے سامنے مختلف قسم کے کمپیوٹرائزڈ آلات اور مشینیں نصب تھیں۔ یہ آپریٹر اپیس اسٹیشن کے نظام کو کنٹرول کرنے پر مامور تھے۔

کنٹرول روم میں آنے جانے کے لئے دائیں جانب چھوٹی سی راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو خود کار سسٹم سے کھلتا اور بند ہوتا تھا۔ اس دروازے سے باہر اسپیس اسٹیشن کے دوسرے شعبوں کے کمرے تھے۔

دفعتاً ریڈ وولف کے سامنے سکرین روشن ہو گئی اور اس پر نیلے رنگ کی چمکدار لکیریں سکرین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیلتی چلی گئیں۔ پھر ان لکیروں پر سفید نقطے نمودار ہو کر سکرین کے وسط میں جمع ہو کر ایک انسانی چہرے میں تبدیل ہو گئے۔ یہ چہرہ اس کے ماتحت کارل کا تھا۔ ریڈ وولف نے کرسی کے بازو پر نصب ایک بٹن پر پریس کر دیا۔ پھر اپنے ہیڈ فون سے منسلک مائیک کو منہ کے سامنے کر لیا۔

”لیس کارل“..... ریڈ وولف نے سکرین پر نظر آنے والے ادھیڑ عمر آدمی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”چیف۔ عمران اور اس کے دونوں ساتھیوں کو لاک اپ میں بند کر دیا ہے“..... سکرین پر موجود چہرے کے ہونٹ ہلکتے ہوئے دکھائی دیئے اور اس کی آواز ریڈ وولف کے ہیڈ فون پر سنائی دی جس کا نام کارل تھا۔

”ان تینوں کے جسموں کو اسکینر کے ذریعے چیک کرو۔ ہو سکتا ہے ان کے پاس کوئی ڈیجیٹل آلہ یا منی ٹرانسمیٹر ہو۔ ان کی مکمل اسکیننگ کر کے مجھے رپورٹ دو۔ باقی ہدایات میں بعد میں دوں

“..... ریڈ وولف نے سخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی کرسی کے بازو پر نصب بٹن پر پریس کر دیا تو سکرین سے کارل کا چہرہ یکدم نایاب ہو گیا اور سکرین پر ایک اور منظر ابھر آیا۔ اس میں خلاء میں موجود اسپیس اسٹیشن اور اس کے گرد گردش کرتا ہوا اسپیس باؤل دکھائی دے رہا تھا۔ ریڈ وولف نے کرسی کے داہنے بازو پر نصب ایک بٹن پر پریس کر دیا۔ دوسرے ہی لمحے سکرین پر سرخ رنگ کا ایک انسانی خاکہ نمودار ہوا جس کے گرد ایک سفید دائرہ حرکت کر رہا تھا۔ دائرہ گھومتے ہوئے اس انسانی خاکے پر آیا اور خاکہ واضح تصویر میں تبدیل ہو گیا۔ وہ تصویر اسپیس باؤل کے انچارج جون کی تھی۔

”ہیلو جون۔ کم آن دی لائن“..... ریڈ وولف نے جون کو مخاطب کرتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

”لیس چیف۔ حکم فرمائیے“..... سکرین پر موجود جون کی مؤدبانہ آواز ہیڈ فون پر سنائی دی۔

”کیا اسپیس باؤل میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی اسکیننگ کی گئی تھی“..... ریڈ وولف نے پوچھا۔

”نوسر۔ البتہ جامہ تلاشی لی گئی تھی اور ان کے لباسوں میں موجود ہر چیز نکال کر ضائع کر دی گئی تھی“..... جون نے جواب دیا۔

”ہو سکتا ہے ان کے جسموں میں کوئی حساس ڈیجیٹل آلہ نصب

ہو“..... ریڈ وولف نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”چیف۔ اس بات کا کوئی امکان نظر نہیں آتا کیونکہ ان لوگوں کو اپنے اغوا کا پہلے سے کوئی علم نہ تھا۔ وہ تینوں تو کھانا کھانے کے لئے ریٹورنٹ میں گئے تھے“..... جون نے جواب دیا۔

”آل رائٹ۔ پاکیشیا اسپاٹ کے متعلق کیا رپورٹ ہے“۔ ریڈ وولف نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

”سپریم کمانڈر کے حکم پر وہاں کے کنٹرول روم کی فریکوئنسی چینج کر دی گئی ہے تاکہ اسپیس باؤل کا اس سے رابطہ قائم نہ ہو سکے کیونکہ اس پر اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کا قبضہ ہے اور وہ اس کنٹرول روم سے ہمیں مانیٹر کر سکتے ہیں“..... جون نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کنٹرول روم کو تباہ کر دیا جاتا تو زیادہ بہتر تھا تاکہ ہمارے آلات پاکیشیائی سائنس دانوں کے سامنے ہی نہ آ سکتے۔ ہو سکا ہے وہاں کے سائنس دان اس کنٹرول روم سے اسپیس اسٹیشن کو چیک کر لیں“..... ریڈ وولف نے اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

”اس وقت ہمارا کوئی آدمی پاکیشیا میں موجود نہیں ہے چیف ورنہ یہی کیا جاتا“..... جون نے جواب دیا۔

”اوکے۔ میں سپریم کمانڈر سے درخواست کروں گا کہ بلگاریہ یا کافرستان سے کسی ممبر کو پاکیشیا بھیج کر وہاں سے کنٹرول روم کو تباہ کرا دیا جائے“..... ریڈ وولف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے ایک بٹن پریس کر دیا جس کے نتیجے میں سکرین سے جون کی تصویر غائب ہو گئی۔ اس کے چند لمحوں بعد پہلے کی طرح سکرین پر کمپیوٹرائزڈ پریس کے ذریعے ریڈ وولف کے ماتحت کارل کی تصویر نمودار ہو گئی اور ریڈ وولف نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

”لیس کارل۔ کیا رپورٹ ہے“..... ریڈ وولف نے کارل کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

”چیف۔ عمران، صفدر اور جولیا کی مکمل اسکیٹنگ کر لی گئی ہے۔ ہیڈ فون پر کارل کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”رزلٹ بتاؤ کارل“..... ریڈ وولف نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سوری چیف۔ ان کے جسموں میں کوئی ڈیجیٹل یا نان ڈیجیٹل آلہ یا پرزہ موجود نہیں ہے“..... کارل نے گھبرا کر کہا۔

”اوکے۔ ان تینوں کی معذوری ختم کر کے انہیں میرے پاس بھجوا دو“..... ریڈ وولف نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے سکرین سے کارل کی تصویر غائب ہو گئی اور پھر اس نے کنٹرول پینل کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ سکرین پر مختلف رنگوں کی لکیروں کا جال سا نمودار ہوا اور سکرین کے مرکز میں ایک اور انسانی چہرہ نمودار ہو گیا۔

”ہیلو ٹونی۔ میرے لئے ایک پیگ بھجوا دو“..... ریڈ وولف نے اس چہرے کو مخاطب کرتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

”رائٹ سر۔ اور کوئی حکم“..... سکرین پر نظر آنے والے شخص
 ٹونی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
 ”تین افراد کے لئے چائے بھی بھیج دینا“..... ریڈ وولف نے
 مزید ہدایات دیں اور بٹن پریس کر دیا تو سکرین سے ٹونی کی تصویر
 غائب ہو گئی۔

عمران، صفدر اور جولیا کو ہوش آ گیا تھا اور وہ حیرت سے اس
 کمرے کو دیکھ رہے تھے جس میں ان کے سوا کوئی نہ تھا۔ اسپیس
 اسٹیشن کے قریب پہنچنے پر اسپیس باؤل کے انچارج جون کے حکم پر
 انہیں پہلے کی طرح بے ہوش کر دیا گیا تھا اور انہیں اس کمرے میں
 ہوش آیا تھا جو آٹھ فٹ سے زیادہ کشادہ نہ تھا اور اس کمرے کی
 چھت فرش سے اتنی ہی بلند تھی۔ کمرہ کسی خاص قسم کی دھات سے
 بنایا گیا تھا اور اس کی چھت میں کئی قسم کے آلات نصب تھے لیکن
 اس کمرے میں کوئی دروازہ نہ تھا۔

یوں لگتا تھا جیسے عمران اور اس کے ساتھی کسی ڈبے میں بند
 ہوں۔ دفعتاً جولیا کو اپنی ناک میں سرسراہٹ سی محسوس ہوئی اور اس
 نے بے اختیار ناک کھجانے کے لئے ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تو
 ہاتھ اٹھ گیا۔ دوسرے ہی لمحے جولیا کو محسوس ہوا کہ اس کے ہاتھ

عمران نے چپکتے ہوئے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔
 ”یکومت۔ سنجیدہ ہو جاؤ“..... جولیا نے عمران کو ڈانٹتے ہوئے
 کہا تو عمران یکدم سنجیدہ ہو گیا اور جولیا کی طرف دیکھنے لگا۔

”دیکھو۔ یہاں سے واپس جانے اور زیرو لینڈ کی مخالفت میں
 ایک لفظ بھی منہ سے مت نکالو۔ یقینی طور پر کہیں ہمیں دیکھا اور
 ہماری آواز سنی جا رہی ہے۔ زیرو لینڈ سے وفاداری اور وہاں جانے
 کی خواہش ظاہر کرو تا کہ سننے والوں کو ہماری طرف سے کوئی اندیشہ
 نہ رہے اور ہماری طرف سے انہیں کسی قسم کی مزاحمت کا خطرہ محسوس
 نہ ہو سکے۔ کوئی ضروری بات کرنی ہو تو آئی کوڈ میں کرو۔ یہاں
 سے نکلنے اور واپس جانے کا ایک ہی حل ہے کہ ان لوگوں کا زیادہ
 سے زیادہ اعتماد حاصل کیا جائے۔ میں کوشش کروں گا کہ ہمیں یہاں
 سے زیرو لینڈ ٹرانسفر نہ کیا جاسکے“..... عمران نے آئی کوڈ میں جولیا
 کو مسلسل سمجھاتے ہوئے کہا تو اس نے یوں سر ہلا دیا جیسے وہ عمران
 کی باتوں سے متفق ہو۔ پھر عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے
 آئی کوڈ میں اسے بھی تاکید کی کہ وہ خود کو زیرو لینڈ کا وفادار ظاہر
 کرے اور آپس میں بات چیت کے لئے آئی کوڈ استعمال کیا جائے
 تو صفدر عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا۔

”بہتر۔ لیکن کیا آپ چیف سے رابطہ قائم نہیں کریں گے۔“
 صفدر نے سر ہلاتے ہوئے آئی کوڈ میں پوچھا۔

”نہیں۔ فی الحال اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ایکسٹو خلاء میں

پاؤں حرکت کر سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ اٹھ بیٹھی۔ جولیا کو اٹھتے دیکھ کر
 عمران اور صفدر چونکے اور انہوں نے بھی حرکت کرنے کی کوشش کی
 تو کامیاب رہے۔ گویا ان کی جسمانی معذوری دور ہو چکی تھی اور
 ان کے ہاتھ پاؤں حرکت کر سکتے تھے۔ عمران نے اطمینان کا گہرا
 سانس لیا اور اٹھ بیٹھا۔

”شکر ہے۔ ہم حرکت کرنے کے قابل تو ہوئے“..... صفدر نے
 اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ لیکن حرکت میں برکت نہیں ہو سکتی“..... عمران نے سر
 ہلاتے ہوئے کہا تو جولیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

”کیا مطلب“..... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
 ”حرکت کرنے کے باوجود ہم اس کمرے سے باہر نہیں نکل

سکتے۔ خلائی جہازوں میں ہر چیز کمپیوٹر انرژ ہوتی ہے اور اسے کنٹرول
 روم سے آپریٹ کیا جاتا ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ تو ہمیں بھی معلوم ہے۔ لیکن اب کیا ہو گا“..... جولیا نے
 جلدی سے کہا۔

”وہی جو میں اسپیس باؤل میں کہہ چکا ہوں۔ البتہ ہنی مون ہم
 چاند پر منائیں گے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مطلب کی بات کرو۔ ہم زیرو لینڈ کے قیدی ہیں“..... جولیا
 نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

”قیدیوں کو بھی یہاں شادی کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔“

”نہیں بے وقوف آدمی۔ یہ خلائی لباس ہے۔ باہر آؤ“..... ٹیلر نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ جولیا اور صفدر بھی اٹھے اور کمرے سے باہر نکل آئے۔ ٹیلر نے ریموٹ کا رخ دیوار کی طرف کر کے ایک بٹن پر پریس کیا تو دروازہ غائب ہو گیا اور دیوار اس طرح برابر ہو گئی جیسے پہلے تھی۔ اب وہ ایک راہداری میں موجود تھے۔ راہداری کی سپاٹ دیواروں میں کوئی دروازہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ یقیناً وہاں کمرے تھے لیکن اس کمرے کی طرح ان کے دروازے بھی پوشیدہ تھے۔ راہداری کے دونوں سروں پر بھی دائیں بائیں مزید راہداریاں تھیں۔ ٹیلر کے اشارے پر وہ بائیں جانب چل دیئے۔ ٹیلر ہاتھ میں ریموٹ لئے ان سے دو قدم پیچھے چل رہا تھا۔ کچھ دور آ کر راہداری بائیں جانب مڑ گئی۔ یہ چھوٹی راہداری تھی۔ اس کے اختتام پر پہنچ کر وہ رکے تو ٹیلر نے ریموٹ کا رخ دیوار کی طرف کر کے ایک بٹن پر پریس کر دیا۔ دوسرے ہی لمحے اس دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہو گیا اور وہ تینوں اس میں داخل ہو گئے۔ ٹیلر اندر آیا اور دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ اب وہ ایک ہال نما وسیع کمرے میں تھے جس میں تین دیواروں پر سکرینیں نصب تھیں اور ان کے سامنے کرسیوں پر سبز رنگ کے خلائی لباس پہنے آپریٹرز بیٹھے تھے جن کے آگے میزوں پر کنٹرول پینل موجود تھے۔

یہ کنٹرول روم تھا۔ ایک سکرین کے سامنے بلند کرسی پر سرخ لباس پہنے ایک قوی الجھہ اکیمریمین شخص بیٹھا تھا۔ اس کی میز

ہماری مدد نہیں کر سکتا۔ ہمیں جو کچھ بھی کرنا ہے خود ہی کرنا ہو گا۔ خلا میں زیرو لینڈ کو تمام سپر پاورز ممالک پر برتری حاصل ہے کیونکہ سائنسی ترقی میں زیرو لینڈ پوری دنیا سے سو برس سے زیادہ ترقی یافتہ ہے اور اگر ایکسٹو ہم تک پہنچنے کے لئے پاکیشیائی سائنس دانوں سے کوئی آپسی شپ تیار کرانے کی کوشش کرے گا تو اس میں دو تین ماہ کا عرصہ لگ جائے گا جبکہ میں یہاں چند دن سے زیادہ سے نہیں رہنا چاہتا“..... عمران نے آئی کوڈ میں جواب دیئے ہوئے کہا اور ٹھیک اسی لمحے کسی قسم کی آواز کے بغیر بائیں جانب کی دیوار کا ایک چوکور ٹکڑا اپنی جگہ سے سرک کر دیوار کے اندر سما گیا تو ان تینوں نے بیک وقت اس طرف دیکھا۔ اس دروازہ نما خلا کے باہر ایک شخص سلور کلر کا خلائی لباس پہنے کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ریموٹ کنٹرول نما آلہ تھا۔ شکل سے وہ اکیمریمین لگتا تھا۔

”مسٹر عمران۔ تم تینوں باہر آ جاؤ“..... اس آدمی نے سخت لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیوں۔ ہم اس ڈربے میں بہت سکون محسوس کر رہے ہیں سلور مین“..... عمران نے کہا۔

”میرا نام سلور مین نہیں ٹیلر ہے اور تمہیں اسٹیشن انچارج نے طلب کیا ہے“..... اکیمریمین نے جلدی سے کہا۔

”اچھا۔ تو تم ٹیلر ہو۔ بڑا خوبصورت لباس سیا ہے تم نے اپنا“۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے تعریفی لہجے میں کہا۔

دوسرے آپریٹرز سے الگ تھی۔ اس کے عقب میں چار سٹول نما کرسیاں رکھی تھیں جن کے درمیان ایک چھوٹی سی گول میز پر ایک پلیٹ میں شفاف پلاسٹک کے چھوٹے چھوٹے کپ رکھے تھے اور ان میں چائے تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی سمجھ گئے کہ سرخ لباس والا شخص ہی اسپیس اسٹیشن کا انچارج ہے۔ ٹیلر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ سے کرسیوں کی طرف اشارہ کیا اور وہ آگے بڑھنے لگے۔ وہ تینوں کرسیوں کے پاس پہنچ کر رک گئے جبکہ ٹیلر دروازے کے پاس ہی رک گیا تھا۔

”ہیلو مسٹر علی عمران۔ بیٹھو“..... دفعتاً سرخ لباس والے اسٹیشن انچارج نے کرسی پر گھوم کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”یس مسٹر ریڈ کاؤ“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ریڈ کاؤ نہیں مسٹر عمران۔ مجھے ریڈ وولف کہتے ہیں اور میں اسپیس اسٹیشن کا انچارج ہوں“..... اس شخص نے تیزی سے کہا۔

”اچھا۔ یہ اسپیس اسٹیشن ہے۔ میں تو اسے ریلوے اسٹیشن سمجھ رہا تھا“..... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ریڈ وولف بے اختیار مسکرا دیا جبکہ دوسرے آپریٹرز بھی مسکرا رہے تھے۔

”بہت خوب۔ واقعی تم جی دار اور بذلہ سخ آدمی ہو۔ بیٹھو“۔ ریڈ وولف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم نے چائے کی خواہ مخواہ زحمت کی۔ کیا چائے کے انجکشن

نہیں تھے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چائے کا کپ اٹھا لیا۔

”نہیں۔ اسپیس اسٹیشن میں انجکشن استعمال نہیں کئے جاتے۔ یہاں باقاعدہ کھانا پکانا کے لئے کچن موجود ہے اور ہر چیز تازہ تیار کی جاتی ہے“..... ریڈ وولف نے جواب دیا۔ صفر اور جولیا نے بھی چائے کے کپ اٹھا لئے تھے۔

”اوہ۔ پھر تو واش روم بھی ہو گا یہاں“..... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

”بالکل۔ تم مجھے بتاؤ۔ کیا تم واقعی زیرو لینڈ کے وفادار بننا چاہتے ہو“..... ریڈ وولف نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

”کیا تمہیں شک ہے۔ اگر تمہیں یقین نہیں ہے تو بے شک مجھے اسٹیشن سے باہر پھینک دو“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ تمہیں ختم کرنا مقصود ہوتا تو یہاں لانے کی کیا ضرورت تھی۔ وہیں پاکیشیا میں ہی تمہیں ختم کر دیا جاتا“..... ریڈ وولف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ صفر اور جولیا خاموشی سے چائے پی رہے تھے۔

”تو پھر تمہیں یقین ہونا چاہئے کہ میں تم سے زیادہ زیرو لینڈ کا وفادار ہوں۔ میری بچپن سے آرزو تھی کہ زیرو لینڈ جاؤں، وہاں تعلیم حاصل کروں اور شادی کر کے زیرو لینڈ کے وفاداروں کی

تعداد میں اضافہ کروں“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ تم وفاداروں کی تعداد میں کیسے اضافہ کر سکتے ہو“۔ ریڈ وولف نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”اس طرح جیسے دنیا کی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جب زیرو لینڈ میں میرے دو درجن بچے اور آٹھ درجن پوتے پیدا ہوں گے تو کیا زیرو لینڈ کے وفاداروں کی تعداد نہیں بڑھے گی“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بہت خوب۔ میں نے اسپیس شپ میں جون کے ساتھ ہونے والی تمہاری بات چیت سنی ہے جس میں تم نے زیرو لینڈ اور سپریم کمانڈر سے وفاداری کا اظہار کیا ہے۔ سپریم کمانڈر کا مقصد بھی یہی ہے کہ زیرو لینڈ کو تمہاری صلاحیتوں سے فائدہ پہنچے۔ تمہاری باتیں سپریم کمانڈر کو بھی سنا دی گئی ہیں اور اس نے حکم دیا ہے کہ تمہاری وفاداری کا امتحان لیا جائے“..... ریڈ وولف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”کک۔ کیا۔ امتحان“..... عمران نے یکدم گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ مگر تم کیوں ڈر گئے“..... ریڈ وولف نے چوکتے ہوئے پوچھا۔

”دراصل میں میٹرک کے امتحان میں فیل ہو گیا تھا۔ پتہ نہیں اب کامیاب ہو سکوں گا یا نہیں“..... عمران نے پریشان لہجے میں

کہا۔

”بے فکر رہو۔ تمہیں امتحانی پرچہ حل نہیں کرنا پڑے گا“..... ریڈ وولف نے بے ساختہ مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم مجھے ایسے ہی پاس کر دینا۔ بے شک ہزار میں سے دو نمبر کم بھی دو گے تو میں قبول کر لوں گا“..... عمران نے سر ہلاتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا تم بے وقوف ہو“..... ریڈ وولف نے یکدم سخت لہجے میں کہا۔

”بے وقوف ہوتا تو تمہارا سپریم کمانڈر مجھے طلب نہ کرتا۔ اب تم خود اندازہ لگا لو کہ بے وقوف میں ہوں یا مجھے طلب کرنے والا سپریم کمانڈر“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ریڈ وولف کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

”شٹ اپ۔ سپریم کمانڈر کے خلاف میں ایک لفظ بھی برداشت نہیں کروں گا۔ تمہیں زندہ سلامت زیرو لینڈ پہنچانے کا حکم نہ ہوتا تو میں ابھی تمہاری زبان کاٹ ڈالتا“..... ریڈ وولف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سوری۔ تم غلط سمجھ رہے ہو ریڈ وولف۔ میں نے سپریم کمانڈر کے خلاف کچھ نہیں کہا۔ میں جو کچھ کہوں گا سپریم کمانڈر کے منہ پر کہوں گا۔ میرے نزدیک تمہاری حیثیت ایک عام درکر کی سی ہے“..... عمران نے نرم لہجے میں کہا تو ریڈ وولف کچھ نہ بولا اور

خاموشی سے عمران کو گھورتا رہا۔

”ارے ہاں۔ کیا تم چائے نہیں پیو گے؟“..... عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد یکدم چوہکتے ہوئے ریڈ وولف سے کہا۔
 ”تھینک یو۔ میں نے ابھی وہسکی کا پیگ لیا ہے“..... ریڈ وولف نے ناگوار لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یہ سراسر بے ایمانی اور ناانصافی ہے مسٹر وولف۔“ عمران نے یکدم اچھلتے ہوئے کہا۔

”کون سی ناانصافی؟“..... ریڈ وولف نے حیرت سے عمران کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

”کیا یہ ناانصافی نہیں ہے کہ تم بھی زیرو لینڈ کے وفادار ہو اور میں بھی۔ لیکن تم وہسکی کا لطف لیتے ہو اور مجھے چائے پر ٹخا رہے ہو۔ کیوں۔ مجھے لگتا ہے تم حسد میں مبتلا ہو اور تمہیں اندیشہ ہے کہ کہیں سپریم کمانڈر تمہیں یہاں سے ہٹا کر مجھے اسپیس اسٹیشن کا انچارج نہ بنا دے؟“..... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا تو ریڈ وولف ہنسنے لگا۔ کنٹرول روم میں موجود اس کے ساتھی عمران کی باتوں پر مسکرا رہے تھے۔

”نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اصل میں مجھے تمہارے بارے میں جو معلومات فراہم کی گئی ہیں اس میں تمہاری پسند، ناپسند کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے کہ تم شراب اور عورت سے دور بھاگتے ہو ورنہ میں تمہارے لئے وہسکی منگوا لیتا“..... ریڈ وولف

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ تم سے کس گدھے نے کہا ہے کہ میں عورت سے دور بھاگتا ہوں یا عورت کو پسند نہیں کرتا۔ دیکھو۔ جولیا میرے ساتھ ہے اور میرے قریب بیٹھی ہے۔ کیا میں اس سے دور بھاگا ہوں؟“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مجھے تمہارے چچا ماسٹر سنگ ہی سے پتہ چلا تھا“..... ریڈ وولف نے کہا تو عمران زور زور سے ہنسنے لگا۔

”اوہ۔ چچا سنگ ہی۔ وہ ہے کہاں۔ کہیں میرے ڈر سے بھاگ تو نہیں گیا؟“..... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”وہ یہاں نہیں زیرو لینڈ میں ہے۔ ہو سکتا ہے زیرو لینڈ میں تمہاری اس سے ملاقات ہو جائے۔ تقریباً بھی زیرو لینڈ میں ہی ہے“..... ریڈ وولف نے عمران کی طرف دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”آہ تقریباً۔ اس بے وفا محبوبہ کا نام لے کر تم نے میرے زخموں کو ہرا کر دیا ہے۔ اس کی خاطر تو میں اتنا طویل سفر کر کے یہاں آیا ہوں“..... عمران نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو جولیا منہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔

”تو کیا تمہیں تقریباً سے محبت ہے؟“..... ریڈ وولف نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

”محبت تو بہت چھوٹا لفظ ہے ریڈ وولف۔ عشق کہو عشق اور عشق

بھی ایسا کہ جی چاہتا ہے کہ اس کے جسم سے اس کی روح نکال کر اپنے دل میں چمپا لوں“..... عمران نے جذباتی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے“..... ریڈ وولف نے حیرت سے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

”ممکن کیوں نہیں ہے۔ اگر میں تمہارے جسم کے ٹکڑے کر ڈالوں اور بھوکے کتوں کو کھلا دوں تو تمہارے روح تو زندہ رہے گی نا۔ چنانچہ میں بھی تھریسا کی روح اس کے جسم سے نکال سکتا ہوں“..... عمران نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تھریسا کو بھی تم سے محبت ہے“..... ریڈ وولف نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ اس لئے تو میں اسے بے وفا کہتا ہوں کہ وہ میری بجائے میرے باورچی سے محبت کرتی ہے تاکہ سلیمان اس کے لئے اچھے اچھے کھانے بھی پکائے اور بچوں کو بھی سنبھالے۔ لیکن میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گا اور تم بھی یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا مسٹر وولف کہ سلیمان میرا ملازم ہے اور میرا ہی رہے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت سلیمان کو مجھ سے جدا نہیں کر سکتی۔ کیا سمجھے“..... عمران نے غضبناک لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا تو تمام آپریٹر حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگے لیکن ریڈ وولف کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات پھیل گئے۔

”کیا تم مجھے دھمکی دے رہے ہو“..... ریڈ وولف نے غراتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

”نہیں۔ میں تو اپنے جذبات کا اظہار کر رہا ہوں۔ تمہیں اپنا ہمدرد اور غمگسار سمجھ کر“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پتہ نہیں تم کس ٹائپ کے آدمی ہو۔ یکدم رنگ بدل لیتے ہو“..... ریڈ وولف نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیا کروں۔ دراصل پہلی مرتبہ آزاد خلاء میں آیا ہوں۔ مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی کہ خلاء میں آ کر کہیں میری جنس تو نہیں بدل گئی۔ صفر ذرا دیکھنا، میرے سر پر کہیں سینک یا کمر پر دم تو نہیں نکل آئی“..... عمران نے بے چارگی کے انداز میں کہا۔

”نہیں۔ آپ پہلے جیسے ہی ہیں“..... صفر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ریڈ وولف، صفر اور جولیا کی طرف دیکھنے لگا۔

”مسٹر صفر اور مس جولیا۔ کیا تم لوگ بھی زیرو لینڈ کے وفادار بنا چاہتے ہو“..... ریڈ وولف نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”نہیں مسٹر وولف۔ ہم عمران صاحب کے ساتھ آئے ہیں اور ان کے ساتھ ہی زیرو لینڈ میں رہنا چاہتے ہیں۔ ہمیں کب زیرو لینڈ بھیجا جائے گا“..... صفر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

”گڈ۔ ابھی تم دونوں یہاں رہو گے۔ یہاں تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ زیرو لینڈ کی طرف روانہ کرنے سے پہلے تمہاری

عمران، صفدر اور جولیا کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔
 ”مسٹر وولف۔ یہ تو تم نے بتایا ہی نہیں کہ ہماری آزمائش کیسے
 کی جائے گی“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

”اس کے بارے میں تمہیں چند منٹ بعد بتا دیا جائے گا۔ اور
 سنو۔ تم نے ٹیلر سے پہلے بھی فضول گفتگو کی ہے۔ آئندہ کسی گاڑی
 سے سوالات مت کرنا۔ کچھ پوچھنا ہو تو مجھ سے بات کرنا“..... ریڈ
 وولف نے تاکید کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ گاڑی ہے۔ میں سمجھا تھا ٹیلر ہے اور خلائی سوٹ بیٹا
 ہے“..... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اس کا نام ٹیلر ہے۔ تھوڑی دیر بعد تم تینوں کو بھی خلائی
 سوٹ دے دیئے جائیں گے“..... ریڈ وولف نے کہا اور سکرین کی
 طرف دیکھنے لگا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ ان سے مزید بات نہیں
 کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ عمران، صفدر اور جولیا کے ساتھ دروازے کی
 طرف بڑھا۔

”ٹھہرو مسٹر عمران“..... اچانک انہیں ریڈ وولف کی آواز سنائی
 دی تو وہ تینوں رک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”تم آدمی ہو یا وولف۔ کبھی جانے کا حکم دیجے ہو اور کبھی
 ریلے گاڑی کی طرح رکنے کی سیٹی بجاتے ہو“..... عمران نے برا سا
 منہ بناتے ہوئے کہا۔

”شٹ اپ۔ میں تمہیں وارننگ دینا چاہتا ہوں کہ یہاں سے

وفاداری کا امتحان لیا جائے گا“..... ریڈ وولف نے مسکراتے ہوئے
 کہا۔

”دیکھو۔ امتحان میں میری نقل مت کرنا“..... عمران نے صفدر
 کی طرف دیکھ کر شوخ لہجے میں کہا تو آپریٹرز ہنس پڑے۔

”ٹیلر۔ فی الحال تم انہیں واپس لاک اپ میں لے جاؤ
 میں سپریم کمانڈر سے بات کر کے ہدایات لیتا ہوں۔ پھر ان کی
 آزمائش کا مرحلہ شروع ہو گا“..... ریڈ وولف نے دروازے کے
 پاس کھڑے ٹیلر کی طرف دیکھ کر سخت لہجے میں کہا۔

”سپریم کمانڈر سے ہدایات لینے کی کیا ضرورت ہے مسٹر
 وولف۔ مجھ سے لے لو۔ میرے پاس مکمل اور جدید ہدایت نامہ
 خاوند ہے“..... عمران نے جلدی سے کہا۔

”فضول باتیں مت کرو۔ زیرو لینڈ میں وقت ضائع کرنا بھی
 جرم سمجھا جاتا ہے اور ہر شخص اوقات کی پابندی کرتا ہے۔ تم نے
 دیکھا ہے کہ اس کمرے میں موجود میرے ساتھی خاموشی سے اپنے
 کام میں مصروف ہیں اور کسی نے ہماری گفتگو میں شریک ہونے
 کے لئے ایک لفظ تک نہیں بولا“..... ریڈ وولف نے عمران کو
 گھورتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ میں سمجھ رہا تھا کہ سب آپریٹرز گونے
 ہیں“..... عمران نے سر ہلاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 ”اب تم لوگ جاؤ“..... ریڈ وولف نے سخت لہجے میں کہا تو

فرار ہو کر تم زمین پر نہیں جا سکتے۔ اسپس اسٹیشن سے باہر نکلنے ہی تم لوگ مر جاؤ گے اور تمہاری لاشیں خلاء میں ہی تیرتی رہیں گی..... ریڈ وولف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔
 ”یہ تو مجھے بھی معلوم ہے۔ اطلاع دینے کا شکریہ“..... عمران نے ناگوار لہجے میں کہا۔

”میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ ہو سکتا ہے کسی وقت تم لوگوں کے دل میں یہاں سے فرار ہونے کا خیال آئے اور تم کسی گارڈ کو گرفت میں لینے کی کوشش کرو۔ گارڈز کے پاس مخصوص قسم کے ہتھیار ہیں اور وہ تمہیں فوراً ہلاک کر دیں گے“..... ریڈ وولف نے عمران کو گھورتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو عمران نے سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دی اور دوبارہ دروازے کی طرف قدم اٹھانے لگا۔

ٹیلر نے ریموٹ کا رخ لاک اپ کی دیوار کی طرف کر کے ایک بٹن پر پریس کیا تو کسی قسم کی آواز کے بغیر دیوار میں دروازہ بن گیا اور پھر ٹیلر کے اشارے پر عمران، صفدر اور جولیا لاک اپ میں داخل ہوئے تو ٹیلر نے ریموٹ سے ہی دروازہ بند کر دیا۔ وہ تینوں کمرے کے وسط میں بیٹھ گئے۔ صفدر اور جولیا پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ عمران بظاہر لاپرواہی ظاہر کر رہا تھا لیکن ذہنی طور پر وہ بھی تشویش میں مبتلا تھا۔ وہ سر جھکائے فرش کو گھور رہا تھا۔

”عمران صاحب۔ ریڈ وولف ہماری وقاداری کا کیسے امتحان لے گا“..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”سر کے بل کھڑے کر کے ساڑھے انیس کا پہاڑہ سنے گا۔ کیا نہیں پہاڑے یاد ہیں“..... عمران نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تو

صنوبر بے اختیار مسکرا دیا لیکن جولیا کے چہرے پر غصے کے تاثرات پھیل گئے۔

”کبھی تو انسانوں کی طرح جواب دے دیا کرو۔ نانسس۔“
جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”جب میں آدمی ہوں تو آدمیوں کی طرح ہی جواب دوں گا۔ انسان بنوں گا تو پھر انسانوں کی طرح بات کروں گا“..... عمران نے منہ بتاتے ہوئے کہا اور صنوبر کی طرف دیکھنے لگا جو مسکرا رہا تھا۔

”برخوردار۔ ریڈ ولف نے تمہارے سامنے ہی تو بتایا تھا کہ وہ سپریم کمانڈر سے بات کرنے کے بعد ہمیں آزمائش کا طریقہ کار بتائے گا۔ پھر تم کیوں بے چین ہو۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ابھی ہمیں دو تین دن یہاں گزارنے ہیں“..... عمران نے آئی کوڈ میں صنوبر سے کہا۔

”بہتر۔ کیا ہمیں یہاں آزاد نہیں چھوڑا جائے گا“..... صنوبر نے بھی آئی کوڈ میں پوچھا۔

”جب تک ان لوگوں کو ہم پر مکمل اعتماد نہیں ہو جائے گا اس وقت تک ہماری حیثیت قیدیوں کی سی رہے گی اور میں اس لئے خواہ کو زیرو لینڈ کا وفادار ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ جہاں تک میرا خیال ہے ہمارا برین چیک کیا جائے گا۔ اس موقع پر چھپیں! ذہن صاف رکھنا ہو گا“..... عمران نے جواب دیا۔

”ذہن صاف رکھنے سے آپ کا کیا مطلب“..... صنوبر نے چوکتے ہوئے پوچھا۔

”جب ہمارا برین ٹیسٹ ہو تو اس وقت ہمارے ذہن میں زیرو لینڈ والوں کے بارے میں کوئی حقیقی خیال نہیں ہوتا چاہئے بلکہ یہ سوچ ہونی چاہئے کہ ہم زیرو لینڈ کے وفاداروں میں شامل ہونے والے ہیں اور ہمیں زیرو لینڈ میں ایک پرمسرت اور خوشگوار زندگی گزارنے کا موقع ملنے والا ہے۔ ہم زیرو لینڈ کی ترقی میں بھرپور حصہ لیں گے اور زیرو لینڈ کے مفاد میں اپنی جان کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہیں کریں گے“..... عمران نے مسلسل آئی کوڈ میں ہدایت دیتے ہوئے کہا۔ جولیا خاموشی سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہی تھی۔

”بہتر۔ میں سمجھ گیا عمران صاحب“..... صنوبر نے سر ہلاتے ہوئے آئی کوڈ میں کہا۔

”بس۔ یہی کچھ جولیا کو بھی سمجھا دو۔ میں ذرا تمہارے چیف سے ذہنی رابطہ قائم کرنا چاہتا ہوں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سرک کر دیوار کے پاس آیا اور دیوار سے پشت لگا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ ٹیلی پیٹھی کے ذریعے بلیک زیرو سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ جلد ہی بلیک زیرو سے اس کا رابطہ قائم ہو گیا۔

”سناؤ۔ ہمارے بعد کیا واقعہ پیش آیا اور تم زیرو لینڈ کے

ایجنٹوں تک کیسے پہنچے..... عمران نے ذہنی خیالات کی ترسیل کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو تفصیل سے حالات بتائے لگا۔

”آپ لوگ کس پوزیشن میں ہیں۔ مائرس نے بتایا ہے کہ آپ کو زیرو لینڈ لے جایا جائے گا..... بلیک زیرو نے کہا۔“

”ہاں۔ ان کا یہی پروگرام ہے۔ لیکن وہ اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو سکیں گے..... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ زیرو لینڈ جائیں گے اور سپریم کمانڈر کے وفادار بنیں گے..... بلیک زیرو نے حیرت سے کہا۔

”نہیں۔ دراصل میں ان لوگوں کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تاکہ ہمیں کچھ آزادی حاصل ہو اور یہاں سے زمین پر جانے کی راہ ہموار ہو جائے۔ فی الحال ہماری حیثیت قیدیوں کی سی ہے اور ہم لاک اپ میں بند ہیں اور ہمیں کم از کم دو دن تک اسپیس اسٹیشن پر رکھا جائے گا اور ہماری وفاداری کی صداقت جاننے کے لئے ہمارا امتحان لیا جائے گا۔ اس کے بعد ہی ہمیں زیرو لینڈ منتقل کیا جائے گا..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے جواب دیا۔

”کیا سنگ ہی اور تھریسیا سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے۔“

بلیک زیرو کا سوال عمران کے ذہن میں ابھرا۔

”نہیں۔ وہ دونوں زیرو لینڈ میں ہیں۔ اور سنو۔ تم سرسلطان سے اس معاملے کا ذکر مت کرنا۔ وہ پریشان ہوں گے۔ ان کا فون آئے تو کہہ دینا کہ میں، صفدر اور جولیا کے ساتھ یورپ کی منچر جمیل میں مچھلیاں پکڑنے گیا ہوں..... عمران نے کہا۔

”منچر جمیل۔ وہ تو پاکیشیا میں ہے..... بلیک زیرو نے بے ساختہ کہا۔

”تو کیا ہوا۔ میں کون سا اس میں کاٹنا ڈالے بیٹھا ہوں۔ نیا گرا قال کا نام لے دینا یا تاج محل کی سیر کا بہانہ کر دینا۔ مقصد تو سرسلطان کو مطمئن کرنا ہے۔ اور ہاں۔ تم خود مجھ سے ذہنی رابطہ قائم کرنے کی کوشش مت کرنا کیونکہ یہاں ذہنوں میں جھانکنے کا انتظام ہے۔ ضرورت پڑی تو میں خود تم سے رابطہ کر لوں گا..... عمران نے مسکراتے ہوئے سوچا۔ صفدر اور جولیا خاموشی سے عمران کی طرف دیکھ رہے تھے جو آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا۔ اس کے لیوں پر مسکراہٹ دیکھ کر جولیا اور صفدر نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نگاہوں سے دیکھا۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران کسی خاص بات پر خوش ہو رہا ہے۔ چند منٹ بعد عمران نے آنکھیں کھولیں اور اپنی جگہ سے سرک کر ان کے قریب آ بیٹھا۔

”کیا چیف سے بات ہو گئی..... صفدر نے آئی کوڈ میں پوچھا۔

”ہاں۔ تم لوگوں کی خیریت پوچھ رہا تھا..... عمران نے بھی آئی کوڈ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم کس بات پر مسکرا رہے تھے“..... جولیا نے آئی کوڈ میں عمران کو مخاطب کر کے کہا۔

”چیف کی ہدایت پر۔ وہ کہہ رہا تھا کہ بچے کی سالگرہ ہم پاکیزہ میں منائیں تو وہ شاندار گفت دے گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے آئی کوڈ میں کہا تو صفدر بے اختیار مسکرانے لگا۔

”کون سے بچے کی“..... جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”وہی جو ہم یہاں پیدا کریں گے“..... عمران نے جواب دیا تو جولیا اسے غصے سے گھورنے لگی اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

”عمران صاحب پلیز۔ ایسی باتیں مت کریں“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے آئی کوڈ میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں دوسری باتیں سوچتا ہوں۔ اس لئے تم بلند آواز میں گپ شپ کرو۔ میں سوچتا ہوں کہ بچہ پیدا کرنا چاہئے یا اگانا چاہئے۔ ویسے ایک عدد خلائی بچہ سو زمنی بچوں سے زیادہ خوبصورت اور سائنٹیفک ہوتا ہے“..... عمران نے شوخ لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنسنے لگا۔ عمران نے اس مرتبہ آئی کوڈ کی بجائے براہ راست بات کی تھی۔

”سائنٹیفک سے آپ کی کیا مراد ہے“..... صفدر نے پوچھا۔

”زیر لینڈ جیسے سائنسی ملک میں جب بچے پیدا ہوں گے تو وہ پیدا کی سائنس دان ہوں گے اور ان کی پرورش سائنسی طریقوں سے ہوگی یعنی روبوٹ بچوں کو دودھ پلائیں گے، ان کی پیٹی تبدیل

کریں گے، انہیں چلنا پھرنا اور خلاء میں قلابازیاں لگانا سکھائیں گے۔ بچوں کے تمام کام روبوٹس ہی انجام دیں گے“..... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنسنے لگا اور نہ چاہنے کے باوجود بھی جولیا کے لیوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

”جب تمام کام روبوٹس ہی کریں گے تو بچوں کے ماں باپ کیا کوئی کام نہیں کریں گے“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیوں نہیں کریں گے۔ وہ مزید بچے پیدا کریں گے۔ کیا یہ کام نہیں ہے“..... عمران نے جلدی سے کہا۔

”بکواس کے سوا بھی کچھ آتا ہے تمہیں“..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ بچے پیدا کرنا آتا ہے۔ روبوٹ ایک منٹ سے پہلے بچہ تیار کر کے دے سکتا ہے لیکن میں سپریم کمانڈر کی اجازت کے بغیر یہاں کوئی کام نہیں کروں گا کیونکہ اب میرا کنٹرول سپریم کمانڈر کے ہاتھ میں ہے اور تم دونوں بھی اس کی مرضی کے پابند ہو۔ یہاں نہ تم اپنی مرضی سے جی سکتے ہو اور نہ مر سکتے ہو کیونکہ یہاں کفن و دفن کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ مرنے والے کو ایٹمی بمبھی میں پکھلا کر اس سے خلائی جہازوں کے پرزے بنا لئے جاتے ہیں“..... عمران نے چپکتے ہوئے کہا۔

”گوشت پوست سے پرزے۔ کیوں ہانک رہے ہیں عمران

صاحب“..... صفدر نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

”ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ مجھ پر یقین نہیں تو ریڈ وولف سے پوچھ لیتا۔ ویسے تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تم زیرو لینڈ کے سچے وفادار ہو اس لئے تمہاری لاش سے پرزے بنانے کی بجائے درخت اگائے جائیں گے یا پھر سینڈل کباب بنائے جائیں گے جو ناشتے میں چائے کے ساتھ کھائے جائیں گے“..... عمران نے بڑے وثوق بھرے لہجے میں کہا تو جولیا اسے غصے سے گھورنے لگی۔

”سینڈل کباب۔ یہ کس قسم کے کباب ہوتے ہیں“..... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

”بڑے مزیدار ہوتے ہیں۔ کھاؤ گے دو چار سینڈل“..... عمران نے پشٹارہ بھرتے ہوئے کہا۔

”لگتا ہے آپ کو بہت پسند ہیں۔ مس جولیا اور قمریسا کے علاوہ کس کس کے کھائے ہیں“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آہستہ بولو۔ قمریسا سن نہ لے۔ وہ بھی جولیا کے سینڈل کھا چکی ہے“..... عمران نے یکدم گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنسنے لگی۔ وہ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ اچانک لاک اپ کا دروازہ کھل گیا اور وہ تینوں اس طرف متوجہ ہو گئے۔ باہر ٹیلر کھڑا تھا۔

”تم لوگوں کو اسٹیشن کے انچارج نے طلب کیا ہے“..... ٹیلر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے ساٹ لہجے میں کہا۔

”کیا کھانا لگا دیا گیا ہے“..... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”کون سا کھانا“..... ٹیلر نے چوہکتے ہوئے کہا۔

”یہ تو مجھے بھی معلوم نہیں کیونکہ یہاں دن رات کا پتہ نہیں چل رہا۔ بہر حال بریک فاسٹ، لُچ یا پھر ڈنر۔ کوئی نہ کوئی کھانا تو ہو گا ہی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ جولیا اور صفدر نے بھی اس کی تقلید کی۔

”چیف نے تمہیں کھانے کے لئے نہیں بلایا“..... ٹیلر نے ناگوار لہجے میں کہا۔

”تو کیا ہمیں پھر چائے سے گزارہ کرنا پڑے گا“..... عمران نے برا سامنہ بناتے ہوئے پوچھا۔

”میں کچھ نہیں جانتا۔ جلدی چلو“..... ٹیلر نے اسے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

”زیادہ جلدی ہے تو تم جاؤ ہم خود آ جائیں گے“..... عمران نے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ جولیا اور صفدر بھی لاک اپ سے نکل آئے۔

”نہیں۔ تمہیں خود کہیں جانے کی اجازت نہیں ہے اور کبھی بھول کر بھی ایسی کوشش نہ کرنا“..... ٹیلر نے وارننگ دیتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ کیا ہم کہیں گم ہو جائیں گے یا راستہ بھٹک کر مرنے پر

جا پہنچیں گے“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 ”تم یہاں اجنبی ہو جبکہ یہاں سائنسی محافظ یعنی روبوٹس کو خلائی لباسوں والے افراد کی شناخت کرائی گئی ہے۔ خلائی لباس کے بغیر وہ کسی کو بھی دیکھتے ہیں تو اسے شعاعی ہتھیار سے جلا کر راکھ کر دیتے ہیں“..... ٹیلر نے کہا اور انہیں اس سمت میں چلنے کا اشارہ کیا جس طرف کنٹرول روم تھا۔

”اچھا۔ پھر وہ راکھ کو اپنے سر پر مل لیتے ہیں یا پھانک لیتے ہیں“..... عمران نے کنٹرول روم کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ مگر تم خاموش رہو“..... ٹیلر نے دھمکی بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہارے اسٹیشن ماسٹر نے تو مجھ پر خاموش رہنے کی پابندی عائد نہیں کی“..... عمران نے رکے بغیر کہا۔

”لیکن مجھے آرڈر ہے کہ تم فضول باتیں اور سوال و جواب کرو تو میں تمہیں بے ہوش کر دوں“..... ٹیلر نے سخت لہجے میں کہا۔

”تم مجھے کیسے بے ہوش کر سکتے ہو۔ تمہارے پاس تو کوئی ہتھیار نہیں ہے“..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”میرے ہاتھ میں موجود ایف سیون نہ صرف تمہیں بے ہوش کر سکتا ہے بلکہ تمہیں دوسری دنیا میں بھی پہنچا سکتا ہے“..... ٹیلر نے جواب دیا تو صفدر نے گردن گھما کر اس کے ہاتھ میں موجود

ریموٹ نما آلہ کی طرف دیکھا۔ یقیناً اسی آلے کا نام ایف سیون تھا۔

”اوہ۔ ایف سیون تو بہت بڑا لڑاکا طیارہ ہوتا ہے۔ تمہارے ہاتھ میں تو ریموٹ ہے“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 ”یہ بھی ایف سیون کی طرح جاہ کن ہے۔ اسی لئے اس کا نام ایف سیون ہے۔ ایک بٹن دبانے سے تمہارا وجود پکھل کر پانی بن جائے گا اور پھر بخارات بن کر غائب ہو جائے گا۔ اب تم بولو گے تو میں فائر کر دوں گا“..... ٹیلر نے غراتے ہوئے کہا تو عمران نے یوں چپ سادھ لی جیسے خوفزدہ ہو گیا ہو۔

”ریڈ وولف“..... ہیڈ فون پر سپریم کمانڈر کی غراتی ہوئی آواز
 نائی دی جس کا چہرہ نقاب میں پوشیدہ تھا اور نقاب کے سوراخوں
 سے سرخ دہکتی ہوئی آنکھیں جھانک رہی تھیں۔
 ”لیں کمانڈر“..... ریڈ وولف نے سیدھے ہوتے ہوئے انتہائی
 مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ
 ہے“..... سپریم کمانڈر نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔
 ”ان کی جسمانی سکیٹنگ کرنے کے بعد میں نے انہیں اپنے
 پاس طلب کیا اور عمران سے چند منٹ گفتگو کی تھی کمانڈر۔ وہ تینوں
 یہاں خوش ہیں“..... ریڈ وولف نے جواب دیا۔
 ”خوش ہیں۔ کیوں“..... سپریم کمانڈر نے حیرت بھرے لہجے
 میں پوچھا۔

”زیرو لینڈ جانے اور آپ کا وفادار بننے کی ان کی دیرینہ خواہش
 تھی۔ عمران کا کہنا ہے کہ اب ان کی آرزو پوری ہو رہی ہے اس
 لئے وہ زیرو لینڈ کے وفادار ہیں اور زیرو لینڈ کے مفاد کے لئے
 اپنی جان بھی قربان کر سکتے ہیں۔ عمران زیرو لینڈ میں رہائش رکھنے
 اور یہاں شادی کرنے کا شدید خواہش مند ہے اور وہ چاہتا ہے کہ
 انہیں فوراً زیرو لینڈ بھیج دیا جائے۔ اس کے ساتھی صفدر اور جولیا بھی
 زیرو لینڈ جانا چاہتے ہیں اور زیرو لینڈ کے وفاداروں میں شامل ہونا
 چاہتے ہیں“..... ریڈ وولف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

کنٹرول روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ریڈ وولف سکرین کی
 طرف دیکھ رہا تھا جس پر مختلف رنگوں کی چمکدار لکیریں حرکت کر
 رہی تھیں اور ان لکیروں کے جال میں ایک سفید ڈاٹ تیزی سے
 بڑا ہوتا جا رہا تھا۔ جلد ہی وہ ڈاٹ ایک چوکور خانے میں تبدیل ہو
 کر پوری سکرین پر پھیل گیا اور اس کے مرکز میں ایک سرخ رنگ کا
 نکتہ نمودار ہو کر سپارک کرتے ہوئے پھیلنے لگا۔ سرخ نقطہ پوری
 سکرین پر پھیل گیا تب سکرین کے وسط میں ایک گرین ڈاٹ نمودار
 ہوا اور سپارک کرتے ہوئے ایک مربع انچ خانے میں تبدیل ہو گیا
 جس کے اندر ایک انسانی شبیہ جھلکانے لگی۔ ریڈ وولف نے کرسی
 کے بازو پر نصب ایک بٹن پر پریس کیا تو شبیہ واضح ہو کر صاف
 دکھائی دینے لگی اور اس کے ساتھ ہی ریڈ وولف کرسی سے اٹھ کر
 رکوع کے انداز میں جھک گیا۔ سکرین پر سپریم کمانڈر موجود تھا۔

”ہے..... سپریم کمانڈر نے کہا۔

”لیس کمانڈر۔ تیسری وجہ شادی بھی ہو سکتی ہے۔ عمران اور جولیا ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور یہ بات میں نے مادام تھریسیا سے بھی سنی تھی اور ماسٹر سنگ ہی کا بھی یہی کہتا ہے کہ عمران، جولیا کو پسند کرتا ہے لیکن وہ آج تک شادی نہیں کر سکے کیونکہ جولیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کی باقاعدہ ممبر ہے اور سیکرٹ سروس میں ممبرز کو شادی کی اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ اب وہ دونوں پاکیشیا سے ہزاروں میل دور اور ایکسٹو کی پابندیوں سے آزاد ہیں اس لئے عمران خوش ہے کہ زیرو لینڈ میں وہ شادی کرے گا اور اس کے درجنوں بچے ہوں گے“..... ریڈ وولف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ درجنوں بچے“..... سپریم کمانڈر کی چوکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”لیس کمانڈر۔ عمران چاہتا ہے کہ اب وہ چونکہ زیرو لینڈ کے وفاداروں میں شامل ہو گیا ہے اس لئے اس کے درجنوں بچے ہونے چاہئیں جو سب زیرو لینڈ کے وفادار ہوں گے۔ غالباً وہ جولیا کے علاوہ تھریسیا سے بھی شادی کرے گا کیونکہ ایک بیوی سے درجنوں بچے پیدا ہونا ممکن نہیں ہے“..... ریڈ وولف نے جواب دیا۔

”کیا کہا۔ تھریسیا۔ تھریسیا اور سنگ ہی کا تو عمران ازلی دشمن ہے۔ اس نے ہر مرتبہ تھریسیا اور سنگ ہی کو قتل کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ بمشکل جان بچا کر پاکیشیا سے واپس آئے۔ تھریسیا سے

”تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا وہ واقعی زیرو لینڈ کے وفادار ہیں“..... سپریم کمانڈر نے سخت لہجے میں پوچھا۔

”لیس کمانڈر۔ پہلے مجھے شبہ تھا کہ عمران مذاق کر رہا ہے لیکن یہاں سے واپس لاک اپ میں جا کر انہوں نے آپس میں جو گفتگو کی وہ بھی میں سنتا رہا اور انہوں نے لاک اپ میں بھی زیرو لینڈ جانے اور آپ کا وفادار بننے کی باتیں کیں تو مجھے یقین ہو گیا کہ انہوں نے دروغ گوئی نہیں کی اور واقعی وہ دل سے زیرو لینڈ کے وفادار ہیں“..... ریڈ وولف نے وثوق بھرے انداز میں کہا۔

”عجیب بات ہے۔ عمران نے پاکیشیا میں ہمیشہ زیرو لینڈ کو نقصان پہنچایا ہے۔ ہمارے ایجنٹوں کو کسی مشن میں کامیاب نہیں ہونے دیا اور ہمارے اکثر ایجنٹوں کو گرفتار یا قتل کیا۔ وہ عمران آج خود کو زیرو لینڈ کا وفادار کہتا ہے۔ آخر کیوں۔ اس کی زیرو لینڈ سے اس قدر دشمنی، وفاداری میں کیسے تبدیل ہو گئی“..... سپریم کمانڈر نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”سر۔ میرا خیال ہے کہ پاکیشیا میں وہ ایکسٹو کے تابع فرمان تھا۔ لیکن غلام میں آنے کے بعد ایک تو وہ ایکسٹو سے آزاد ہو گیا دوسرا کسی جدوجہد کے بغیر اسے زیرو لینڈ جانے کا موقع مل گیا اور یہ اس کی دیرینہ خواہش تھی“..... ریڈ وولف نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”تم کہہ رہے ہو کہ وہ زیرو لینڈ میں شادی کرنے کا ارادہ رکھتا

خزوار بھیڑیا بن جائے گا“..... سپریم کمانڈر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو ریڈ وولف سمجھنے والے انداز میں سر ہلانے لگا۔

”پھر۔ آپ کا کیا حکم ہے کمانڈر۔ کیا اس پر اعتماد نہ کیا جائے۔“
ریڈ وولف نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”بالکل۔ اگرچہ میں نے عمران کی انہی خوبیوں اور صلاحیتوں کے سبب اسے زیرو لینڈ کا ممبر بنانے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ میری نظر میں وہ قمریسیا اور سنگ ہی کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ بہادر اور تیز طرار ایجنٹ ہے اور عمران کے ہاتھوں پاکیشیا کو با آسانی تباہ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ تم اس کی زبانی وفاداری پر اعتبار کرنے کی بجائے اس کا برین چیک کرو تا کہ معلوم ہو سکے کہ اس کے ذہن میں زیرو لینڈ کے بارے میں کیا خیالات ہیں۔ پھر اس کی وفاداری کی آزمائش کرو جس کے بارے میں، میں تمہیں بعد میں ہدایات دوں گا۔ اگر وہ اس آزمائش پر پورا اترتا تو پھر اس پر مکمل اعتماد کر کے اسے زیرو لینڈ میں طلب کر لیا جائے گا۔ اس کے بعد میں اپنے پلان پر عمل کروں گا“..... سپریم کمانڈر نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”رائٹ سر۔ اور کوئی حکم“..... ریڈ وولف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اگر برین ٹیسٹ میں وہ زیرو لینڈ کا وفادار ثابت ہو تو اسے لاک اپ میں بند کرنے کی بجائے سلور سوٹ دیا جائے اور اسپیس انٹین میں آزادی سے گھومنے پھرنے دیا جائے۔ صفر اور جولیا کا بھی برین چیک کرنے کے بعد انہیں گارڈ میں شامل کر دیا جائے۔

وہ کیسے شادی کر سکتا ہے“..... سپریم کمانڈر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں جانتا ہوں کمانڈر۔ لیکن عمران کا کہنا ہے کہ وہ قمریسیا سے محبت نہیں عشق کرتا ہے اور اس کا بس چلے تو قمریسیا کی روح کو اپنے دل میں چمپا لے۔ قمریسیا کے بارے میں آپ نے بھی مجھے بتایا تھا کہ وہ عمران سے محبت کرتی ہے اور اس محبت کی وجہ سے ہی وہ ہر مشن میں ناکام لوٹتی ہے اور عمران کو جسمانی نقصان پہنچانے سے ہمیشہ گریز کرتی رہی ہے۔ میرے خیال میں پاکیشیا میں عمران اپنے وطن کی محبت کے سبب قمریسیا کو زک پہنچاتا رہا ہے لیکن اب زیرو لینڈ کا وفادار ہے اور اس لئے وہ قمریسیا کا دشمن نہیں رہا“..... ریڈ وولف نے آخر کار اپنا اندازہ بیان کرتے ہوئے کہا۔

”خیر۔ اگر عمران کی باتیں اور تمہارے اندازے سو فیصد درست بھی ہوں تو میں پھر بھی عمران جیسے دنیا کے شاطر اور عیار ترین شخص پر فوری اعتماد نہیں کر سکتا۔ عمران کے بارے میں تمام ممالک کی ایجنسیوں اور سپر ایجنٹوں کی ایک ہی رائے ہے کہ وہ معصوم صورت ہونے کی باوجود اول درجے کا جھوٹا اور لومڑی سے سو گنا زیادہ مکار آدمی ہے جو ضرورت کے مطابق اپنی خصلت اور فطرت تبدیل کرنا رہتا ہے اور اس میں اسے اتنی مہارت حاصل ہے کہ اس کے قریب ترین افراد کو بھی پتہ نہیں چلتا کہ ایک لمحہ میں ہنسنے والا احق عمران اگلے لمحے میں ہی اپنی جون بدل لے گا اور خرگوش سے یکدم

ریموٹ نما آلہ ایف سیون کی کارکردگی کے بارے میں سن کر جولیا اور صفدر کو بے حد حیرت ہوئی تھی۔ ایف سیون نہ صرف ایک تباہ کن ہتھیار تھا بلکہ اس سے لاک اپ کا دروازہ بھی کنٹرول کیا جاتا تھا اور یقیناً وہ آلہ لاک اپ کے علاوہ دوسرے دروازوں کے لئے بھی موثر تھا لیکن انہوں نے ٹیلر سے ایف سیون کے بارے میں کوئی سوال کرنا مناسب نہ سمجھا تھا۔ ٹیلر کی دھمکی پر عمران خوفزدہ ہو گیا تھا مگر صفدر اور جولیا جانتے تھے کہ عمران ایکٹنگ کر رہا ہے۔ وہ تینوں کنٹرول روم کے دروازے پر پہنچ کر رک گئے۔ دروازہ بند تھا۔ ٹیلر نے ریموٹ سے دروازہ کھولا اور وہ سب کمرے میں داخل ہو گئے۔ کنٹرول روم کا منظر وہی پہلے جیسا تھا۔ ریڈ وولف اپنی بلند کرسی پر بیٹھا ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”ہیلو ریڈ وولف۔ تم سے دوبارہ ملاقات کر کے مجھے خوشی ہو

دیش آل“..... سپریم کمانڈر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی تصویر سکرین سے غائب ہو گئی تو ریڈ وولف کرسی پر بیٹھ گیا اور کرسی کے بازو میں نصب ایک بٹن پر پریس کر دیا۔ فوراً ہی سکرین پر نیلے رنگ کی چمکدار لکیریں نمودار ہو کر سکرین پر پھیلتی چلی گئیں اور پھر ان لکیروں پر سفید نقطے نمودار ہوئے اور سکرین کے وسط میں پہنچ کر ایک انسانی چہرے میں تبدیل ہو گئے۔ ریڈ وولف نے ایک اور بٹن پر پریس کر دیا۔

”یس چیف۔ حکم فرمائیں“..... سکرین پر نظر آنے والے کارل نامی شخص نے کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”کارل۔ ٹیلر کو لاک اپ میں بھیجو۔ وہ وہاں سے تینوں قیدیوں کو نکال کر میرے پاس لے آئے“..... ریڈ وولف نے سخت لہجے میں کہا۔

”رائٹ چیف۔ اور کوئی حکم“..... کارل کی مودبانہ لہجے میں کہا۔

”عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے سلور سوٹ تیار رکھو۔ ابھی ان کا برین ٹیسٹ ہو گا۔ اس کے بعد انہیں یونیفارم فراہم کی جائے گی۔ پھر ان کو آزمائشی طور پر آزادی سے اسپیس اسٹیشن میں گھومنے پھرنے کی اجازت دی جائے گی“..... ریڈ وولف نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر ایک بٹن پر پریس کر دیا۔ فوراً ہی سکرین سے کارل کی تصویر غائب ہو گئی۔

رہی ہے“..... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیوں“..... ریڈ وولف نے چوکتے ہوئے کہا۔

”اس لئے کہ تم نے مجھے زیرو لینڈ بھیجنے کے لئے طلب کیا ہے جہاں وہ کافر ادا تھریسیا میرا بے تابی سے انتظار کر رہی ہوگی۔ کیا تمہاری شادی ہو چکی ہے“..... عمران نے چپکتے ہوئے لہجے میں کہا اور کرسی کے پاس آ کر رک گیا۔

”نہیں۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو“..... ریڈ وولف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ جاننے کے لئے کہ تم نے شادی کر کے زیرو لینڈ کے وفاداروں میں کتنا اضافہ کیا ہے مگر یہ سن کہ افسوس ہوا کہ تم میری طرح ابھی تک کتوارے ہو اور اب تمہارے لئے بھی مجھے ایک درجن ایکسٹرا بچے پیدا کرنے پڑیں گے“..... عمران نے شوخ لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ مجھے بچوں کی ضرورت نہیں ہے“..... ریڈ وولف نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

”لیکن مجھے تو ہے۔ تم ذرا تھریسیا کو میرا پیغام دے دو“۔ عمران نے جلدی سے کہا۔

”کیا کہنا ہے اسے“..... ریڈ وولف نے عمران کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

”صرف اتنا کہنا کہ وہ شادی کے لئے تیار رہے۔ خود کو دلہن بنا کر بیٹھے“..... عمران نے جواب دیا۔

”فضول باتیں مت کرو عمران۔ میں نے تمہیں برین ٹیسٹ کے لئے طلب کیا ہے“..... ریڈ وولف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”برین ٹیسٹ کی کیا ضرورت ہے۔ میرے دل کا ٹیسٹ لو جس میں تمہیں تھریسیا نظر آئے گی۔ کیا تمہارے پاس محبت کا ٹیسٹ لینے والی مشین نہیں ہے“..... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا تو ریڈ وولف نے غصے سے جڑے بھیج لئے۔

”نہیں۔ سپریم کمانڈر کے حکم کے مطابق تمہارا برین ٹیسٹ ہو گا۔ سپریم کمانڈر تمہاری زیرو لینڈ سے زبانی وفاداری سے مطمئن نہیں ہے۔ تم تھریسیا سے جس محبت کا دعویٰ کرتے ہو۔ سپریم کمانڈر نے اسے رد کر دیا ہے کہ صرف تھریسیا تم سے محبت کرتی ہے جبکہ تم تھریسیا کے بدترین دشمن ہو اور تم نے پاکیشیا میں کئی مرتبہ تھریسیا کو قتل کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ کئی مرتبہ تمہارے ہاتھوں زخمی ہوئی ہے“..... ریڈ وولف نے غراتے ہوئے کہا۔

”پرواہ مت کرو۔ میں زیرو لینڈ جا کر اس کے سارے زخم مٹا ڈالوں گا۔ میری اس سے دشمنی صرف زمین پر تھی۔ خلاء میں آتے ہی اس دشمنی کا مادہ آکسیجن کی طرح غائب ہو گیا ہے۔ بے شک تم میرے پیچھے بڑے بھی ٹیسٹ کر لو“..... عمران نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو ریڈ وولف کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ پھیل

گئی۔ صفدر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

”ابھی برین ٹیسٹ سے معلوم ہو جائے گا۔ کیا تم ٹیسٹ کے لئے تیار ہو؟“..... ریڈ وولف نے عمران سے پوچھا۔

”نہیں۔ اتنی جلدی کیسے تیار ہو سکتا ہوں۔ میں انسان ہوں۔ روبوٹ تو نہیں کہ بٹن پر پریس کرتے ہی تیار ہو جاؤں گا۔ تیاری کے لئے مجھے دو گھنٹے کا وقت اور سروسوں کا خالص تیل چاہئے“..... عمران

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”سروسوں کا تیل۔ وہ کس لئے؟“..... ریڈ وولف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جسم پر تیل ملوں گا اور ساحل سمندر پر سن باتھ کرنے کے بعد ایکسرسائز کروں گا۔ مسلز بناؤں گا“..... عمران نے کہا۔

”شٹ اپ۔ یہاں نہ تو سروسوں کا تیل ہے اور نہ ساحل۔ برین ٹیسٹ کے لئے کسی ایکسرسائز کی ضرورت نہیں ہے“..... ریڈ وولف نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا تو عمران نے مایوسانہ انداز میں سر جھکا لیا۔

”اچھا۔ کیا ساحل پر سن باتھ کی بھی ضرورت نہیں ہے؟“ عمران نے کچھ دیر بعد ریڈ وولف کی طرف دیکھ کر معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

”لگتا ہے تم جان بوجھ کر وقت ضائع کر رہے ہو۔ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ سپریم کمانڈر نے غلط نہیں کہا کہ تم بہت بڑے عیار اور

ضابطہ انسان ہو اور اپنی حماقتوں سے مد مقابل کو اتنا غضبناک کر دیتے ہو کہ وہ پاگل ہو جاتا ہے اور کوئی ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے جو اس کے لئے شکست کا سبب بن جاتی ہے“..... ریڈ وولف نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا تو عمران یوں سر ہلانے لگا جیسے وہ ریڈ وولف کی بات سے متفق ہو۔

”میں ایک وفادار کی حیثیت سے سپریم کمانڈر کے خیالات کی تردید نہیں کر سکتا۔ یقیناً کروزیرو لینڈ سے محبت کے سبب میں خود کو تمہارا ادنیٰ خدمت گار، وفادار، اہلکار اور چوکیدار سمجھتا ہوں اور تمہارے اشارے پر اپنی جان دینے کے لئے تیار ہوں۔ آزمائے چاہو تو میں ابھی اپنے دونوں ساتھیوں کے خون سے اسپیس اسٹیشن کی دیواروں کو سرخ کر سکتا ہوں۔ ان کے خون سے گلاس بھر کر تمہاری خدمت میں پیش کر سکتا ہوں۔ جلدی کرو“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کیا۔ کیا تم اپنے ساتھیوں کو قتل کر سکتے ہو؟“..... ریڈ وولف نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے بے یقینی کے انداز میں کہا۔

”دیکھو ریڈ وولف۔ دوستی میں شک کی گنجائش نہیں ہوتی۔ بقول کنفیوشس، شک محبت کی آری ہے جو محبت کو اس طرح کاٹتی ہے جیسے لمبی چوہے کو کاٹتی ہے اور شیر بکری کو پھاڑتا ہے اس لئے میری بات پر شک کرنے کی بجائے مجھے صرف آرڈر دو۔ پھر دیکھو میں اتنی تیزی سے تمہارے آرڈر کی تکمیل کروں گا کہ جیسے کرفو آرڈر

لجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا تو جولیا نے شرمیلے انداز میں مسکرا کر سر جھکا لیا۔

”دیکھا۔ شرما گئی۔ لیکن بولی نہیں۔ اپنے بھائی صفدر کے سامنے وہ جہیں جواب نہیں دے سکتی“..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سپریم کمانڈر کے حکم کی تعمیل کے بعد جولیا سے بات کروں گا۔ برین ٹیسٹ سے بھی ان کے خیالات کا پتہ چل جائے گا“..... ریڈ وولف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی نگاہیں جولیا پر مرکوز تھیں۔

”لیکن میں تمہارے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے بے تاب ہوں ڈیئر وولف۔ کیا میں جولیا اور صفدر کی گردن توڑ ڈالوں“..... عمران نے بے چین لہجے میں پوچھا تو ریڈ وولف عمران کی طرف متوجہ ہو گیا۔

”نہیں۔ سپریم کمانڈر زیرو لینڈ کے لئے ان کی صلاحیتوں کو بھی استعمال کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اگر یہ برین ٹیسٹ میں سپریم کمانڈر اور زیرو لینڈ کے وفادار ثابت ہوئے تو انہیں بھی زیرو لینڈ کی شہریت دے کر کوئی اہم ذمہ داری سونپی جائے گی یا پھر انہیں تمہاری لیڈر شپ میں کسی مشن پر بھیجا جائے گا“..... ریڈ وولف نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جولیا اور صفدر بے اختیار چونک پڑے۔

”نہیں۔ میں جولیا کو ساتھ لے جانے کی بجائے خودکشی کرنا

گلتا ہے“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے جوش بھرے لہجے میں کہا تو ریڈ وولف کے چہرے پر ایسے تاثرات نمودار ہو گئے جیسے عمران کی بات سے وہ تذبذب میں مبتلا ہو گیا ہو۔

”کیا تمہارے ساتھیوں کے بھی ایسے ہی جذبات ہیں“..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ریڈ وولف نے پوچھا۔

”بالکل۔ یہ تمہارے حکم پر میرے جسم کے ٹکڑے کر سکتے ہیں۔ میری طرح یہ بھی تمہارے حکم کے غلام ہیں بلکہ جولیا تو تمہیں اپنے خوابوں کا بادشاہ سمجھنے لگی ہے“..... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بچھینچ لئے۔

”خوابوں کا بادشاہ۔ کیا مطلب“..... ریڈ وولف نے یکدم چونکتے ہوئے کہا۔

”مطلب یہ کہ یہ تمہیں پسند کرنے لگی ہے۔ اسے تمہاری شخصیت اور حسن و جمال نے گھائل کر دیا ہے اس لئے یہ تم سے محبت اور مجھ سے نفرت کرنے لگی ہے۔ دیکھو یہ کتنی نفرت سے مجھے دیکھ رہی ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ریڈ وولف نے جولیا کی طرف دیکھا جو عمران کی فضولیات پر عمران کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھور رہی تھی۔ جونہی ریڈ وولف کی توجہ جولیا کی طرف ہوئی عمران نے جولیا کو مخصوص اشارہ کر دیا اور وہ فوراً ریڈ وولف کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگی۔ وہ عمران کا مقصد سمجھ گئی تھی۔

”جولیا۔ کیا عمران درست کہہ رہا ہے“..... ریڈ وولف نے نرم

زیادہ بہتر سمجھتا ہوں کیونکہ اب یہ تمہارے گن گاتی ہے اور تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ ایسی بے وفا کے ساتھ میں ایک منٹ بھی نہیں گزار سکتا“..... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔
 ”اوہ۔ کیا واقعی“..... ریڈ وولف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ بیشک تم جولیا سے پوچھ لو کہ وہ تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہے یا میرے ساتھ“..... عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔
 ”جولیا۔ کیا تم عمران کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی“..... ریڈ وولف نے جولیا کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

”میں اس کے ساتھ رہنا تو کیا اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی مسٹر وولف“..... جولیا نے سر اٹھائے بغیر نفرت بھرے لہجے میں کہا تو ریڈ وولف کی آنکھوں میں عجیب سی چمک پیدا ہو گئی۔

”اوکے۔ میں اس سلسلے میں سپریم کمانڈر سے بات کروں گا۔ اس کی مرضی کے بغیر میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ بہر حال میری کوشش یہی ہو گی کہ تمہیں عمران سے دور رکھا جائے تاکہ عمران اطمینان سے زیرو لینڈ کے لئے کام کر سکے“..... ریڈ وولف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے اس کے بھائی کا اچار تو نہیں ڈالنا۔ یہ بھی جولیا کے ساتھ رہے گا“..... عمران نے صغیر کی طرف دیکھ کر مخصوص اشارہ کرتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے صغیر۔ تم میرے ساتھ رہنا“..... جولیا نے عمران کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔
 ”بہتر۔ کیا ریڈ وولف کو اعتراض تو نہیں ہو گا“..... صغیر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”جب میں چاہتی ہوں تو اسے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔“ جولیا نے ریڈ وولف کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو ریڈ وولف کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

”مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں۔ میری طرف سے دونوں جاؤ جہنم میں۔ لیکن سوچ لو۔ یہ ریڈ وولف ہے ریڈ کاؤ نہیں جو تمہیں دودھ پلائے گا۔ مجھے یہ بھیڑیے سے زیادہ خونخوار اور ظالم لگتا ہے۔“ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”خاموش رہو عمران۔ میرے بارے میں ریمارکس دینے سے پرہیز کرو“..... ریڈ وولف نے سخت لہجے میں عمران کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

”بہتر۔ لیکن تم انہیں مجھ سے جدا کر دو۔ یہ میرے سامنے رہے تو میرا خون کھوتا رہے گا۔ ایسا نہ ہو کہ غم و غصے سے میرے دماغ کی کوئی رگ پھٹ جائے اور میں پاگل ہو کر ان دونوں کو قتل کر ڈالوں“..... عمران نے صغیر اور جولیا کو گھورتے ہوئے کہا۔

”ہمیں بھی تمہارے پاس رہنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ نکل جاؤ یہاں سے“..... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں جا رہا ہوں“..... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور پلٹ کر دروازے کی طرف بڑھا۔

”ٹھہرو۔ تم کہیں نہیں جاؤ گے“..... ریڈ وولف نے یکدم غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو عمران رک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

”ٹیلر“..... ریڈ وولف نے دروازے کے پاس کھڑے گاڑ کی طرف دیکھ کر کہا۔

”لیس چیف“..... ٹیلر نے آگے بڑھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”جولیا اور صفدر کو گلیکسی روم میں چھوڑ آؤ“..... ریڈ وولف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”اور مجھے اشار روم میں“..... عمران نے تیزی سے کہا۔

”نہیں۔ ابھی تمہارا برین ٹیسٹ ہو گا۔ تم یہیں ٹھہرو“..... ریڈ وولف نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا تو عمران خاموش ہو گیا۔

”تم دونوں ٹیلر کے ساتھ جاؤ“..... ریڈ وولف نے جولیا اور صفدر سے مخاطب ہو کر نرم لہجے میں کہا تو اسی لمحے عمران نے صفدر کی طرف دیکھا اور آئی کوڈ میں تیزی سے اسے مختصراً ہدایات دے دیں۔

”آؤ“..... ٹیلر نے جولیا اور صفدر سے کہا تو وہ دونوں خاموشی سے پلٹ کر دروازے کی طرف بڑھ گئے اور ٹیلر ان کے پیچھے چلنے

۱۵۔ وہ تینوں کنٹرول روم سے باہر گئے اور دروازہ بند ہو گیا تو ریڈ وولف نے کرسی کے بازو پر نصب ایک بٹن پر پریس کر دیا۔ فوراً ہی اس کے سامنے والی سکرین پر نیلے رنگ کی چمکدار لکیروں کا جال سا چل گیا۔ پھر سکرین پر سفید رنگ کے نقطے نمودار ہو کر سکرین کے وسط میں سمٹ آئے اور وہاں ایک چوکھٹا بن گیا۔ اس چوکھٹے میں ایک آدمی کی تصویر جھلملانے لگی تو ریڈ وولف نے ایک اور بٹن پر پریس کر دیا اور تصویر واضح ہو گئی۔ وہ تصویر ایک منجے شخص کی تھی۔

”لیس چیف“..... پسیکر سے ایک آواز ابھری اور سکرین پر منجے شخص کے ہونٹ حرکت کرتے دکھائی دیئے۔

”مورگن۔ عمران کا برین ٹیسٹ کرنے کے لئے مشینی گاڑ کو بھیج دو“..... ریڈ وولف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”رائٹ سر۔ اور کوئی حکم“..... مورگن کی آواز سنائی دی۔

”ٹیسٹ رپورٹ مجھے فوراً چاہئے“..... ریڈ وولف نے تاکید کرتے ہوئے کہا اور ایک بٹن پر پریس کیا تو سکرین سے مورگن کی تصویر غائب ہو گئی۔ عمران سوچنے لگا کہ مشینی گاڑ کسی قسم کا ہو گا۔ ریڈ وولف بھی کسی سوچ میں گم تھا۔ عمران نے بڑی عیاری سے اسے شیشے میں اتار لیا تھا۔ اصل میں اسے اندیشہ تھا کہ برین ٹیسٹ کے دوران جولیا اپنے خیالات کو اس کی ہدایات کے مطابق کنٹرول نہیں کر سکے گی اور ذہنی طور پر اس تشویش میں مبتلا رہے گی کہ وہ پاکیشیا واپس کب جائیں گے اور زیرو لینڈ والوں پر کیسے قابو پا سکیں

”آرٹو۔ مسٹر عمران کو برین ڈیپارٹمنٹ میں لے جاؤ“..... ریڈ وولف نے روبوٹ کی طرف دیکھتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
 ”رائٹ سر“..... روبوٹ نے مؤدبانہ مشینی آواز میں کہا جس کا نام یا نمبر آرٹو تھا۔

”عمران۔ آرٹو کے ساتھ جاؤ اور اس کی ہدایات پر عمل کرو تاکہ ٹیسٹ پراسس مکمل ہونے پر تمہیں اسٹیشن میں آزادانہ نقل و حرکت کی اجازت دی جاسکے“..... ریڈ وولف نے عمران کو ہدایت کرتے ہوئے کہا تو عمران دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”آرٹو۔ عمران کو کسی قسم کی غلط حرکت نہ کرنے دی جائے۔ فی الحال اس کی حیثیت ایک قیدی کی سی ہے“..... ریڈ وولف نے روبوٹ کو متنبہ کرتے ہوئے کہا تو عمران کے لبوں پر عجیب سی مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔ روبوٹ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور عمران کے باہر نکلنے پر خود بھی باہر آ گیا۔ دروازہ بند ہو گیا اور روبوٹ نے اپنے پہلو سے ریڈ گن اتار کر ہاتھ میں لیتے ہوئے عمران کو دائیں جانب چلنے کا حکم دیا۔ شاید اس جانب برین ڈیپارٹمنٹ تھا۔

چند قدم چلنے کے بعد راہداری بائیں جانب مڑ گئی۔ اس جانب مڑتے ہی روبوٹ نے عمران کو روکنے کا حکم دیا۔ پھر اس نے دائیں جانب رخ کیا اور اس کی آنکھوں کے بلب روشن ہو گئے۔ ان کی روشنی دیوار پر پڑی اور دوسرے ہی لمحے دیوار کا مخصوص حصہ اپنی

گئے۔ چنانچہ اسے برین ٹیسٹ سے بچانے کے لئے عمران نے ریڈ وولف کو گمراہ کرنے اور اس خوش فہمی میں جتلا کرنے کی کوشش کی تھی کہ جولیا اسے پسند کرتی ہے اور وہ اپنی کوشش میں کامیاب رہا تھا۔ اگرچہ صفدر پر عمران کو اعتماد تھا کہ وہ برین ٹیسٹ میں وہی کچھ سوچے گا جس کے بارے میں وہ صفدر کو سمجھا چکا تھا لیکن عمران کے لئے ممکن نہیں تھا کہ وہ جولیا کو ریڈ وولف کے رحم و کرم پر چھوڑ دے اور وہ جو چاہے جولیا کے ساتھ سلوک کرے۔ اس کے علاوہ بھی جولیا کے ساتھ صفدر کا رہنا اس لئے ضروری تھا کہ وہ دونوں اس کے پلان پر مل کر کامیابی سے عمل کر سکتے تھے اور عمران تنہا رہ کر زیادہ بہتر طریقے سے کام کر سکتا تھا۔

چند لمحوں بعد ہی کنٹرول روم کا دروازہ کھلا اور ایک انسانی ساخت کا روبوٹ کمرے میں داخل ہوا اور دروازے کے پاس رک گیا۔ عمران نے دیکھا وہ روبوٹ بالکل انسان لگ رہا تھا۔ اس دھاتی انسان کا رنگ نیلا تھا اور اس کی آنکھوں کی جگہ پیلے رنگ کے دو بلب نصب تھے جبکہ اس کے پہلو میں ایک ہک کے ساتھ کشادہ دستے والی سرخ رنگ کی گن جھول رہی تھی۔ اس گن کی نال پٹل کی نال سے دو گنا لمبی تھی اور اس کے دستے میں مٹن نصب تھے جبکہ سینے پر سفید رنگ سے آرٹو لکھا تھا۔

”لیس چیف۔ حکم“..... اس رپورٹ کے منہ سے مشینی آواز نکلی جو انسانی آواز کی طرح واضح اور مؤدبانہ تھی۔

جگہ سے ہٹ گیا اور وہاں دروازے جیسا خلاء بن گیا۔ اس خلاء کی دوسری جانب بھی ایک راہداری تھی جو کافی آگے جا کر بائیں جانب مڑ رہی تھی۔ عمران، روبوٹ کے ساتھ اس راہداری میں داخل ہوا اور دو قدم چلنے کے بعد روبوٹ کے حکم پر رک گیا۔ روبوٹ کی آنکھوں سے شعاعیں نکل کر دروازے پر پڑیں اور دروازہ کھل گیا۔ عمران کمرے میں داخل ہوا جو کسی آپریشن روم کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ کمرے کے وسط میں آہنی آپریشن ٹیبل موجود تھی جبکہ اس کے سرہانے دیوار پر ایک سکرین نصب تھی اور دائیں جانب کی دیوار کے پاس دو گرین کلر خلائی لباسوں والے افراد کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ ان کے سامنے دیواروں پر سکرین نصب تھی جبکہ میزوں پر کنٹرول پینل دکھائی دے رہے تھے۔

آپریشن ٹیبل کے کناروں پر کئی قسم کی تاب اور بٹن نصب تھے اور سرہانے کی جانب ایک پلیٹ پر تین چار قسم کے میٹرز لگے ہوئے تھے اور چند چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بلب بھی نصب تھے۔ میز کے اوپر چھت میں چند چھوٹے سوراخ دکھائی دے رہے تھے اور چھت سے منسلک ایک پائپ لٹکا ہوا تھا جس کے نچلے سرے سے ایک کنٹوپ یا ہیڈ ماسک منسلک تھا۔ نیلے یونیفارم والے دونوں افراد عمران کے اندر آنے پر کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ روبوٹ آرتھرو دروازے کے پاس رک گیا تھا جبکہ عمران آگے بڑھ کر میز کے قریب آکا۔ نیلے لباس والے غور سے عمران

کی طرف دیکھ رہے تھے۔

”ہیلو۔ کیا تم برین اسپیشلسٹ ہو؟“..... عمران نے مسکراتے ہوئے ان سے پوچھا۔

”نہیں۔ ہم آپریٹرز ہیں مسٹر علی عمران“..... ان میں سے ایک آدمی نے جواب دیا جو ادھیڑ عمر اور سر سے گنجا تھا جبکہ دوسرا نوجوان شخص تھا اور دونوں شکلوں سے گریٹ لینڈ کے باشندے نظر آتے تھے۔

”تو میرا برین کون چیک کرے گا۔ ڈاکٹر کہاں بھاگ گیا ہے؟“..... عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا تو وہ دونوں مسکرا دیئے۔

”مسٹر کرسٹوفر تمہارا برین ٹیسٹ کرے گا“..... نوجوان شخص نے اپنے ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ مگر یہ مجھے ڈاکٹر سے زیادہ ڈریکولا معلوم ہو رہا ہے۔“ عمران نے دوسرے ادھیڑ عمر شخص کی طرف دیکھ کر خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر عمران۔ ٹیبل پر لیٹ جاؤ۔“ کرسٹوفر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”بہتر۔ ذرا احتیاط سے میری کھوپڑی کھولنا۔ بڑی قیمتی ہے۔“ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”قیمتی۔ کیا مطلب؟“..... کرسٹوفر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

نام بگاڑ رہے ہو۔ چلو آپریشن ٹیبل پر لیٹ جاؤ۔ جلدی کرو۔
 کرسٹوفر نے سخت لہجے میں کہا اور بڑھ کر میز کے قریب آ گیا۔
 ”بہتر۔ کیا کپڑے اتار دوں“..... عمران نے سعادت مندانہ
 لہجے میں سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔
 ”کیوں“..... کرسٹوفر نے حیرت سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔
 ”کہیں خون سے لباس خراب نہ ہو جائے“..... عمران نے کہا تو
 اسکاٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

”نہیں۔ اس آپریشن میں چیر پھاڑ نہیں کی جاتی“..... کرسٹوفر
 نے کہا تو عمران خوفزدہ نگاہوں سے آگے برہا اور آپریشن ٹیبل پر
 سینے کے بل دراز ہو گیا۔

”سیدھے پشت کے بل لیٹو“..... اسکاٹ نے تیزی سے عمران
 کو ٹوکتے ہوئے کہا۔

”کیا تم نے میرے پیٹ اور سینے کا آپریشن کرنا ہے۔“ عمران
 نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”وقت ضائع مت کرو احقر آدمی۔ صرف تمہارے دماغ کو
 چیک کیا جائے گا“..... کرسٹوفر نے غراتے ہوئے کہا۔

”بہتر۔ لیکن یاد رکھو اگر تم نے میری شہ رگ میں اپنے خونی
 دانت گارڈ کر خون پینے کی کوشش کی تو میں بھی تمہاری طرح خون
 آشام ڈر کیولا بن جاؤں گا اور تم سب کا خون پی جاؤں گا۔“ عمران
 نے دھمکی دیتے ہوئے کہا اور کروٹ لے کر چت لیٹ گیا۔ اس کی

”گزشتہ ہفتے ایک لاکھ ڈالر میں لگوائی تھی اور اس کی پندرہ برس
 کی گارنٹی دی گئی تھی لیکن گارنٹی کارڈ میں ساتھ نہیں لاسکا۔“ عمران
 نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنسنے لگے اور عمران حیرت بھری
 نگاہوں سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔

”بہت خوب۔ کافی دلچسپ آدمی معلوم ہوتے ہو“..... کرسٹوفر
 کے ساتھی نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں اسکاٹ۔ یہ پرلے درجے کا بے وقوف شخص لگتا ہے یا
 پھر بہت بڑا جوکر ہے“..... کرسٹوفر نے عمران کو غور سے دیکھتے
 ہوئے کہا۔

”تم بالکل درست سمجھے ہو مسٹر اسنوکر“..... عمران نے مسکراتے
 ہوئے کہا۔

”اسنوکر نہیں۔ میرا نام کرسٹوفر ہے“..... کرسٹوفر نے تیزی سے
 کہا۔

”اوہ۔ سوری۔ میں سمجھا تھا مسٹر لوکاٹ نے اسنوکر کہا ہے۔“
 عمران نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

”میرا نام بھی تم غلط بول رہے ہو۔ مجھے اسکاٹ کہتے ہیں۔“
 اسکاٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اچھا۔ شاید میرا دماغ چل گیا ہے“..... عمران نے حیرت
 بھرے لہجے میں کہا اور دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔

”ابھی پتہ چل جائے گا کہ دماغ خراب ہے یا تم دانستہ مار

میں تھا اس لئے وہ سکرین نہیں دیکھ سکتا تھا۔ البتہ اس نے سر پر کنٹوپ فٹ ہوتے ہی اپنے ذہن کو ہر قسم کے خیالات سے آزاد کر کے زیرو لینڈ اور سپریم کمانڈر کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا۔ کرسٹوفر اور اسکاٹ، عمران کے چہرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد ہی عمران کے ذہن پر غنودگی سی طاری ہونے لگی۔ اس کی پلکیں بوجھل ہو گئیں اور آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔

بات سن کر اسکاٹ مسکرا دیا جبکہ کرسٹوفر نے عمران کو غصے سے گھورتے ہوئے میز کے کنارے پر نصب ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے ہی لمحے میز کے دونوں پہلوؤں سے دو انچ کشادہ آہنی پیٹیاں نکل کر عمران کے سینے پر آئیں اور آپس میں مل گئیں۔ ان پیٹیوں میں عمران کا سینہ جکڑا گیا۔ کرسٹوفر نے یکے بعد دیگرے دو اور بٹن باری باری پریس کئے تو میز کی اطراف سے مزید دو پیٹیوں نے نکل کر عمران کے پیٹ اور رانوں کو جکڑ لیا۔ عمران نے اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی مگر وہ ناکام رہا۔ پیٹیاں آپس میں اتنی سختی سے ملی ہوئی تھیں کہ ان میں ذرا بھی لچک پیدا نہ ہوئی۔

اسکاٹ نے ٹیبل کے سرہانے دیوار پر نصب پیٹیل کے چند بٹن پریس کئے تو نہ صرف وہاں موجود سکرین روشن ہو گئی بلکہ پیٹیل پر نصب میٹرز کی سوئیاں بھی تھر تھرانے لگیں۔ کرسٹوفر نے میز کے کنارے پر واقع ایک بٹن پریس کیا تو دوسرے ہی لمحے چھت سے منسلک پائپ عمران کے سر تک لٹک آیا اور پائپ کے سرے پر موجود کنٹوپ عمران کے سر پر آ کر فٹ ہو گیا۔ عمران کی پیشانی تک پورا سر اس کنٹوپ میں چھپ گیا جبکہ کنٹوپ سے منسلک شفاف پلاسٹک کے خول کو کرسٹوفر نے نیچے جھکا کر عمران کی ناک پر فٹ کر دیا۔ ساتھ ہی اس نے کنٹوپ کے اوپر نصب ایک بٹن پریس کر دیا۔ عمران کا چہرہ چونکہ سکرین اور میٹر پیٹیل کی مخالف سمت

”آپ دونوں یہاں تشریف رکھیں۔ اگر آپ ٹیلی ویژن پروگرام دیکھنا چاہیں تو اس ریموٹ سے دنیا کا کوئی بھی چینل دیکھ سکتے ہیں“..... ٹیلر نے خلاف توقع مؤدبانہ لہجے میں صفر اور جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں حیران رہ گئے۔

”کیا بات ہے ٹیلر۔ تمہارے لہجے میں احترام کیسے پیدا ہو گیا“..... صفر نے ٹیلر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”دراصل یہ کمرہ گیسٹ روم ہے اور گیسٹ روم میں موجود افراد کا احترام کرنا میرا فرض ہے“..... ٹیلر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہم آزاد ہیں“..... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ لیکن اس کمرے کے اندر۔ جب تک چیف کی طرف سے اجازت نہ ہو آپ لوگ باہر نہیں جاسکتے“..... ٹیلر نے جواب دیا تو صفر سمجھ گیا کہ ریڈ وولف نے عمران کے چکر میں آ کر ان سے نرمی اختیار کی ہے۔

”اس کمرے میں مہمان کہاں سے آتے ہیں“..... صفر نے پوچھا جبکہ جولیا ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

”زیرولینڈ سے جو اہم شخصیات آتی ہیں انہیں اس کمرے میں ٹھہرایا جاتا ہے“..... ٹیلر نے جواب دیا۔

”چیف ریڈ وولف کس کمرے میں آرام کرتا ہے“..... صفر نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

جولیا اور صفر کو ٹیلر نے ایک چھوٹی سی راہداری کے اختتام پر رکنے کا اشارہ کیا اور ریموٹ کا رخ راہداری کے بند حصے کی جانب کر کے ایک بٹن پر پریس کیا تو فوراً ہی دیوار میں دروازہ بن گیا۔ ٹیلر کے اشارے پر وہ اس دروازے سے اندر آئے اور ٹیلر بھی اندر آ گیا۔ یہ کمرہ کسی ڈرائینگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک میز کے گرد صوفہ نما چار آرام دہ کرسیاں رکھی تھیں۔ ان کرسیوں کی سیٹیں فوم کی تھیں۔ ایک دیوار پر دو سکرینیں نصب تھیں۔ میز پر ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ تھا۔ ایک سکرین روشن تھی اور اس پر خلاء کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔ دوسری سکرین تاریک تھی۔ کمرے کی چھت سکرین نما تھی اور اس میں تمام اجرام فلکی اور کہکشاں کا جھرمٹ دکھائی دے رہا تھا لیکن یہ ساکت منظر تھا۔

”اس کا کمرہ کنٹرول روم کے نیچے ہے۔ اب آپ آرام کریں۔“
ٹیلر نے تیزی سے کہا اور پلٹ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ باہر جا کر اس نے دروازہ بند کر دیا تو صفدر گہرا سانس لے کر جولیا کی دیکھنے لگا۔

”کیا ہمارا بھی برین ٹیسٹ کیا جائے گا؟“..... جولیا نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”بولنے سے گریز کریں مس جولیا۔ ہو سکتا ہے ٹیسٹ کی نوبت ہی نہ آئے“..... صفدر نے آئی کوڈ میں جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔

”ریڈ وولف نے یہ مہربانی کیوں کی ہے کہ ہمیں اس کمرے میں بھجوا دیا ہے؟“..... جولیا نے اس مرتبہ آئی کوڈ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب نے اس کا ذہن بدل دیا ہے۔ ریڈ وولف، عمران صاحب کی عیاری نہیں سمجھ سکا اور اس خوش فہمی میں مبتلا ہو چکا ہے کہ واقعی آپ اس کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہیں؟“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر ریڈ وولف کو شک ہو گیا تو اس کا رویہ پھر سخت ہو جائے گا“..... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”میرا خیال ہے عمران صاحب نے ہمیں برین ٹیسٹ سے بچانے کے لئے یہ سارا چکر چلایا ہے۔ شاید ان کا پروگرام ہو کہ

آپ کے ذریعے ریڈ وولف پر قابو پا کر یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کی جائے۔ ویسے بھی ہم الگ الگ ہو کر بہتر طور پر جدوجہد کر سکتے ہیں۔ عمران نے یقیناً اسی مقصد کے لئے ہمیں خود سے الگ کیا ہے؟“..... صفدر نے اپنا اندازہ بیان کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے تو لگ رہا ہے کہ ہم بری طرح پھنس چکے ہیں اور ہمیں یہاں سے چھٹکارا پانے کے لئے طویل جدوجہد کرنا پڑے گی۔“
جولیا نے آئی کوڈ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران صاحب کو یقین ہے کہ ہم جلد ہی اپنے ملک جا پہنچیں گے۔ وہ قطعی مایوس نہیں ہیں؟“..... صفدر نے جولیا کو تسلی دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے کوئی اشارہ نہ دیا۔ ٹھیک اسی لمحے کمرے میں ایک آواز گونجی۔ یہ آواز ریڈ وولف کی تھی۔

”مسٹر صفدر اور مس جولیا۔ آپ کو اس کمرے میں کوئی تکلیف تو محسوس نہیں ہو رہی؟“..... ریڈ وولف نے پوچھا۔

”نہیں مسٹر وولف۔ ہم یہاں آرام و سکون سے ہیں؟“..... صفدر نے جواب دیا۔

”تم دونوں کے لئے کھانا بھیجا جا رہا ہے۔ کھانے کے بعد ملاقات ہو گی؟“..... ریڈ وولف نے کہا جس کی آواز کسی خفیہ مائیک سے سنائی دے رہی تھی۔

”ہمیں یہاں کب تک رہنا ہو گا مسٹر وولف؟“..... اس مرتبہ جولیا نے ریڈ وولف کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

”بس۔ چند گھنٹے۔ کیا تم کوئی الجھن محسوس کر رہی ہو۔ اگر ایسی بات ہے تو میں تمہیں اپنے ریٹ روم میں بھجوا دیتا ہوں۔ وہاں تم بہت راحت و مسرت محسوس کرو گی لیکن یہ سہولت صرف تمہاری ذات کے لئے ہے“..... ریڈ وولف نے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھیجنے لے اور صدر کی طرف دیکھا۔ جولیا کے چہرے پر غصے کے تاثرات دیکھ کر صدر مسکرا دیا۔

”غصے کی بجائے خوشگوار موڈ میں اسے ٹال دیجئے“..... صدر نے آئی کوڈ میں جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

”نہیں ریڈ وولف۔ فی الحال میں یہاں ٹھیک ہوں۔ جب تک کہ عمران کو زیرو لینڈ نہیں بھیج دیا جاتا“..... جولیا نے فوراً ہی لیوں پر مسکراہٹ لاتے ہوئے جواب دیا۔

”اوکے۔ ایزیو لائنک۔ عمران کا برین ٹیسٹ ہو چکا ہے۔ ابھی رپورٹ ملے گی تو میں سپریم کمانڈر سے رابطہ قائم کروں گا۔ اگر ٹیسٹ رپورٹ مثبت ہوئی تو ہو سکتا ہے سپریم کمانڈر عمران کو آج ہی زیرو لینڈ بھیجنے کا آرڈر کر دے“..... ریڈ وولف نے ہنستے ہوئے کہا تو جولیا کے علاوہ صدر بھی سمجھ گیا کہ ریڈ وولف خود بھی عمران کو جلد از جلد زیرو لینڈ بھیجنے کے لئے بے تاب ہے۔

”آل رائٹ۔ کیا تم مجھے دیکھ رہے ہو ریڈ وولف“..... جولیا نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

”یس۔ میں سکرین پر تمہیں دیکھ کر ہی بات کر رہا ہوں۔ تم بھی

مجھے دیکھنا چاہو تو ریموٹ سے سکرین روشن کر کے سبز بٹن پر پریس کر دو لیکن جب میں یہاں سے رابطہ ختم کروں گا تو پھر تم مجھے نہیں دیکھ سکو گی“..... ریڈ وولف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ کیا ہمارا بھی برین ٹیسٹ لیا جائے گا“..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس کا انحصار عمران کی ٹیسٹ رپورٹ پر ہے۔ ہو سکتا ہے تمہارے برین ٹیسٹ کی ضرورت نہ پڑے“..... ریڈ وولف نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

”ٹیلر ہمیں یہاں قید کر کے گیا ہے۔ کیا ہم اس کمرے سے باہر نہیں جاسکتے“..... صدر نے جلدی سے کہا۔

”یہ ضروری ہے مسٹر صدر کیونکہ جب تک تمہارے جسموں پر خلائی لباس نہیں ہوں گے روبوٹس کو تمہاری پہچان نہیں ہو گی اور وہ تم دونوں کو فوراً گرفتار کر لیں گے یا تمہیں بے ہوش کر دیں گے۔ لیکن تم فکر مت کرو۔ جلد ہی تم لوگ آزادانہ اسپیس اسٹیشن میں گھوم پھر سکو گے۔ دیش آل“..... ریڈ وولف نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آواز آنا بند ہو گئی۔ صدر اور جولیا بھی خاموشی سے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ کر سوچنے لگے۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک روبوٹ کمرے میں داخل ہوا۔ اس مشینی انسان کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی گن تھی اور دوسرے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے جس میں کھانا رکھا تھا۔ روبوٹ میز کے پاس

آیا اور اس نے ٹرے میز پر رکھی اور پھر مشینی انداز میں پیچھے ہوا اور گھوم کر واپس دروازے کی طرف چل دیا۔ اس کے اندر آنے پر دروازہ بند ہو گیا تھا۔ روبوٹ دروازے کے پاس رکا اور پھر اس کی آنکھوں سے شعاعیں نکل کر دروازے والی جگہ پر پڑیں اور وہاں دروازہ کھل گیا۔ روبوٹ باہر نکلا تو دروازہ آٹومیٹک انداز میں بند ہو گیا اور اس جگہ ساٹ دیوار نظر آنے لگی۔

روبوٹ کے جانے کے بعد صفدر اور جولیا کھانے کی طرف متوجہ ہوئے۔ کھانے میں ڈبل روٹی کے پیس، شامی کباب اور ایک طشتری میں کچپ نظر آ رہا تھا۔ کھانا دیکھ کر ان کی بھوک چمک اٹھی اور وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگے۔ چند منٹ بعد وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو انہیں حیرت ہوئی کہ کھانے کے دوران یا کھانے کے بعد انہیں ذرا بھی پیاس محسوس نہیں ہوئی تھی۔ یقیناً وہ مخصوص کھانا تھا۔ انہوں نے آئی کوڈ میں اس امر پر بات کی کہ انہیں پیاس کیوں محسوس نہیں ہوئی۔ تقریباً پانچ منٹ بعد دروازہ ایک مرتبہ پھر کھلا اور وہ دروازے کی طرف دیکھنے لگے جہاں سے ٹیلر اندر آ رہا تھا۔ ٹیلر ان کے قریب آ کر رک گیا۔

”آپ دونوں کو چیف نے طلب کیا ہے۔ آئیے“..... ٹیلر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو صفدر اور جولیا چونک پڑے۔

”کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہے“..... صفدر نے ٹیلر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا کیونکہ انہیں اتنی جلدی طلب کئے

جانے کے امید نہیں تھی۔ ریڈ وولف نے انہیں آرام کرنے یہاں بیجا تھا اور ابھی انہیں اس کمرے میں ایک گھنٹہ بھی نہیں گزرا تھا۔ ”معلوم نہیں۔ میں صرف حکم کی تعمیل کے لئے مخصوص ہوں۔“ ٹیلر نے ساٹ لہجے میں کہا۔

”کیا ریڈ وولف کے علاوہ بھی وہاں کوئی موجود ہے“..... جولیا نے پوچھا۔ اسے یکدم عمران کا خیال آ گیا تھا۔

”نہیں مس جولیا۔ پلیز مجھ سے کوئی سوال مت کریں۔ یہاں کی گفتگو کنٹرول روم میں سنی جاتی ہے“..... ٹیلر نے سخت لہجے میں کہا تو صفدر اور جولیا سمجھ گئے کہ ضرور کوئی خاص بات ہے اور ٹیلر کو ریڈ وولف کا خوف ہے۔ چنانچہ انہوں نے مزید کوئی سوال نہ کیا اور کرسیوں سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

تھی۔ اس کے تمام تر خیالات زیر و لینڈ اور آپ سے متعلق تھے۔ وہ زیر و لینڈ کا شہری اور آپ کا وفادار بنا چاہتا ہے تاکہ آپ اسے زیر و لینڈ میں کوئی اہم عہدے پر فائز کریں اور وہ آپ کے حکم پر کرۂ ارض کے ملکوں میں جا کر زیر و لینڈ کے مفاد کے لئے کام کرے اور کارنامے سرانجام دے۔ وہ تقریباً سے شادی کرنا اور ہنی مون منانے کے لئے مرنے جانا چاہتا ہے۔ جولیا کے بارے میں اس کا خیال ہے کہ جولیا اس کے سر پر بوجھ تھی جو اس نے اتار پھینکا اور اب وہ آزادی سے شادی کرے گا اور اس کے بچے زیر و لینڈ کے وفادار ہوں گے اور سائنسی تعلیم حاصل کر کے زیر و لینڈ کے قابل ترین سائنس دان بنیں گے اور پھر وینس اور زہرہ کی تعمیر کے لئے اسپیس شپ بنائیں گے جس کے بعد ساری خلاء اور کائنات پر زیر و لینڈ کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ اس کے بعد وہ سورج پر قبضہ کر لیں گے..... ریڈ وولف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”کیا کہا۔ سورج پر قبضہ۔ سورج تو آگ ہے۔ اس کے قریب جانا بھی موت ہے“..... سپریم کمانڈر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

”لیس کمانڈر۔ لیکن عمران کے ذہنی خیالات یہی تھے کہ تمام سیاروں پر قبضہ کرنے کے بعد ان سیاروں سے سورج پر مسلسل ہف اور پانی پھینکا جائے گا اور سورج میں آگ بجھ جائے گی۔

سکرین پر سپریم کمانڈر کا عکس واضح ہوا تو ریڈ وولف نے کرسی کے بازو میں نصب ایک مخصوص بٹن پر پریس کیا اور ہیڈ فون سے منسلک مائیک اپنے منہ کی جانب موڑ لیا اور پھر تیزی سے کھڑے ہو کر وہ رکوع کے انداز میں جھک گیا۔

”لیس ریڈ وولف۔ کیا رپورٹ ہے“..... اسی لمحے ہیڈ فون پر سپریم کمانڈر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”عمران کا برین ٹیسٹ ہو چکا ہے کمانڈر“..... ریڈ وولف نے سیدھے کھڑے ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اسی کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔ کیا رزلٹ ریکارڈ کیا گیا ہے“..... سپریم کمانڈر نے پوچھا۔

”لیس کمانڈر۔ رزلٹ کے مطابق ٹیسٹ کے دوران عمران کے ذہن میں اس کے ماضی یعنی پاکیشیا کے بارے میں کوئی بات نہیں

تھا..... ریڈ وولف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
 ”اگ کر کے انہیں کہاں رکھا گیا ہے“..... سپریم کمانڈر نے

پوچھا۔

”گلکسی روم میں“..... ریڈ وولف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”کیا بک رہے ہو۔ صفدر اور جولیا کو تم نے گلکسی روم میں
 کیوں ٹھہرایا ہے۔ کیا وہ میرے یا تمہارے مہمان تھے یا زیرو لینڈ
 کے اہم آفیسرز“..... سپریم کمانڈر کی دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی تو
 ریڈ وولف گھبرا گیا۔

”نن۔ نہیں کمانڈر“..... ریڈ وولف نے بوکھلائے ہوئے لہجے
 میں کہا۔

”سٹ اپ۔ تم سے اتنی بڑی غلطی کیسے ہو گئی کہ تم نے قیدیوں
 کو گیسٹ روم میں بھیج دیا جبکہ ابھی ان کا تم نے برین ٹیسٹ بھی
 نہیں لیا اور میں نے پہلے ہی تمہیں حکم دے دیا تھا کہ برین ٹیسٹ
 کے بعد فی الحال انہیں گارڈز میں شامل کیا جائے گا“..... سپریم
 کمانڈر نے غضبناک لہجے میں کہا۔

”س۔ سوری کمانڈر۔ میں ابھی ان دونوں کو برین ڈیپارٹمنٹ
 میں بھجواتا ہوں“..... ریڈ وولف نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”یاد رکھو ریڈ وولف۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے سلسلے میں آئندہ
 نہاری کوئی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ ٹیسٹ سے پہلے اور
 بڑی اجازت کے بغیر عمران کے ساتھیوں سے نرمی ناقابل معافی

سورج ٹھنڈا ہو جائے گا تو زیرو لینڈ کے خلاء باز وہاں پہنچ کر سورج
 پر زیرو لینڈ کا پرچم لہرائیں گے اور وہاں رہائشی کالونیاں قائم کرنے
 کے بعد کہکشاں کے ستاروں کو تخییر کرنے کی کوشش کی جائے
 گی“..... ریڈ وولف نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سپریم کمانڈر کے
 ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

”گڈ۔ اچھے خیالات ہیں عمران کے۔ لیکن قابل عمل نہیں۔ کیا
 صفدر اور جولیا کے بھی یہی خیالات ہیں“..... سپریم کمانڈر نے
 پوچھا۔

”ان کا برین ٹیسٹ ابھی نہیں لیا گیا“..... ریڈ وولف نے
 جواب دیا۔

”کیوں۔ اور عمران کے ذہن میں یہ خیال کیوں آیا ہے کہ اس
 نے جولیا سے نجات پالی ہے“..... سپریم کمانڈر نے سخت لہجے میں
 کہا۔

”دراصل جولیا نے جب سے سنا ہے کہ عمران تھریسیا سے شادی
 کرنے کا خواہش مند ہے تو جولیا کو عمران سے نفرت سی ہو گئی
 ہے۔ عمران بھی جولیا کو اپنی راہ کا کاٹنا سمجھتا ہے اور اس سے بچھا
 چھڑانا چاہتا تھا۔ جولیا نے مجھ سے درخواست کی کہ اسے عمران سے
 الگ رکھا جائے۔ عمران کی بھی یہی خواہش تھی کہ وہ صفدر اور جولیا
 کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا۔ چنانچہ ان دونوں کو فی الحال عمران سے
 الگ کر دیا گیا ہے اور عمران کو برین ٹیسٹ کے لئے بھیج دیا گیا

جرم ہے“..... سپریم کمانڈر نے غراہٹ آمیز لہجے میں کہا۔

”رائٹ سر۔ آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوگی“..... ریڈ وولف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”فوراً ان کا برین ٹیسٹ کراؤ اور مجھے رپورٹ دو۔ باقی احکامات بعد میں دیئے جائیں گے“..... سپریم کمانڈر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”لیس کمانڈر۔ عمران کے لئے کیا حکم ہے“..... ریڈ وولف نے پوچھا۔

”فی الحال اس کے خیالات پر اعتماد کرتے ہوئے اسے آزادی دو اور اسے گارڈز پر سب انچارج بنا کر وکٹر کی ماتحتی میں دے دو۔

اس عہدہ پر عمران کی کارکردگی اور زیرو لینڈ سے وفاداری کی آزمائش کی جائے گی۔ دو دن بعد اسے زیرو لینڈ طلب کر لیا جائے گا۔

صفدر اور جولیا کی برین ٹیسٹ رپورٹ مثبت ہوگی تو وہ بھی گارڈز کے فرائض انجام دیں گے لیکن وہ وکٹر کی بجائے تمہارے

انڈر کام کریں گے تاکہ جولیا اور عمران کا آپس میں کوئی جھگڑا نہ ہو۔ اوکے“..... سپریم کمانڈر نے تحکمانہ لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر اس کے ساتھ ہی سکریں سے اس کی تصویر غائب ہوگئی تو ریڈ وولف اس طرح کرسی پر گر کر ہانپنے لگا جیسے اب تک مسلسل دوڑتا رہا ہو۔ چند لمحوں بعد وہ کچھ پرسکون ہوا اور ایک بٹن

پریس کر کے سکریں کی طرف دیکھنے لگا۔ کمپیوٹر پر اس مکمل ہونے

پسکریں پر اس کے ماتحت ٹوٹی کی تصویر نمودار ہوئی تو اس نے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

”لیس چیف“..... ہیڈ فون پر ٹوٹی کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”ٹیلر کو حکم دو کہ وہ گلیکسی روم سے صفدر اور جولیا کو نکال کر میرے پاس لے آئے“..... ریڈ وولف نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور ایک بٹن پریس کیا تو ٹوٹی کی تصویر سکریں سے غائب ہوگئی۔

ریڈ وولف سکریں پر پھیلے خلاء کا منظر دیکھتا ہوا کچھ سوچنے لگا۔ اس کی پیشانی پر تفکر و پریشانی کی لکیریں ظاہر کر رہی تھیں کہ اس وقت اس کا ذہن کسی اہم مسئلہ کو حل کرنے میں مصروف تھا لیکن چند لمحوں

بعد اچانک اسے عمران کا خیال آیا اور اس نے چوکتے ہوئے کرسی کی بازو پر نصب پینل کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے ہی لمحے

سکریں پر نیلی لکیروں کا جال سا پھیل گیا۔ چند سیکنڈ تک کمپیوٹر پراسیسنگ کے بعد سکریں پر اس کے ماتحت کارل کی تصویر نمودار ہو گئی۔

”لیس چیف۔ حکم فرمائیے“..... ہیڈ فون پر کارل کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”عمران کا برین ٹیسٹ ہو چکا ہے کارل۔ سپریم کمانڈر نے اسے سیکورٹی گارڈز کا سب انچارج مقرر کیا ہے۔ لہذا اسے اشار

روم سے طلب کرو۔ اس کی غنودگی دور کر کے گارڈز یونیفارم دو اور اسے سیکورٹی انچارج کے پاس بھیج دو۔ عمران اس کے انڈر کام

کرے گا۔ وکٹر کو میں خود ہدایات دیتا ہوں“..... ریڈ وولف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”رائٹ سر“..... کارل نے کہا تو ریڈ وولف نے ایک بٹن پریس کر دیا اور سکریں سے کارل کی تصویر غائب ہو گئی۔ ریڈ وولف نے دو سیکنڈ بعد ایک اور بٹن پریس کیا تو سکریں پر چکدار اور نیلی لہروں کا دوبارہ جال پھیلتا چلا گیا۔ پھر مخصوص پراس کے مکمل ہوتے ہی ایک ادھیڑ عمر اور بلڈاگ شکل آدمی کی تصویر سکریں پر ابھر آئی جو شکل سے اسرائیلی نظر آ رہا تھا۔

”لیس چیف“..... اس اسرائیلی کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”وکٹر۔ عمران کو تمہارے پاس بھیجا جا رہا ہے۔ سپریم کمانڈر نے اسے تمہارا اسٹنٹ مقرر کیا ہے اور وہ سب انچارج کے طور پر اسپیس اسٹیشن میں فرائض انجام دے گا“..... ریڈ وولف نے اسرائیلی شخص سے مخاطب ہو کر کہا جس کا نام وکٹر تھا۔

”رائٹ سر۔ لیکن عمران تو دشمن ایجنٹ ہے“..... وکٹر نے سر ہلاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ برین ٹیسٹ سے پتہ چلا ہے کہ وہ زیرو لینڈ اور سپریم کمانڈر کا وفادار ہے اور زیرو لینڈ کی ترقی کے لئے کام کرنا چاہتا ہے۔ سپریم کمانڈر نے اس کی کارکردگی کی آزمائش کے لئے اسے دو دن کے لئے تمہارے انڈر کیا ہے“..... ریڈ وولف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی بٹن پریس کر دیا جس کے نتیجے میں

وکٹر کی تصویر سکریں سے غائب ہو گئی اور سکریں پر دوبارہ خلاء کا منظر پھیل گیا۔ کنٹرول روم میں دوسری سکریں کے سامنے بیٹھے آپریٹر اپنی اپنی سکریں کی طرف متوجہ تھے اور کسی نے ریڈ وولف کی طرف دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ چند لمحوں بعد کنٹرول روم کا دروازہ کھلا اور صفدر اندر آیا۔ اس کے پیچھے جولیا اور ٹیلر تھے۔ ٹیلر دروازہ بند ہونے پر وہیں رک گیا تھا جبکہ صفدر اور جولیا آگے بڑھے اور کمرے کے وسط میں موجود کرسیوں کے پاس رک گئے۔

”مسٹر صفدر اور مس جولیا۔ کیا تم دونوں برین ٹیسٹ کے لئے تیار ہو“..... ریڈ وولف نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر نرم لہجے میں پوچھا۔

”لیس مسٹر وولف۔ البتہ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ تم نے ہمیں آرام کے لئے گیٹ روم میں بھیجا تھا اور ایک گھنٹہ سے پہلے ہی کیوں دوبارہ طلب کر لیا۔ کیا ہم سے کوئی غلطی ہوئی ہے“۔ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔ اس کا لہجہ ناگوار تھا۔

”دراصل عمران کا برین ٹیسٹ ہو چکا ہے اور ٹیسٹ رپورٹ سن کر سپریم کمانڈر نے حکم دیا ہے کہ تم دونوں کا بھی فوراً برین ٹیسٹ کیا جائے“..... ریڈ وولف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ کیا عمران کی ٹیسٹ رپورٹ سے سپریم کمانڈر مطمئن ہے“..... جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں۔ اور اسی لئے سپریم کمانڈر نے عمران کو سیکورٹی کا سب

ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ فی الحال دماغ کو ٹھنڈا رکھو تاکہ برین ٹیسٹ میں ہمارے جذبات ٹریس نہ ہوں۔ میں سپریم کمانڈر سے تمہارے یہاں رہنے کی خواہش ظاہر کر کے اجازت لے لوں گا۔ البتہ صفدر کو جانا پڑے گا یہاں سے“..... ریڈ وولف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”تو کیا سپریم کمانڈر اجازت سے انکار تو نہیں کرے گا۔“ جولیا نے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات پیدا کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ جب میں اسے بتاؤں گا کہ ہم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور اسکے زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو سپریم کمانڈر کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا“..... ریڈ وولف نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا نے مسکراتے ہوئے سر جھکا لیا۔ صفدر دانستہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا اور دل ہی دل میں جولیا کی ایکٹنگ کی تعریف کر رہا تھا۔

”ٹیلر۔ ان دونوں کو برین ڈیپارٹمنٹ میں لے جاؤ۔ میں کرسٹوفر کو ہدایات دے دوں گا“..... ریڈ وولف نے ٹیلر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر اور جولیا پلٹ کر دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ ریڈ وولف ان دونوں کو جاتے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

انچارج مقرر کیا ہے“..... ریڈ وولف نے کہا۔

”اوہ۔ گویا ہمیں بھی سیکورٹی گارڈ مقرر کیا جائے گا۔ لیکن میں عمران کے انڈر کام نہیں کروں گی“..... جولیا نے یکدم غصیلے لہجے میں کہا تو صفدر اس کی شاندار ایکٹنگ پر دل ہی دل میں مسکرا دیا۔ جولیا کا چہرہ غصہ سے لال ہو رہا تھا۔

”فکر مت کرو۔ سپریم کمانڈر کے حکم کے مطابق تم دونوں میرے پاس ڈیوٹی دو گے۔ میں نے سپریم کمانڈر کو بتا دیا ہے کہ تم عمران کے ساتھ نہیں رہنا چاہتیں۔ چنانچہ سپریم کمانڈر کو بھی اندیشہ ہے کہ تمہیں عمران کے ساتھ رکھا گیا تو تمہارا آپس میں جھگڑا ہوتا رہے گا اس لئے سپریم کمانڈر نے تم دونوں کو میرے انڈر کیا ہے“..... ریڈ وولف نے ہنستے ہوئے کہا۔

”واقعی۔ اگر عمران میرے سامنے آیا تو میں اس کا سر توڑ ڈالوں گی“..... جولیا نے حتیٰ لہجے میں کہا۔

”میں کوشش کروں گا کہ تمہارا عمران سے سامنا نہ ہونے پائے۔ یوں بھی عمران کو صرف دو دن کے لئے یہاں رہنا ہے۔ اس کے بعد اسے زیرو لینڈ میں طلب کر لیا جائے گا“..... ریڈ وولف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن میں اسپیس اسٹیشن میں رہنا چاہتی ہوں کیونکہ مجھے زیرو لینڈ بھیجا گیا تو تھریسا کو دیکھ کر میں پاگل ہو جاؤں گی اور عمران کے ساتھ اسے بھی قتل کر ڈالوں گی“..... جولیا نے غراتے ہوئے

ہتے ہوئے کہا۔

”ج۔ ٹیٹ میں میرے کتنے مارکس ہیں“..... عمران نے خوشی

اچھلتے ہوئے پوچھا۔

”نمبر نہیں۔ تمہیں عہدہ دیا گیا ہے۔ چیف نے سپریم کمانڈر

کے حکم پر تمہیں سیکورٹی آفیسر مقرر کیا ہے۔ تمہیں سب انچارج کی

پس دی گئی ہے اور تم سیکورٹی انچارج مسٹر وکٹر کے انڈر کام کرو

مے“..... کرسٹوفر نے جواب دیا۔

”کیا اس کیمین میں قید رہ کر مجھے کام کرنا ہو گا“..... عمران نے

چمکتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ تم یونیفارم پہن لو۔ پھر تمہیں سیکورٹی آفس پہنچا دیا

جائے گا جہاں وکٹر تمہیں تمہارے فرائض بتائے گا۔ اس کیمین سے

نکلنے کے بعد تم آزادی سے اسپیس اسٹیشن میں گھوم پھر سکو گے۔

اسٹیشن کے مختلف حصوں میں موجود روبوٹس تمہاری رہنمائی کریں گے

لیکن پہلے تمہیں وکٹر کے پاس جانا ہو گا“..... کرسٹوفر نے ہدایات

دیتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ کیا وہ بھی میرا کوئی ٹیٹ لے گا“..... عمران نے

جلدی سے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ کمپیوٹر ڈیٹا میں تمہاری تقرری کا اندراج کرنے کے

بعد تمہیں ایک مخصوص نمبر الاٹ کرے گا۔ یہ نمبر ہی تمہاری شناخت

ہو گا اور روبوٹس میں بھی یہ نمبر فیڈ کر دیا جائے گا اور وہ تمہارے حکم

ہوش آنے پر عمران نے آنکھیں کھولیں اور اسے محسوس ہوا کہ

اس کے سر پر کنوٹ موجود نہیں ہے تو اس نے ادھر ادھر دیکھا اور

خود کو آپریشن روم کی بجائے ایک نئی جگہ پر پا کر چونکتے ہوئے اٹھ

بیٹھا۔ یہ چھوٹا سا کیمین نما کمرہ تھا اور وہ فرش پر بیٹھا تھا۔ کیمین میں

وہ اکیلا تھا۔ اس کے قریب ہی فرش پر سلور کلر کا خلائی لباس تھا۔

اسی لمحے کیمین میں ایک آواز ابھرنے لگی جو کسی پوشیدہ مائیک سے

ابھر رہی تھی۔

”مسٹر عمران۔ کرسٹوفر بات کر رہا ہوں۔ تمہیں مبارک ہو۔“

کرسٹوفر کی آواز سنائی دی۔

”مبارک۔ کیا میری شادی ہو رہی ہے“..... عمران نے حیران

ہوتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ تم برین ٹیٹ میں کامیاب ہو گئے ہو“..... کرسٹوفر نے

فرش پر بیٹھ کر تیزی سے اپنے جوتے اتارے اور پھر ایک جوتے کی ایڑی کو گھمایا تو وہ جوتے سے الگ ہو گئی۔ ایڑی اندر سے کھوکھلی تھی اور اس میں دو مربع انچ سائز کی میک اپ کٹ موجود تھی۔ عمران نے کٹ نکال کر لباس کی ایک جیب میں ڈالی اور پھر دوسرے جوتے کی ایڑی گھما کر الگ کی۔ اس میں شرٹ کے عام سائز کے چار پانچ بٹن، زہریلی سوئیاں اور چھوٹی سی نگلی یعنی نیڈل گن اور اسی سائز کی گیس گن موجود تھی۔ عمران نے وہ تمام چیزیں بھی اپنی جیب میں منتقل کیں اور پھر ایڑھیاں واپس جوتوں کے نیچے لگائیں اور جوتے پہن کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دیوار کے پاس آ کر آہستہ سے دیوار پر دستک دی تو دو سیکنڈ بعد بائیں جانب کی دیوار میں ایک دروازہ سا کھل گیا۔ باہر وہی روبوٹ کھڑا تھا جو اسے کنٹرول روم سے برین ڈیپارٹمنٹ میں لے گیا تھا اور اس کا نمبر آرٹو تھا۔

عمران باہر آیا تو دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ روبوٹ نے دائیں جانب اشارہ کیا تو عمران اس کا مطلب سمجھ کر راہداری میں اس سمت چلنے لگا۔ روبوٹ مشینی انداز میں اس کے پیچھے قدم بڑھانے لگا۔ چند قدم چلنے کے بعد راہداری بائیں جانب مڑ گئی۔ اس جانب تین مختلف سمتوں میں تین راہداریاں تھیں۔ تینوں راہداریوں میں دو دو روبوٹ ایک دوسرے سے قدرے فاصلے پر کھڑے تھے۔ عمران نے رک کر پیچھے دیکھا تو آرٹو نے بائیں سمت والی راہداری کی

کے پابند ہوں گے۔ باقی باتیں تمہیں وکٹر بتائے گا۔ اب تم جلدی سے یونیفارم پہن لو۔ کیمین کے باہر ایک روبوٹ موجود ہے جو تمہیں وکٹر کے کمرے تک پہنچا دے گا“..... کرسٹوفر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران نے قریب رکھا خلائی لباس اٹھایا اور ادھر دیکھنے لگا۔

”کیا بات ہے۔ کیا تلاش کر رہے ہو“..... کرسٹوفر کی آواز سنائی دی۔

”کوئی ایسی جگہ جہاں میں پوشیدہ ہو کر لباس تبدیل کروں۔ تم یقیناً سکرین پر مجھے دیکھ رہے ہو گے“..... عمران نے شرماتے ہوئے کہا تو کرسٹوفر ہنسنے لگا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سکرین آف کر رہا ہوں۔ لباس تبدیل کر کے دیوار پر دستک دینا۔ روبوٹ دروازہ کھول دے گا“..... کرسٹوفر نے کہا تو عمران اٹھ کر لباس تبدیل کرنے لگا۔ اس نے خلائی لباس پہنا تو لباس کی جیب میں کوئی چیز محسوس ہوئی جسے اس نے نکال لیا۔ یہ ریموٹ کنٹرول نما آلہ تھا جیسا کہ ٹیبلر کے پاس اس نے دیکھا تھا۔ اس نے ریموٹ نما آلہ واپس جیب میں رکھ لیا۔

”ٹھیک ہے مسٹر اسنوکر۔ لباس تبدیل کر لیا ہے“..... عمران نے دانستہ کرسٹوفر کا نام بگاڑتے ہوئے بلند آواز میں کہا تو جواب میں کوئی آواز نہ سنائی دی۔ اس کا مطلب تھا کہ کرسٹوفر نے واقعی سکرین آف کر دی تھی اور عمران یہی جانتا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے

طرف اشارہ کیا تو عمران اس راہداری میں داخل ہو گیا۔ اس راہداری میں بھی کئی کمرے تھے۔ ایک کمرے کے باہر رو بوٹ کھڑا تھا۔ کمرے کے دروازے پر سیکورٹی کا لفظ دیکھ کر عمران وہیں رک گیا۔ وہاں کھڑے رو بوٹ کے سینے پر اس کا نمبر آرسکس لکھا تھا۔ ”دروازہ کھولو آرسکس“..... آرٹو کے منہ سے مشینی آواز نکلتی تو آرسکس مڑا اور اس کی ایک آنکھ روشن ہو گئی۔ روشنی دروازے پر پڑی اور دروازہ مخصوص انداز میں کھل گیا اور عمران کمرے میں داخل ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحے دروازہ پھر بند ہو گیا۔ یہ ایک کشادہ کمرہ تھا جو کسی کنٹرول روم کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ سامنے والی دیوار کے پاس چار پانچ کمپیوٹر کے آگے آپریٹر بیٹھے اپنے سامنے لگی سکرینوں کی طرف متوجہ تھے۔ کمرے کے وسط میں شیشہ پلاسٹک کی ایک میز کے پاس چند کرسیاں رکھی تھیں۔ میز کی دوسری جانب ایک بڑی کرسی پر ایک بلڈاگ شکل اسرائیلی بیٹھا تھا۔ اس کے سلور کلر لباس پر سامنے کی جانب سینے پر گول بیج میں ایس سی کے حروف لگے اسے سیکورٹی چیف ظاہر کر رہے تھے جس کا نام وکٹر بتایا گیا تھا۔ وہ کافی مضبوط تن و توش کا مالک تھا۔ اس کی گول گول آنکھوں میں سنگدلی اور سفاکی جھلک رہی تھی۔ اس کی کرسی کے بازوؤں پر بھی کنٹرول پینل کی طرح کئی بٹن نصب تھے اور وہ غور سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عمران ادھر ادھر دیکھتا ہوا وکٹر کے سامنے جا کر رک گیا۔

”ہیلو مسٹر وکٹر“..... عمران نے سپاٹ لہجے میں وکٹر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”مسٹر عمران۔ تمہیں کرسٹوفر نے بتا دیا ہے کہ تم سب انچارج مقرر کئے گئے ہو اور میں کون ہوں“..... وکٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

”بس مسٹر وکٹر۔ مجھے تمہارا ماتحت بنایا گیا ہے“..... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اس کے باوجود تمہیں اتنی تمیز نہیں کہ اپنے انچارج سے کیسے بات کی جاتی ہے۔ میں تمہارا چیف ہوں اور تمہیں اصولاً چاہئے تھا کہ مجھے سلام کرتے اور چیف کے لفظ سے مخاطب کرتے“..... وکٹر نے عمران کو گھورتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

”بس۔ سوری چیف۔ اس کمرے کی سجاوٹ دیکھ کر میں حیرت میں ڈوب گیا تھا اور مجھے یاد نہ رہا تھا۔ بہر حال اب میں آپ کو ایک کی بجائے سات سیلوٹ کرتا ہوں“..... عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور سیلوٹ کرنے لگا۔

”بس۔ اتنا ہی کافی ہے۔ بیٹھ جاؤ“..... دوسرے سیلوٹ پر وکٹر نے تیزی سے کہا اور ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

”نہیں چیف۔ مجھے اپنی غلطی کا ازالہ کرنے دیں ورنہ آپ مجھ سے ہمیشہ خفا رہیں گے“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں نے تمہاری غلطی معاف کر دی ہے کیونکہ تم زیرو

لینڈ کے وفادار ہو اس لئے میں تمہاری قدر کرتا ہوں۔ اگرچہ تم پاکیشیائی، اسرائیل کے بدترین دشمن ہو لیکن اس وقت نہ تم پاکیشیائی ہو اور نہ میں اسرائیلی۔ ہم سب زیرو لینڈ کے وفادار ہیں“..... وکٹر نے اس مرتبہ مسکراتے ہوئے کہا تو عمران آگے بڑھ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

”تھینک یو سر۔ میرے لئے کیا حکم ہے“..... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اپنا ایف سیون نکالو“..... وکٹر نے کرسی کا ایک بٹن پر پریس کرتے ہوئے کہا۔ بٹن پریس کرتے ہی اس کی میز پر رکھے کمپیوٹر کی سکرین پر بے شمار ستارے جھلکانے لگے۔ دوسرے ہی لمحے سکرین پر سرخ رنگ کے مربع شکل خانے نمودار ہو گئے۔ ان چوکھٹوں میں نیلے رنگ کے نمبر درج تھے۔ وکٹر نے سکرین پر نظر ڈالی اور پھر ان کی طرف دیکھنے لگا۔

”سوری چیف۔ ایف سیون پاکیشیا کے ایئر بیس پر ہیں۔ وہ میں کیسے لا سکتا ہوں“..... عمران نے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں نے ایف سیون طیارہ نہیں کہا۔ یہ اس آلے کا نام ہے جو تمہارے لباس کی جیب میں ڈالا گیا تھا“..... وکٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ کیا واقعی“..... عمران نے یکدم گھبرا کر کھڑے ہوتے ہوئے

کہا اور پھر دونوں اطراف کی جیسیں ٹٹولنے لگا۔

”مل گیا۔ مل گیا چیف“..... عمران نے خوشی سے چیخے ہوئے کہا اور داہنی جیب سے ریموٹ نما آلہ نکالا تو دیوار کے پاس بیٹھے آپریٹرز یکدم چہرہ گھما کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران آلے کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔ وکٹر کے چہرے پر غصے کے تاثرات تھے۔

”کیا اس ریموٹ سے ٹی وی چلایا جا سکتا ہے سر“..... عمران نے چند لمحوں بعد آلہ وکٹر کے آگے رکھتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں احمق آدمی۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ تم دنیا کے چالاک اور عیار ترین آدمی ہو لیکن مجھے نہیں لگتے“..... وکٹر نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران احمقانہ انداز میں ہنسنے لگا۔

”اس میں کیا شک ہے سر۔ پوری دنیا میری ذہانت کا لوہا مانتی ہے۔ اسی لئے تو مجھے سب انچارج بتایا گیا ہے“..... عمران نے بڑے فخر سے گردن اکڑاتے ہوئے کہا۔

”خیر۔ دو دن میں تمہاری ذہانت اور خوبیوں کا پتہ چل جائے گی۔ فی الحال تم ایف سیون کے فنکشنز سمجھ لو“..... وکٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور آلہ اٹھا کر عمران کو اس پر نصب بٹنوں کی کارکردگی کے بارے میں بتانے لگا اور پھر اس نے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے ایک بٹن پریس کیا اور سکرین پر موجود ایک سرخ نقطہ پارک کرنے لگا۔

”عمران۔ تمہارا کوڈ نمبر تھری ہے۔ یہی نمبر تمہاری شناخت

ہے۔ روبوٹس سے کام لینے کے لئے یہ نمبران کے میموری ڈیٹا میں فیڈ کر دیا گیا ہے۔ لہذا وہ تمہارے حکم کی تعمیل کریں گے لیکن وہ زیرو لیٹنڈ، اسٹیشن انچارج یا میرے خلاف تمہارا کوئی حکم نہیں مانگیں گے اور نہ ہی وہ کوئی ایسا کام کریں گے جس سے اسپیس اسٹیشن کو کوئی نقصان پہنچے کا احتمال ہو..... وکٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”رائٹ سر۔ سمجھ گیا۔ کسی روبوٹ کا دماغ خراب ہو جائے اور وہ مجھے اٹھا کر اسٹیشن سے باہر پھینک دے تو مجھے کیا کرنا ہو گا۔“
 عمران نے سر ہلاتے ہوئے مودبانہ لہجے میں پوچھا تو کمرے میں موجود آپریٹرز بے اختیار مسکرانے لگے اور وکٹر بھی ہنس پڑا۔
 ”نہیں۔ روبوٹ میں دماغ نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ تمہیں پھینکنے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ وہ مشینی انسان ہیں۔ جو کچھ ان کی میموری میں فیڈ ہوتا ہے وہ اس کے مطابق کام کرتے ہیں۔ ان کے سسٹم میں کوئی نقص پیدا ہو جائے تو وہ ساکت ہو جاتے ہیں۔ وہ میرے یا اسٹیشن انچارج کے حکم کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ وہ سب ماسٹر کمپیوٹر کے تابع ہیں اور ماسٹر کمپیوٹر سے ہی ان تک احکامات پہنچتے ہیں جو اسٹیشن انچارج کے کنٹرول میں ہے.....“ وکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
 ”اب مجھے کیا کرنا ہے چیف۔ میرے ماتحت گارڈز کہاں ہیں.....“ عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

”گارڈز اسٹیشن کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ تم راؤنڈ لگاؤ اور اگر کوئی گارڈ غافل نظر آئے تو اس سے باز پرس کرو۔“ وکٹر نے جواب دیا۔

”میں غفلت کرنے والے کو سخت سزا دوں گا سر.....“ عمران نے یکدم جو شیلے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ تم ایسے گارڈ کو سرزنش کرو اور وارننگ دو۔ سزا کا اختیار صرف مجھے یا اسٹیشن انچارج کو ہے۔ تمہاری شکایت پر میں اس گارڈ کو سزا دوں گا.....“ وکٹر نے تیزی سے کہا اور ریویو نما آلہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”سر۔ میرا قیام کہاں ہو گا۔ آرام کرنے کے اوقات کیا ہیں۔“
 عمران نے وکٹر سے آلہ لے کر جیب میں رکھتے ہوئے پوچھا۔
 ”اسی راہداری میں روم نمبر تھری میں تم آرام کرو گے۔ ہر تین گھنٹے بعد تم ایک گھنٹہ آرام کر سکتے ہو.....“ وکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا صرف ایک گھنٹہ آرام۔ میں تو پوری رات سوتا ہوں چیف.....“ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

”اس وقت تم زمین پر نہیں خلاء میں ہو اور خلاء میں دن رات کا کوئی امتیاز نہیں ہے.....“ وکٹر نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا اور ایک بٹن پر پریس کر دیا۔ فوراً ہی میز کے کنارے سے ایک پلیٹ سی باہر نکل آئی۔ اس پر ایک ویسا ہی بیج رکھا تھا جیسا وکٹر کے سینے پر

دکھائی دے رہا تھا۔ اس بیچ پر ایسے اے کے حروف لکھے تھے۔ وکٹر نے بیچ اٹھایا تو پلیٹ خود بخود میز میں واپس چلی گئی۔
 ”لو۔ یہ بیچ لگا لو تا کہ گاؤز کو تمہارا عہدہ معلوم ہو“..... وکٹر نے بیچ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے بیچ لیا اور سینے پر بائیں جانب لباس پر چپکا لیا۔
 ”بس۔ اب تم راؤنڈ پر جاؤ۔ ایک گھنٹے بعد مجھے رپورٹ دینا۔“
 وکٹر نے کہا۔

”رائٹ سر۔ کیا یہاں ریٹورنٹ بھی ہیں یا آکسیجن پر ہی گزارا کیا جاتا ہے“..... عمران نے مودبانہ لہجے میں پوچھا تو کمرے میں موجود آپریٹر ایک مرتبہ پھر مسکرانے لگے۔
 ”ریٹورنٹ نہیں کینٹین ہے۔ لیکن وہاں تمہیں مخصوص کھانا ملے گا جو زیرو لینڈ سے پیک ہو کر آتا ہے۔ شراب اور چائے بھی ملے گی لیکن شراب کا صرف ایک پیگ دیا جاتا ہے ہر تین گھنٹے بعد۔ چائے اور کافی بھی اتنے ہی وقفہ سے ملتی ہے۔ البتہ کھانا چھ چھ گھنٹے بعد دستیاب ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کینٹین میں تمام عملہ کے مطابق کھانے پینے کے اوقات مقرر ہیں۔ عملہ کی کمیونیکیشن کے لحاظ سے عام ملازمین اور گاؤز کا تیسرا درجہ ہے۔ آپریٹرز اور ٹیکنیشنز کا دوسرا درجہ ہے جبکہ آفیسرز کا درجہ پہلا ہے اور تمہارا شمار دوسرے درجے میں ہوگا“..... وکٹر نے مسلسل وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
 ”تھینک یوسر۔ کینٹین کس طرف ہے“..... عمران نے کرسی سے

اٹھتے ہوئے پوچھا۔

”اوہ۔ تم کیسے احمق ہو۔ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ روبوٹ تمہیں گائیڈ کریں گے۔ کسی سے پوچھ لینا“..... وکٹر نے بیزار سے لہجے میں غراتے ہوئے کہا تو عمران یکدم سہم گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے پیچھے ہٹ کر فوجی انداز میں وکٹر کو سیلوٹ کیا اور پلیٹ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کی وفادار بن کر زندگی گزارے گی۔ تھریسیا سے عمران کی شادی نہیں ہونے دے گی۔ اگر عمران نے تھریسیا سے ملنے کی کوشش کی تو وہ دونوں کو گولی مار کر خودکشی کر لے گی۔ اس کے جیتے جی عمران تھریسیا کا نہیں بن سکتا تھا۔ عمران اس کا ہے اور قیامت تک اس کا رہے گا۔

ریڈ وولف اس پر مہربان ہو چکا ہے۔ ریڈ وولف اتنا احمق ہے کہ اسے قابو کرنے کے لئے زیادہ محنت نہیں کرنا پڑے گی۔ اگر ریڈ وولف نے اس سے زبردستی کرنے کی کوشش کی تو وہ کیسے اپنا دفاع کر سکے گی۔ نجانے عمران سے اس کی کب ملاقات ہو گی۔ ریڈ وولف جیسے شیطان کے ساتھ اسے کتنی دیر رہنا پڑے گا۔ نجانے پاکیشیا جانا کب نصیب ہو گا۔

پوری رپورٹ پڑھ کر ریڈ وولف کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑ گیا اور جونہی رپورٹ ختم ہوئی اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے سکرین پر خلاء کا منظر نمودار ہو گیا۔ ریڈ وولف سمجھ گیا کہ جولیا اب تک اسے بے وقوف بناتی رہی ہے۔ وہ زیرو لینڈ میں بھی زندگی گزارنا چاہتی ہے اور پاکیشیا جانے کی بھی آرزو مند ہے۔ اسے عمران سے محبت ہے اور عمران سے ملنے کی خواہش رکھتی ہے۔ جولیا سے اب کیا سلوک کیا جائے جو اسے شیطان اور احمق سمجھتی ہے اور اسے قابو کرنا چاہتی ہے۔ ابھی ریڈ وولف یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک سکرین پر مختلف رنگوں کی لکیروں کا جال سا پھیل

ریڈ وولف کنٹرول روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا سامنے نصب سکرین پر ایک تحریر پڑھ رہا تھا۔ یہ صفدر کے برین ٹیسٹ کی رپورٹ تھی جو برین ڈیپارٹمنٹ سے بھیجی گئی تھی۔ اس تحریر میں صفدر کے ذہنی خیالات بتائے گئے تھے جو ٹیسٹ کے دوران اس کے ذہن میں موجود تھے۔ رپورٹ مثبت تھی کیونکہ صفدر زیرو لینڈ جانے اور سپریم کمانڈر سے وفاداری کا اظہار کرنا چاہتا تھا۔ اس کی خواہش تھی کہ زیرو لینڈ کا وفادار بن کر زیرو لینڈ کے لئے کارنامے انجام دے اور زیرو لینڈ کی اٹلی جنس میں کوئی بلند مرتبہ حاصل کرے۔

صفدر کی رپورٹ ختم ہو گئی اور سکرین پر جولیا کی ٹیسٹ رپورٹ دکھائی دینے لگی۔ لیکن رپورٹ پڑھتے پڑھتے ریڈ وولف کے چہرے پر حیرت و غصے کے لمبے جلتے تاثرات پیدا ہونے لگے۔ رپورٹ میں جولیا کے ذہنی خیالات یہ تھے کہ وہ زیرو لینڈ اور سپریم کمانڈر

گیا۔ ریڈ وولف چونکا اور سمجھ گیا کہ سپریم کمانڈر کی کال آ رہی ہے۔ اس نے ایک بٹن پریس کر دیا اور سکرین پر نگاہیں جمائے سوچنے لگا کہ سپریم کمانڈر کو جولیا کی ٹیسٹ رپورٹ کیسے بتائے گا جبکہ اس سے پہلے وہ سپریم کمانڈر کو بتا چکا تھا کہ جولیا زیرو لینڈ کی وفادار ہے اور اسپیس اسٹیشن پر ہی رہنا چاہتی ہے کیونکہ اسے عمران سے نفرت ہو چکی ہے۔ کمپیوٹر پر اس کے بعد سکرین پر سپریم کمانڈر کی تصویر نمودار ہوتے ہی اس نے ایک اور بٹن پریس کیا اور اٹھ کر کوع کے انداز میں جھک گیا۔

”ہیلو ریڈ وولف۔ کیا صفدر اور جولیا کا برین ٹیسٹ ہو گیا ہے۔“
سپریم کمانڈر کی آواز سنائی دی۔

”یس کمانڈر۔ ابھی ابھی ٹیسٹ رپورٹ آئی ہے“..... ریڈ وولف نے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”کیا دونوں کی رپورٹ مثبت ہے“..... سپریم کمانڈر نے پوچھا۔

”یس کمانڈر۔ البتہ جولیا کی رپورٹ میں تھوڑی سی گڑبڑ ہے۔“

ریڈ وولف نے جواب دیا۔

”گڑبڑ۔ کیا مطلب۔ تفصیل بتاؤ“..... سپریم کمانڈر نے چونکتے ہوئے کہا۔

”کمانڈر۔ وہ آپ اور زیرو لینڈ کی وفادار بننا چاہتی ہے لیکن

پاکیشیا جانے کی حسرت میں بھی مبتلا ہے۔ وہ عمران سے اب بھی

محبت کرتی ہے اور عمران کی تھریسیا سے شادی ہونے پر دونوں کو قتل

کر کے خودکشی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے“..... ریڈ وولف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا لیکن اس نے اپنے بارے میں جولیا کے خیالات بتانے سے گریز کیا۔

”تم نے بتایا تھا کہ وہ اسپیس اسٹیشن میں ہی رہنا چاہتی ہے اور وہ عمران کی صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی“..... سپریم کمانڈر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یس کمانڈر۔ میرے سامنے جولیا نے بڑے غصیلے لہجے میں

ایسے جملے کہے تھے لیکن اس کے ذہن میں زیرو لینڈ جانے کا خیال

ریکارڈ کیا گیا ہے۔ لگتا ہے تھریسیا سے حسد نے اس کا دماغ اپ

سیٹ کر دیا ہے۔ بھی وہ پاکیشیا واپس بھی جانا چاہتی ہے اور زیرو

لینڈ میں بھی زندگی گزارنا چاہتی ہے۔ اسی طرح عمران کو قتل کرنے

کا بھی ارادہ رکھتی ہے اور اسے خود سے جدا بھی نہیں کرنا چاہتی۔“

ریڈ وولف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”یقیناً اس کا ذہن منتشر ہے۔ بہر حال تم ان کی برین ٹیسٹ

رپورٹ مجھے روانہ کر دو۔ میں اس کا تجزیہ کر کے فیصلہ کروں گا کہ

جولیا کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ اسے زیرو لینڈ کا وفادار بنا کر

اس کی یادداشت سے عمران کی محبت ختم کر دی جائے گی“..... سپریم

کمانڈر نے کہا۔

”رائٹ سر۔ اور صفدر کے بارے میں کیا حکم ہے“..... ریڈ

ولف نے گہرا سانس لیتے ہوئے پوچھا۔

رہے تھے اور چند لمحوں میں ہی اس نے جولیا کو سزا دینے اور اس کا غرور توڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ اگرچہ سپریم کمانڈر کی اجازت کے بغیر جولیا کے خلاف کوئی اقدام کرنا کمانڈر کی خطی کا سبب بن سکتا تھا لیکن وہ کوئی بہانہ کر کے اپنی پوزیشن بچا سکتا تھا۔

سپریم کمانڈر کو مطمئن کرنے کے لئے وہ کہہ سکتا تھا کہ جولیا نے فرار ہونے کی کوشش کی تھی یا جولیا نے اس کا حکم ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ کوئی بہت ہی مؤثر بہانہ ہونا چاہئے۔ چند منٹ اسی ادھیڑ بن میں گزر گئے اور پھر دروازہ کھلا اور وہ اس طرف متوجہ ہو گیا۔ صفدر، ٹیلر کے ساتھ آ رہا تھا۔ صفدر کے جسم پر سلور کلر کا لباس تھا۔ ٹیلر دروازے کے پاس ہی رک گیا جبکہ صفدر کمرے کے وسط میں آ رکا۔

”مسٹر صفدر۔ سپریم کمانڈر کے حکم پر تمہیں دو دن کے لئے گارڈ بنا دیا گیا ہے اور تم میری ماتحتی میں کام کرو گے۔ اس حیثیت سے تم میرے احکامات کے پابند ہو اور حکم عدولی پر تمہارے لئے وہی سزا ہوگی جو دوسرے عملہ کے لئے مقرر ہے۔ بطور اسٹیشن انچارج میں یہاں کا چیف ایگزیکٹو ہوں۔ کیا سمجھے“..... ریڈ وولف نے صفدر سے سخت لہجے میں کہا۔

”رائٹ سر۔ میں اپنے فرائض سے کوتاہی نہیں کروں گا۔“ صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”تم کنٹرول روم کے باہر ڈیوٹی دو گے۔ جب ضرورت ہوئی تم

”اسے گارڈ بنا کر اپنے انڈر رکھو۔ دو دن بعد عمران کے ساتھ اسے بھی زیرو لینڈ طلب کر لیا جائے گا“..... سپریم کمانڈر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سکرین سے اس کی تصویر غائب ہو گئی تو ریڈ وولف نے ایک بٹن پریس کیا اور سکرین کی طرف دیکھنے لگا۔ جلد ہی سکرین پر اس کے ماتحت کارل کی تصویر نمودار ہو گئی تو اس نے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

”نیس چیف۔ حکم فرمائیے“..... ہیڈ فون پر کارل کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کرسٹوفر کو ہدایت کر دو کہ صفدر کو ہوش میں لا کر اور گارڈ کی یونیفارم پہنا کر میرے پاس بھیج دے۔ وہ میرے پاس ڈیوٹی دے گا۔ بعد میں اسے زیرو لینڈ بھیجا جائے گا“..... ریڈ وولف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”رائٹ سر۔ اور کوئی حکم“..... دوسری طرف سے کارل نے کہا۔

”صفدر اور جولیا کے برین ٹیسٹ کی رپورٹ اگر سپریم کمانڈر کو روانہ نہیں کی تو فوراً بھیج دو“..... ریڈ وولف نے مزید ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر ایک بٹن پریس کر دیا تو سکرین سے کارل کا عکس غائب ہو گیا۔ ریڈ وولف دوبارہ جولیا کے بارے میں سوچنے لگا جو اسے شیطان سمجھتی تھی اور اس کے بارے میں غلط سوچ رکھتی تھی۔ جولیا کے اپنے متعلق خیالات ریڈ وولف کے ذہن پر ہتھوڑے برسا

اور ٹیلر کنٹرول روم سے نکلے اور دروازہ بند ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر رنگ برنگی لکیروں کا جال پھیل گیا اور ریڈ وولف نے چمکتے ہوئے کرسی کے بازو میں نصب ایک بٹن پریس کر دیا مگر اس کے ذہن میں یکدم سوال ابھرا آیا تھا کہ سپریم کمانڈر اب کیوں رابطہ قائم کر رہا ہے۔ چند لمحوں بعد سپریم کمانڈر کا عکس سکرین پر واضح ہوا تو ریڈ وولف نے ایک بٹن پریس کیا اور کھڑے ہو کر احراماً رکوع کے انداز میں جھک گیا۔

”ریڈ وولف“..... ہیڈ فون سے سپریم کمانڈر کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی تو ریڈ وولف یکدم سیدھا کھڑا ہو گیا۔

”یس کمانڈر“..... ریڈ وولف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
 ”میں نے جولیا اور صفدر کی ٹیسٹ رپورٹ دیکھی ہے لیکن جولیا کے بارے میں چند باتیں ایسی بھی ہیں جو تم نے مجھے بتانے سے گریز کیا تھا۔ کیوں“..... سپریم کمانڈر نے تلخ لہجے میں کہا تو ریڈ وولف کانپ کر رہ گیا۔

”سوری سر۔ شاید مجھے اس وقت خیال نہ رہا ہو۔ غلطی سے کوئی بات رہ گئی ہوگی“..... ریڈ وولف نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”بہر حال اب وضاحت کرو۔ جولیا کے ذہن میں یہ خیال کیوں آیا کہ تم اس پر مہربان ہو چکے ہو اور تم اتنے احمق ہو کہ وہ تمہیں آسانی سے قابو کر سکتی ہے اور اگر تم نے اس سے زبردستی کرنے کی کوشش کی تو وہ کیسے اپنا دفاع کر سکے گی“..... سپریم کمانڈر غراتے

سے کام لیا جائے گا۔ کھانے پینے کے لئے تم کینٹین جاؤ گے۔ تمہارا کوڈ نمبری ٹو ہے۔ ٹیلر کا نمبری ون ہے کیونکہ وہ بھی میرے انڈر ہے۔ روپوش کو بھی تمہارا کوڈ نمبری بتا دیا جائے گا تاکہ وہ تمہیں شناخت کر سکیں اور ضرورت کے مطابق تم ان سے بات کر سکو۔
 ریڈ وولف نے مسلسل ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”سمجھ گیا چیف۔ کیا روپوش کسی معاملے میں مجھے معلومات فراہم یا میری رہنمائی کر سکیں گے“..... صفدر نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں۔ لیکن وہ تمہارے ایسے احکامات پر عمل کرنے کے پابند نہیں ہوں گے جن کا تمہارے فرائض سے تعلق نہ ہو گا اور نہ ہی وہ تمہیں ایسی معلومات فراہم کریں گے جو ان کے میموری ڈیٹا میں فیڈ نہیں ہے۔ تمہارا قیام کنٹرول روم کے سامنے والے کمرے میں رہے گا۔ جسے تم ایف سیون سے کھول اور بند کرو گے۔ کیا کرسٹوفر نے تمہیں ایف سیون کے فنکشنز کے بارے میں سمجھا دیا ہے۔“ ریڈ وولف نے جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

”یس چیف۔ اس نے مجھے اچھی طرح ایف سیون کا استعمال بتا دیا ہے“..... صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”گڈ۔ اب تم باہر ٹھہرو۔ ہر تین گھنٹہ بعد تم ایک گھنٹہ اپنے روم میں آرام کرو گے“..... ریڈ وولف نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر پلٹ کر دروازے کی طرف بڑھا تو ٹیلر نے دروازہ کھول دیا۔ صفدر

پوچھا۔

”میں نے اس کی عمران سے الگ رہنے کی خواہش سن کر اسے کچھ دیر کے لئے گیٹ روم میں بھیجا تھا۔ شاید اسی سے اس نے اندازہ لگایا ہو کہ میں اس پر مہربان ہو چکا ہوں“..... ریڈ وولف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بہر حال تم فوراً جولیا سے باز پرس کرو۔ مجھے لگتا ہے اس کے ذہن میں پاکیشیا واپس جانے کا کوئی پلان ہے اور وہ تم پر قابو پا کر اور تمہیں اپنی گرفت میں لے کر اپنے پلان پر عمل کرنا چاہتی ہے۔ اس پر تشدد کر کے اگلاؤ کہ اس کا کیا پلان ہے۔ صفدر اور جولیا کچھ دیر گیٹ روم میں رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہیں دونوں نے کوئی پلان ترتیب دیا ہو اس لئے صفدر کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھو۔ یہ سیکرٹ ایجنٹ انتہائی خطرناک ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ اسپیس اسٹیشن کو تباہ کر کے خود بھی مر جائیں۔ ان لوگوں کے لئے موت کوئی اہمیت نہیں رکھتی“..... سپریم کمانڈر نے سخت لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”رائٹ سر۔ میں ان لوگوں کو اتنا موقع ہی نہیں دوں گا کہ وہ ہمیں کوئی نقصان پہنچا سکیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو ان تینوں کو ہلاک کر دیا جائے“..... ریڈ وولف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”احتمق مت بنو ریڈ وولف۔ اگر ان لوگوں کو قتل کرنا ہی مقصود ہوتا تو لاکھوں ڈالر خرچ کر کے انہیں اغوا نہ کرایا جاتا بلکہ انہیں

ہوئے کہا تو ریڈ وولف کا چہرہ خوف سے یکدم زرد پڑ گیا۔ اسے اب تک یہ خیال نہ آیا تھا کہ جن باتوں کو وہ سپریم کمانڈر سے چھپا رہا ہے وہ رپورٹ میں بھی موجود ہیں۔ کاش وہ رپورٹ سپریم کمانڈر کو بھجوانے سے پہلے ان باتوں کو واش کرا دیتا۔

”میں کمانڈر۔ یہ باتیں میں نے دانستہ آپ کو بتانے سے گریز کیا تھا“..... ریڈ وولف نے جواب دیا۔

”کیوں۔ بولو“..... سپریم کمانڈر نے غراہٹ آمیز بھری آواز میں پوچھا۔

”اس لئے کہ میں جولیا کو اس کی غلط بیانی پر پوچھ بچھ کرنا اور بعد میں اسے سزا دینے کے لئے آپ سے اجازت حاصل کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس نے میرے سامنے عمران سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے اسٹیشن پر ہی رہنے کی خواہش ظاہر کی تھی لیکن ذہنی طور پر اس کے خیالات میرے بارے میں برے اور ہتک آمیز تھے۔ وہ مجھے شیطان سمجھتی ہے اور بے وقوف سمجھ کر مجھ پر قابو پانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نجانے مجھ پر حاوی ہو کر وہ کیا فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ شاید وہ اپنے حسن سے مجھے متاثر کر کے اسپیس اسٹیشن پر کنٹرول حاصل کرنا چاہتی ہے“..... ریڈ وولف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”یقیناً یہی بات ہوگی۔ لیکن اسے کیسے معلوم ہوا کہ تم اس پر مہربان ہو اور اس سے زبردستی کرنے کی کوشش کر سکتے ہو۔ تم نے جولیا پر کون سی مہربانی کی تھی“..... سپریم کمانڈر نے سخت لہجے میں

وہیں قتل کر دیا جاتا۔ میں ان کی صلاحیتوں کو زیر و لینڈ کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ایسے ناقابل تخیراجنٹ ہیں جنہیں کرہ ارض کے سپر پاورز ممالک شکست دینے میں آج تک کامیاب نہیں ہو سکے۔ دیش آل..... سپریم کمانڈر نے ریڈ وولف کو ڈانٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی تصویر بھی سکرین سے غائب ہو گئی۔

سیکورٹی چیف کے کمرے سے نکل کر عمران دائیں جانب چل دیا اور دروازے کے باہر کھڑے ایک روبوٹ کے پاس جا رکا جس کے سینے پر آر سکس لکھا تھا۔
 ”کیا تمہارا نام آر سکس ہے؟“..... عمران نے روبوٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
 ”نہیں۔ یہ میرا کوڈ ہے؟“..... روبوٹ کے منہ سے مشینی آواز نکلی۔

”میرا کوڈ نمبر بتاؤ“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”ایس تھرٹی ہے اور تم سیکورٹی اسٹنٹ ہو؟“..... روبوٹ نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار اپنے سینے پر موجود بیج پر نظر ڈالی جس پر ایس اے کے حروف لکھے تھے۔
 ”آل رائٹ۔ کینٹین کس طرف ہے؟“..... عمران نے سر ہلاتے

”مرخ سے۔ کیا تم کبھی گئے ہو وہاں“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو ایک لمحہ کے لئے گاڑ کا منہ حیرت سے کھل گیا۔
 ”نوسر۔ کیا مرخ پر بھی زیرو لینڈ کی حکومت ہے“..... گاڑ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”فضول بانئیں مت کرو۔ جاؤ اپنا کام کرو“..... عمران نے جواب دینے کی بجائے اسے ڈانٹنے ہوئے کہا تو وہ گاڑ سہم کر اس سمت میں بڑھ گیا جس طرف سے عمران آیا تھا۔ عمران بھی اس کی مخالف سمت میں چل دیا۔ ابھی ۱۱ چند قدم ہی چلا تھا کہ سامنے سے ٹیلر نامی گاڑ آتا دکھائی دیا۔ اس کے سینے پر کوئی نمبر آویزاں نہ تھا۔ عمران کو دیکھ کر وہ مسکرا دیا۔ قریب آ کر ٹیلر نے عمران کو سلام کیا۔

”کیا بات ہے ٹیلر۔ تم نے کڑ نمبر کا بیج کیوں نہیں لگایا۔“
 عمران نے رکتے ہوئے آفسرانہ انداز میں کہا۔

”سوری سر۔ میں گاڑ نہیں ہوں“..... ٹیلر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

”تو کیا تم ڈگاڑ ہو“..... عمران نے حیرت سے منہ پھاڑتے ہوئے پوچھا۔

”میں سروں میں ہوں جناب اور میری ڈیوٹی کنٹرول میں ہوتی ہے اس لئے مجھے میرے نام سے مخاطب کیا جاتا ہے۔ کوڈ صرف سیکورٹی گاڑز اور روبوٹس کے ہونے ہیں“..... ٹیلر نے جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

ہوئے پوچھا۔

”اس طرف کی راہداری میں بانئیں ہاتھ پر چوتھے کمرے میں۔ دروازے پر کینٹین کا لفظ لکھا ہوگا“..... روبوٹ نے بانئیں جانب ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران پلٹ کر واپس چل دیا۔ وہ اس جگہ آیا جہاں سے تین راہداریاں نکل رہی تھیں لیکن کینٹین والی راہداری میں جانے کی بجائے وہ برین ڈیپارٹمنٹ والی راہداری میں آیا اور آگے بڑھنے لگا۔ وہ کنٹرول روم میں جانا چاہتا تھا تاکہ صفدر اور جولیا کی خیریت معلوم کر سکے۔ اسی لمحے بانئیں ہاتھ کا ایک دروازہ کھلا اور اس میں سے ایک سلور لباس والا گاڑ نکل کر عمران کی طرف مڑا تو وہ عمران کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا اور پھر اس نے فوراً مودبانہ انداز میں عمران کو سیلوٹ کیا۔ یقیناً اس نے عمران کا بیج دیکھ لیا تھا۔

”ادھر کیا کر رہے ہو تھرٹین“..... عمران نے اس کے سینے پر درج نمبر دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔

”آکسیجن کنٹرولر نے طلب کیا تھا جناب“..... گاڑ نے مودبانہ لہجے میں کہا جس کا نمبر تھرٹین تھا۔

”اوکے۔ کیا آکسیجن پلانٹ ٹھیک کام کر رہا ہے“..... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”لیس سر۔ آپ کہاں سے آئے ہیں“..... گاڑ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

ہوئے کہا۔

”تمہارے علاوہ کتنے افراد کنٹرول روم کو سرور کرتے ہیں۔“

عمران نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

”صرف میں ہوں یا پھر آپ کے ساتھی صفدر کو وہاں بطور گارڈ مقرر کیا گیا ہے“..... ٹیلر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران

چونک پڑا۔

”تو کیا جولیا کو گارڈ نہیں بنایا گیا۔ وہ کہاں ہے“..... عمران نے

سرسری انداز میں پوچھا۔

”برین ڈیپارٹمنٹ میں، میں اسے لینے جا رہا ہوں“..... ٹیلر نے قدم اٹھاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ عمران سمجھ گیا کہ یقیناً کوئی گڑبڑ ہے جس کے سبب جولیا کو گارڈ نہیں بنایا گیا۔ وہ سوچتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ کنٹرول روم والی راہداری میں داخل ہوتے ہی کنٹرول روم کے باہر کھڑے ایک گارڈ کو دیکھ کر عمران چونک پڑا کیونکہ وہ صفدر تھا۔ صفدر بھی عمران کو دیکھ کر چونکا اور پھر مسکرانے لگا۔ عمران اس کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ راہداری میں اس وقت اور کوئی نہ تھا لیکن احتیاط بے حد ضروری تھی۔

”جولیا کا کیا بنا“..... عمران نے صفدر کی طرف دیکھ کر آئی کوڈ

میں پوچھا۔

”مس جولیا کو برین ڈیپارٹمنٹ میں ہی رہنے دیا گیا تھا۔ مجھے

بتایا گیا کہ ریڈ وولف نے صرف مجھے طلب کیا ہے۔ پھر مجھے

یونیفارم پہنا کر ٹیلر کے ساتھ یہاں بھیجا گیا۔ ریڈ وولف نے مجھے میرے فرائض بتائے“..... صفدر نے بھی آئی کوڈ میں کہا اور تفصیل سے ریڈ وولف کے ساتھ ہونے والی بات چیت بتانے لگا۔

”ابھی ریڈ وولف کے حکم پر ٹیلر مس جولیا کو لینے گیا ہے۔ میرے پوچھنے پر ٹیلر نے بتایا کہ مس جولیا کی برین ٹیسٹ رپورٹ میں کوئی گڑبڑ ہے اور ریڈ وولف کافی غصے میں ہے“..... صفدر نے کہا۔

”تم جولیا کا دھیان رکھنا۔ ریڈ وولف اسے کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کرے تو جولیا کا دفاع کرنا۔ ہمیں نہایت خاموشی سے اپیس اسٹیشن پر قبضہ کرنا ہے لیکن اسے نقصان پہنچانے سے ہر صورت میں گریز کرنا ہے کیونکہ ہماری بقاء اسی میں ہے۔ البتہ کسی دوسرے اپیس اسٹیشن شپ میں پہنچنے کے بعد اسے تباہ کرنے کی کوشش کریں گے“..... عمران نے آئی کوڈ میں صفدر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

”سمجھ گیا۔ لیکن طلبی کے بغیر میں کنٹرول روم میں کیسے جا سکتا ہوں۔ ریڈ وولف مجھے دیکھتے ہی ہوشیار ہو جائے گا“..... صفدر نے سر ہلاتے ہوئے آئی کوڈ میں کہا۔

”اس کا حل میں سوچتا ہوں۔ ذرا جولیا کے بارے میں پتہ چل جائے کہ ریڈ وولف نے اسے کیوں طلب کیا ہے“..... عمران نے کہا اور پلٹ کر واپس چل دیا۔ راہداری سے نکل کر وہ برین

”ہیلو فرینڈز۔ میں تم دونوں کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں۔“
 عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔
 ”تم یہاں کیوں آئے ہو؟“..... کرسٹوفر نے منہ بناتے ہوئے
 پوچھا۔

”تمہارے احسان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے“..... عمران نے
 رکے بغیر مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”احسان۔ کون سا احسان مسٹر عمران؟“..... اسکاٹ نے حیرت
 بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہاری وجہ سے مجھے سیکورٹی آفیسر اور اسٹنٹ انچارج بنا
 دیا گیا ہے۔ کیا یہ احسان کم ہے؟“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں
 کہا۔

”ہم نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا مسٹر عمران۔ تمہاری برین
 ٹیسٹ رپورٹ پازیٹو تھی اور سپریم کمانڈر نے اس رپورٹ سے
 مطمئن ہو کر تمہیں سب انچارج بنائے جانے کا حکم دیا تھا۔“
 کرسٹوفر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن رپورٹ تو تم نے تیار کی تھی۔ اگر تم ٹیکنیو رزلٹ لکھتے
 تو شاید مجھے قتل کر دیا جاتا“..... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ رپورٹ ہم نے لکھی نہیں بلکہ جو کچھ
 تمہارے ذہن میں تھا وہ کمپیوٹر میں ریکارڈ ہوتا رہا اور ہم سکرین پر
 دیکھتے رہے۔ پھر ہم نے کمپیوٹر کے ذریعے ہی تمہاری ٹیسٹ

ڈیپارٹمنٹ والی راہداری میں داخل ہوا تو سامنے سے آتی جولیا اور
 ٹیلر کو دیکھ کر وہ رک گیا۔ جولیا نے بھی اس کی طرف دیکھا۔ ٹیلر،
 جولیا کے عقب میں چل رہا تھا۔

”تمہاری برین ٹیسٹ رپورٹ مثبت نہیں ہے اس لئے تمہیں
 طلب کیا گیا ہے۔ حالات کو سنبھالنے کی پوری کوشش کرنا۔ ریڈ
 وولف کافی غصے میں ہے۔ اسے ٹھنڈا کرنا۔ میں موقع دیکھ کر آ
 جاؤں گا“..... جولیا کے قریب آنے پر عمران نے آئی کوڈ میں اسے
 ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”ہیلو جولیا۔ مجھے مبارک باد دو۔ میں سیکورٹی آفیسر بنا دیا گیا
 ہوں“..... عمران نے جولیا سے کہا۔
 ”شٹ اپ۔ مجھ سے بات مت کرو“..... جولیا نے غصیلے لہجے
 میں اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

”ٹیلر۔ یہ تو کائناتی ہے“..... عمران نے ٹیلر کی طرف دیکھ کر
 مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا دیا لیکن خاموش رہا اور عمران کے
 قریب سے گزر گیا۔ عمران آگے بڑھنے لگا۔ وہ برین ڈیپارٹمنٹ
 والے کمرے کے دروازے پر پہنچا اور جیب سے ایف سیون نکال
 کر دروازے کی طرف کرتے ہوئے مخصوص بٹن پریس کیا تو دروازہ
 کھل گیا اور وہ اندر آ گیا۔ دروازہ بند ہو گیا۔ دیوار کے پاس
 سکرینوں کے سامنے بیٹھے کرسٹوفر اور اسکاٹ نے اس کی طرف
 دیکھا اور چونک پڑے۔

رپورٹ اسٹیشن انچارج اور سپریم کمانڈر کو بھیج دی تھی۔ اس میں ہمارا کوئی دخل نہیں تھا اور نہ تم سے ہماری دوستی تھی کہ ہم خود سے رپورٹ میں کچھ اضافہ کرتے“..... کرسٹوفر نے خشک لہجے میں کہا۔
 ”تو کیا جولیا کی رپورٹ پازیٹو نہیں تھی جو اسے سیکورٹی میں شامل نہیں کیا گیا“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
 ”ہاں۔ اس کے ذہن میں غلط قسم کے خیالات تھے۔ اب شاید اسٹیشن انچارج اسے کوئی سزا دے۔ اسٹیشن انچارج نے اسے کنٹرول روم میں طلب کیا ہے“..... کرسٹوفر نے جواب دیا۔

”یقیناً جولیا کے ذہن میں میرے لئے نفرت اور میرے قتل کا خیال ہو گا جس کی وجہ سے اسے چیف سزا دینا چاہتا ہے۔“ عمران نے کرسٹوفر سے ایک قدم کے فاصلے پر رکتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن اصل میں وہ چیف کے خلاف سوچتی رہی تھی۔ اسے چیف کی طرف سے زبردستی کا اندیشہ بھی ہے اور وہ چیف کو شیطان سمجھنے کے علاوہ چیف کو گرفت میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے۔“ کرسٹوفر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ ذرا مجھے دکھاؤ رپورٹ“..... عمران نے یکدم غرات ہوئے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ چیف کی اجازت کے بغیر ہم رپورٹ نہیں دکھا سکتے۔“ کرسٹوفر نے سخت لہجے میں کہا۔

”انکار مت کرو۔ جب تک میں جولیا کی برین رپورٹ نہیں دیکھوں گا مجھے شک رہے گا کہ جولیا چیف کو نہیں مجھے شیطان سمجھتی ہے۔ جلدی کرو“..... عمران نے تیزی سے کہا۔

”شٹ اپ۔ تم ہمارے آفیسر نہیں ہو جو ہم تمہیں رپورٹ دکھائیں۔ نکل جاؤ یہاں سے ورنہ ابھی چیف سے تمہاری شکایت کر دی جائے گی“..... اسکاٹ نے یکدم غرات ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”خفا کیوں ہوتے ہو۔ میں تو مذاق کر رہا تھا“..... عمران نے جیب سے ایف سیون نکالتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں موجود ایف سیون کا رخ اسکاٹ کی طرف کر کے خصوص بنن پریس کر دیا۔ ایف سیون کے ایک سوراخ سے سفید دھواں نما گیس کی لہر نکل کر اسکاٹ کے چہرے سے ٹکرائی اور دوسرے ہی لمحے اس کی آنکھیں بند اور جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا اور پھر عمران فوراً ہی ایف سیون کا رخ کرسٹوفر کی طرف کر دیا۔ بنن پریس کرتے ہی کرسٹوفر کا بھی وہی حال ہوا اور وہ بھی اسکاٹ کی طرح اپنی کرسی پر بیٹھے بیٹھے بے ہوش ہوتا چلا گیا۔

ہو..... ریڈ وولف نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔
 ”تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں صرف عمران کو شیطان سمجھتی ہوں“..... جولیا نے بے ساختہ ہنستے ہوئے کہا۔
 ”اور تم یہ بھی سمجھتی ہو کہ میں اتنا بے وقوف ہوں کہ تم مجھ پر قابو پاسکتی ہو۔ کیوں“..... ریڈ وولف نے غراتے ہوئے کہا۔
 ”ہاں۔ یہ درست ہے۔ میں تمہیں چاہنے لگی ہوں اور اس خوش فہمی میں مبتلا ہوں کہ تمہیں اپنی محبت سے نرم کر کے تمہارے دل پر قابو پاسکتی ہوں کیونکہ تم بھی مجھے پسند کرتے ہو“..... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
 ”لیکن تم نے یہ کیوں سوچا کہ میں تم سے زبردستی کروں گا۔“
 ریڈ وولف نے تلخ لہجے میں کہا۔
 ”یہ ہر عورت کی فطری سوچ ہوتی ہے کہ کوئی مرد شادی سے پہلے اس کے ساتھ من مانی نہ کر سکے۔ اس میں برا ماننے والی کون سی بات ہے“..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”یہ کہ تم عمران کو بھی نہیں چھوڑنا چاہتی اور اس سے ملنے کی آرزو رکھتی ہو اور پاکیشیا جانے کی حسرت میں بھی مبتلا ہو۔ اسی لئے سپریم کمانڈر نے تمہیں سزا دینے کا فیصلہ کیا ہے“..... ریڈ وولف نے غصے سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔
 ”کیسی سزا۔ میں نے کوئی جرم تو نہیں کیا“..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

کنٹرول روم میں داخل ہو کر جولیا نے ریڈ وولف کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات تھے۔ ٹیلر بند دروازے کے پاس رک گیا اور جولیا آگے بڑھ گئی۔ ریڈ وولف کی نگاہیں جولیا پر مرکوز تھیں۔
 ”ہیلو مسٹر ریڈ وولف“..... جولیا نے کمرے کے وسط میں رکتے ہوئے بڑے دلکش لہجے میں کہا۔
 ”جولیا۔ تمہاری برین ٹیسٹ رپورٹ ٹیکٹو ہے۔ مجھے بتاؤ تمہارے کیا ارادے ہیں“..... ریڈ وولف نے سخت لہجے میں کہا۔
 ”میں سمجھی نہیں ڈیر۔ اپنا ارادہ تو میں پہلے ہی بتا چکی ہوں کہ میں تمہارے ساتھ یہاں رہنا چاہتی ہوں۔ مجھے تمہاری شخصیت بے حد پسند ہے“..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”لیکن تمہارے دماغ میں کچھ اور ہے۔ تم مجھے شیطان سمجھتی

”ہاں۔ تمہاری زبان اور سوچ میں تضاد ہے۔ تم خود کو زیر و لیڈ کا وفادار کہتی ہو لیکن پاکیشیا بھی جانا چاہتی ہو۔ عمران سے نفرت ظاہر کرتی ہو لیکن اسے اپنا بھی سمجھتی ہو اور اسے جیتے جی کسی اور سے شادی نہیں کرنے دینا چاہتی اور سپریم کمانڈر کو یقین ہے کہ تم پاکیشیا جانے کے لئے مجھے استعمال کرنا چاہتی ہو اور اسی لئے تم مجھے اپنے قابو میں کرنے کا ارادہ رکھتی ہو“..... ریڈ وولف نے جولیا کو گھورتے ہوئے کہا تو جولیا کا دل چاہا کہ ریڈ وولف کے سامنے سینہ سپر ہو جائے لیکن پھر اسے عمران کی ہدایات یاد آ گئیں۔

”تم قابو کا مطلب غلط سمجھ رہے ہو ڈیر۔ قابو کرنے سے مراد ہے تمہیں اپنی محبت میں مبتلا کرنا لیکن لگتا ہے تم اس قابل ہی نہیں ہو ورنہ یوں اپنے ماتحتوں کے سامنے مجھ پر الزام لگانے کی بجائے علیحدگی میں میرے ساتھ صبر و تحمل سے بات کرتے اور میں تمہاری دانش مندی کی تعریف کرتی“..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے اپنی خوبصورت باتوں میں الجھانے کی بجائے میرے سوالوں کے جواب دو۔ یہ درست ہے کہ میں نے تمہاری بات مان کر تمہیں عمران سے علیحدہ رکھنے کی کوشش کی تھی لیکن تمہاری برین رپورٹ سے مجھے تمہاری مکاری کا پتہ چل گیا ہے کہ تم میری نرمی سے فائدہ اٹھانا اور مجھے گرفت میں لینا چاہتی ہو۔ بولو۔ تمہارا کیا منصوبہ ہے“..... ریڈ وولف نے غصے سے غراتے ہوئے کہا۔

”شور مچانے سے کیا فائدہ۔ میرا منصوبہ صرف اتنا ہے کہ میں

تمہارے ساتھ اسپیس اسٹیشن پر زندگی گزارنا چاہتی ہوں اور اگر تم محبت کے مفہوم سے نا آشنا ہو تو میں تمہیں مجبور نہیں کروں گی۔“ جولیا نے ناگوار لہجے میں کہا۔

”مجھے تمہاری محبت نہیں چاہئے۔ میں تمہارا پلان جانا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے سپریم کمانڈر کو جواب دینا ہے اس لئے تم شرافت سے زبان کھول دو“..... ریڈ وولف نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔

”کیوں اپنے ساتھ مجھے بھی تماشہ بنا رہے ہو۔ تمہارے ماتحت تمہارے بارے میں کیا سوچیں گے کہ تم کتنے گنوار ہو کہ ان کے سامنے ذاتی باتیں کھول رہے ہو“..... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ٹیلر۔ تم باہر جاؤ“..... ریڈ وولف نے ٹیلر کی طرف دیکھ کر حکیمانہ لہجے میں کہا تو ٹیلر پلٹ کر فوراً ہی کمرے سے باہر نکل گیا اور دروازہ دوبارہ بند ہو گیا۔

”ہاں۔ اب بولو۔ کیا کہنا چاہتی ہو“..... ریڈ وولف نے دوبارہ جولیا کو گھورتے ہوئے کہا۔

”صرف یہ کہ تم صبر و تحمل سے بات کرو اور مجھ سے کچھ معلوم کرنا چاہتے ہو تو مجھے سوچنے کے لئے وقت دو۔ مجھے گیٹ روم یا اپنے کمرے میں لے چلو جہاں اطمینان سے میں تمہارے سوالوں کے جواب سے سکوں“..... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

نے بھی ان کی طرف دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی اور اس پر جولیا کو خاصی حیرت تھی۔ یا تو وہ اپنے سروں پر چڑھے ہیڈ فون کے سبب ان کی آواز نہیں سن رہے تھے یا پھر ریڈ وولف کے خوف سے جولیا کی طرف دیکھنے کی جرأت نہ کر پا رہے تھے۔

”تم وقت ضائع کر رہی ہو جولیا۔ کیا تم جواب دینے پر تیار نہیں ہو۔ جلدی بولو“..... ریڈ وولف نے غراتے ہوئے کہا۔

”میں نے جواب دینے سے انکار نہیں کیا۔ تمہیں اتنی جلدی کیوں ہے“..... جولیا نے مسکرتے ہوئے کہا۔

”مجھے سپریم کمانڈر کو رپورٹ دینی ہے“..... ریڈ وولف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”کیا تم سپریم کمانڈر سے میری بات کرا سکتے ہو“..... جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”کیوں۔ تم اس سے کیا کہنا چاہتی ہو“..... ریڈ وولف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”صرف یہ کہ سپریم کمانڈر کو زیرو لینڈ کے لئے میری خدمات کی ضرورت نہیں ہے تو مجھے قتل کر دیا جائے یا پھر مجھے اسپیس اسٹیشن کی انچارج بنا کر تمہیں میرے انڈر کر دیا جائے تاکہ تم مجھے دھمکیاں دینے کی جرأت نہ کر سکو۔ جلدی کرو۔ سپریم کمانڈر سے میری بات کراؤ“..... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ریڈ وولف حیرت زدہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

”نہیں۔ یہیں اور اسی وقت تمہیں سب کچھ بتانا پڑے گا ورنہ“..... ریڈ وولف نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

”ورنہ تم کیا کرو گے۔ میں جانتی ہوں تم سپریم کمانڈر کے حکم کے بغیر مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ غلط کہہ رہی ہوں کیا۔“ جولیا نے جلدی سے کہا۔

”میں۔ میں تمہارا بہت برا حشر کر سکتا ہوں جولیا۔ سپریم کمانڈر نے مجھے اجازت دے دی ہے کہ میں تمہارا پلان معلوم کرنے کے لئے تمہارے ساتھ جو چاہے سلوک کروں۔ بہتر یہی ہے کہ تشدد کے بغیر ہی زبان کھول دو“..... ریڈ وولف نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا تو جولیا مسکرانے لگی۔ دراصل وہ عمران کی ہدایت کے مطابق وقت کو طول دے رہی تھی۔

”تم اتنے بے رحم تو نظر نہیں آتے کہ ایک کمزوری لڑکی پر تشدد کرو۔ مجھے یقین ہے کہ تم صرف نام کی حد تک وولف ہو۔ وولف کی طرح خونخوار نہیں ہو“..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہیں ابھی معلوم ہو جائے گا کہ میں کتنا خطرناک ہوں۔ تم جیسی مکار عورت کے لئے میں درندہ ہوں۔ خون آشام درندہ“..... ریڈ وولف نے جولیا کو خونخوار نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”درندہ بننے کی بجائے تم انسان بن کر بھی تو مجھ سے پوچھ گچھ کر سکتے ہو“..... جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس جھگڑے کے دوران کنٹرول روم میں موجود آپریٹرز میں سے کسی

”کیا بک رہی ہو۔ تم ہوش میں تو ہو۔ کیا میں تمہارا ماتحت ہوں کہ تم مجھے حکم دے رہی ہو۔ کیا سپریم کمانڈر تمہاری خواہش پوری کرنے کا پابند ہے سوکس کتیا“..... چند لمحوں بعد ریڈ وولف نے غضبناک لہجے میں کہا۔

”جینو مت۔ نجانے تم جیسے خارش زدہ کتے کو کس نے اسٹیشن انچارج بنا دیا ہے کہ تمہیں عورتوں سے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے“..... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”ابھی تمہیں بتاتا ہوں کہ میں کون ہوں“..... ریڈ وولف نے جولیا کے جواب پر آپے سے باہر ہوتے ہوئے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا اور کرسی کے بازو پر نصب ایک بٹن پر انگلی رکھی ہی تھی کہ اسی لمحے سکرین پر رنگ برنگی لکیروں کا جال سا پھیلتا چلا گیا تو اس نے چونکتے ہوئے بٹن سے انگلی ہٹائی اور ایک دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد مخصوص پراس کے بعد سکرین پر ایک نقاب پوش کی تصویر نمودار ہوئی تو ریڈ وولف نے ایک اور بٹن پریس کیا اور تیزی سے اٹھ کر رکوع کے انداز میں سکرین کے سامنے جھک گیا تو جولیا سمجھ گئی کہ سکرین پر نظر آنے والا نقاب پوش یقیناً سپریم کمانڈر ہی ہے۔

”ریڈ وولف“..... سپریم کمانڈر کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”لیس کمانڈر“..... ریڈ وولف نے سیدھے ہو کر نہایت ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”جولیا کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ کیا تم نے جولیا سے پوچھ گچھ کی ہے“..... سپریم کمانڈر نے سخت لہجے میں کہا۔ جولیا کو سپریم کمانڈر کی آواز تو نہیں سنائی دے رہی تھی لیکن وہ محسوس کر رہی تھی کہ سپریم کمانڈر کی نقاب سے جھانکتی آنکھیں اسی پر مرکوز ہیں۔

”لیس کمانڈر۔ لیکن وہ کچھ بتانے پر آمادہ نہیں ہے“..... ریڈ وولف نے جواب دیا۔

”کیوں۔ کیا اسے تمہارے اختیارات کا اندازہ نہیں ہے۔“
سپریم کمانڈر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”لیکن اسے پرواہ نہیں ہے کمانڈر۔ اس نے میری بے ادبی کی ہے اور مجھے خارش زدہ کتا کہا ہے“..... ریڈ وولف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تفصیل بتانے لگا۔

”کیا اس کا دماغ چل گیا ہے جو وہ اسٹیشن انچارج بننا چاہتی ہے“..... تفصیل سننے کے بعد سپریم کمانڈر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لیس کمانڈر۔ اس نے مجھے دھمکیاں بھی دی ہیں“..... ریڈ وولف نے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اسی لمحے جولیا نے سپریم کمانڈر کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

”کیا جولیا مجھ سے بات کرنا چاہتی ہے“..... سپریم کمانڈر نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

پوچھا۔

”لیس کمانڈر۔ میں زیرو لینڈ کی خاطر پاکیشیا کو بھول چکی ہوں۔ اگر میرے برین ٹیسٹ سے میری وفاداری ثابت نہیں ہوئی تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے کیونکہ ہر انسان کی یادداشت میں اس کا ماضی موجود رہتا ہے جسے آسانی سے نہیں بھلایا جاسکتا۔ پھر پاکیشیا سے میری روائگی اچانک اور میری مرضی کے بغیر ہوئی تھی اور یہاں آ کر میرا ذہن انتشار میں مبتلا رہا جس کے سبب میری ٹیسٹ رپورٹ ٹیکھو ہو گئی“..... جولیا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”تمہاری بات کسی حد تک درست ہے۔ لیکن تم نے ریڈ وولف کے بارے میں جو کچھ سوچا ہے اس کا تمہارے ماضی سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ تم ریڈ وولف کو شیطان اور بے وقوف سمجھتی ہو اور تمہارے خیال میں تم ریڈ وولف کو آسانی سے قابو کر سکتی ہو۔ تم اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہو لیکن تمہیں اس سے اپنی آبرو کا بھی خطرہ ہے۔ تم عمران کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی لیکن اسے چھوڑنے کا بھی تمہارا ارادہ نہیں ہے۔ ان سب باتوں کا تمہارے پاس کیا جواز ہے۔ تم زیرو لینڈ کی وفادار ہو تو اسٹیشن انچارج کا احترام کرنے کی بجائے اس سے بدتمیزی کیوں کی۔ اپنے پلان کے بارے میں تمہارا اصرار کیوں ہے کہ تم ریڈ وولف کو تنہائی میں اپنا پلان بتاؤ گی“..... سپریم کمانڈر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اس نے مجھے سوکس کتیا کہہ کر میری توہین کی ہے اور کوئی

”لیس کمانڈر۔ لیکن میں نے انکار کر دیا ہے“..... ریڈ وولف نے ایک نظر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”کالنگ سسٹم اوپن کر دو۔ میں اس سے بات کرتا ہوں۔“
سپریم کمانڈر نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو ریڈ وولف نے کرسی کے بازو پر نصب پینل کا ایک مخصوص بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو جولیا۔ کیا تم میری آواز سن رہی ہو“..... سپریم کمانڈر نے جولیا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو جولیا کو محسوس ہوا جیسے وہ آواز کنٹرول روم کی چھت سے آ رہی ہو اور وہ کسی قدر نروس ہو گئی کیونکہ اس سے مخاطب ہونے والا کوئی معمولی شخصیت نہیں بلکہ زیرو لینڈ جیسے پاورفل اور پوشیدہ ملک کا مالک تھا۔ ایک ایسے ملک کا حکمران جو سائنسی ترقی میں ایکریمیا، گریٹ لینڈ اور شوگران سے بھی سو برس آگے تھا اور دنیا آج تک زیرو لینڈ کو تلاش کرنے اور اس کا محل وقوع معلوم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی تھی۔

”لیس کمانڈر۔ میں آپ کو دیکھ اور آپ کی آواز بخوبی سن رہی ہوں“..... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اس کے باوجود تم نے میرے سامنے سر نہیں جھکایا“..... سپریم کمانڈر نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”لیس کمانڈر۔ کیونکہ میرا مذہب کسی انسان کے سامنے جھکنے کی اجازت نہیں دیتا“..... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”خیر۔ کیا تم زیرو لینڈ اور میری وفادار ہو“..... سپریم کمانڈر نے

اور خلاء کے بارے میں کچھ نہیں جانتی اور کسی کی مدد اور سہارے کے بغیر تمہارے یا زیرو لینڈ کے خلاف قدم نہیں اٹھا سکتی اس لئے فی الحال اس کے ساتھ سختی کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس کا برین دوبارہ چیک کرو تا کہ ثابت ہو جائے کہ اس نے جو کچھ زبان سے کہا ہے وہی کچھ اس کے ذہن میں بھی ہے۔ پھر جب اسے زیرو لینڈ طلب کیا جائے تو اس کی برین واشنگ کر کے اس کا ماضی ختم کر دیا جائے گا اور اس کے دماغ میں وہ سب کچھ فیڈ کر دیا جائے گا جو میں چاہتا ہوں..... سپریم کمانڈر نے ریڈ وولف کو مخاطب کر کے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”رائٹ سر۔ میں ابھی اسے برین ڈیپارٹمنٹ میں بھیجتا ہوں۔“
ریڈ وولف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔
”جولیا۔ فی الحال تمہیں یہاں دو دن گزارنا ہیں۔ اس کے بعد تمہیں زیرو لینڈ منتقل کر دیا جائے گا اور تمہیں وہاں تمہاری صلاحیتوں کے مطابق منصب عطا کیا جائے گا..... سپریم کمانڈر نے جولیا سے مخاطب ہو کر سپاٹ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ تھینک یو کمانڈر“..... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لیکن یہ ذہن میں رکھنا کہ اگر تم نے یہاں کسی قسم کی شرارت کی، ریڈ وولف یا اسٹیشن کے کسی کارکن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو ریڈ وولف پر لازم ہے کہ وہ تمہیں قتل کر دے۔ دیش

عورت بھی برداشت نہیں کر سکتی کہ اتنے لوگوں کی موجودگی میں اسے بے عزت کیا جائے۔ میں کیا، آپ یا خود ریڈ وولف بھی ایسی بے عزتی پر خاموش نہیں رہ سکتا۔ اسی لئے میں آپ سے ریڈ وولف کی شکایت کرنا چاہتی تھی لیکن اس نے مجھے موقع دینے سے انکار کر دیا اور تشدد کی دھمکیاں دینے لگا۔ باقی رہی پلان کی بات۔ تو میرے ذہن میں زیرو لینڈ کے مفاد کے خلاف نہ تو کوئی پلاننگ ہے اور نہ میں ایسا سوچ سکتی ہوں۔ نہ تو میرے پاس کوئی اختیار ہے اور نہ ہی افرادی قوت۔ میں ایک سیکرٹ ایجنٹ ہوں اور مجھے خلائی ٹیکنالوجی اور سائنس کا ذرا بھی علم نہیں تو میں کیسے خلاء میں موجود اس اسپیس اسٹیشن میں کسی پلان پر عمل درآمد کر سکتی ہوں جہاں میں خود ریڈ وولف کے رحم و کرم پر ہوں۔ جس نے دھمکی دی ہے کہ وہ میری زبان کھلوانے کے لئے درندہ بن جائے گا۔ خون آشام درندہ۔ آپ ہی فیصلہ کریں کمانڈر کہ میں اس آذخو درندے کے ساتھ کیسے رہ سکتی ہوں جو کسی وقت بھی مجھے چیر پھاڑ سکتا ہے..... جولیا نے مسلسل بولتے ہوئے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا جیسے وہ ابھی رونے لگے گی تو چند لمحوں کے لئے کنٹرول روم میں سمسمیر سناٹا پھیل گیا۔ کنٹرول روم میں اپنی سیٹوں پر بیٹھے آپریٹرز بھی جولیا کے لہجے اور بیان سے متاثر ہو کر جولیا کی طرف دیکھنے پر مجبور ہو گئے تھے جبکہ ریڈ وولف انتہائی غصے سے جولیا کو گھور رہا تھا۔

”ریڈ وولف۔ جولیا کی یہ بات بالکل درست ہے کہ وہ سائنس

”دوبارہ برین ٹیسٹ“..... جولیا نے مختصراً آئی کوڈ میں کہا اور آگے بڑھ گئی۔ صفدر نے ٹیلر کی طرف دیکھا تو ٹیلر نے مسکراتے ہوئے اسے مخصوص اشارہ کیا اور جولیا اس کے پیچھے چل دی۔ جولیا آگے بڑھتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ عمران کہاں گیا اور کیا کر رہا ہے۔ اب دوبارہ برین ٹیسٹ ہو گا تو وہ کیسے اپنے خیالات کو کنٹرول کر سکے گی۔ اگر پہلے کی طرح اس کے ذہن میں متضاد اور منفی خیالات پیدا ہوئے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔

انہی اندیشوں میں فاصلہ طے ہوا اور وہ دوسری راہداری میں آ کر وہ برین ڈیپارٹمنٹ کے دروازے پر پہنچ کر رک گئی تو ٹیلر نے ایف سیون کا رخ دیوار کی طرف کر کے ایک بٹن پریس کیا تو دیوار میں دروازہ کھل گیا۔ جولیا کمرے میں داخل ہوئی تو وہ اندر کا منظر دیکھ کر چونک پڑی۔ کرسٹوفر اور اسکاٹ اپنی کرسیوں پر سو رہے تھے۔ ان کے علاوہ وہاں کوئی نہ تھا۔ جولیا نے پلٹ کر دروازے کی طرف دیکھا تو ٹیلر بھی اندر آ چکا تھا اور دروازہ بند ہو چکا تھا۔

”ٹیلر۔ یہ دونوں تو سو رہے ہیں“..... جولیا نے ٹیلر سے مخاطب ہو کر کہا اور دوبارہ ان دونوں کی طرف دیکھنے لگی۔

”میں تو جاگ رہا ہوں۔ میز پر لیٹ جاؤ“..... ٹیلر نے سخت لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب“..... جولیا نے یکدم چونکتے ہوئے کہا اور چہرہ کھما کر ٹیلر کی طرف دیکھا تو ٹیلر نے مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو

آل..... سپریم کمانڈر نے آخر میں وارننگ دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سکرین سے اس کا عکس غائب ہو گیا تو ریڈ وولف نے ایک بٹن پریس کرتے ہوئے فاتحانہ نگاہوں سے جولیا کی طرف دیکھا اور اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔ جولیا نے ریڈ وولف کی طرف دیکھا اور غصے سے ہونٹ بھیج لئے۔

”ٹیلر۔ کم ان“..... ریڈ وولف نے ایک اور بٹن پریس کر کے اپنے مائیک پر ٹیلر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اور جولیا کی طرف دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ٹیلر اندر آ گیا۔

”ٹیلر۔ جولیا کو برین ڈیپارٹمنٹ میں لے جاؤ۔ کرسٹوفر سے کہو کہ فوری طور پر اس کا دوبارہ برین ٹیسٹ لے کر مجھے رپورٹ کرے۔“ ریڈ وولف نے ٹیلر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو دروازے کے پاس ہی رک گیا تھا۔

”جولیا۔ ٹیلر کے ساتھ جاؤ“..... ریڈ وولف نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا ایک جھٹکے سے پلٹی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ جونہی وہ دروازے کے پاس پہنچی ٹیلر نے ایف سیون سے دروازہ کھولا اور جولیا کے ساتھ باہر نکل گیا۔ باہر صفدر گارڈ کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ جولیا کو دیکھ کر وہ مسکرا دیا۔

”کیا ہوا“..... صفدر نے جولیا سے نگاہیں ملا کر آئی کوڈ میں

اس کے کہنے پر ریڈ وولف اور سپریم کمانڈر سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر کچھ سوچنے لگا۔

”کیا ہماری آواز کہیں سنی جا رہی ہو گی؟“..... جولیا نے آہستہ سے پوچھا۔

”نہیں۔ میں نے اسی لئے تم سے آئی کوڈ میں بات نہیں کی کہ یہ محفوظ جگہ ہے۔ یوں بھی عام طور پر کسی کمرے کو سکریں پر چیک نہیں کیا جاتا۔ البتہ لاک اپ میں خفیہ آلات تھے اور وہاں ہماری نگرانی کی جا رہی تھی۔ میں نے یہاں کمپیوٹر آف کر دیئے ہیں تاکہ کوئی اسکاٹ اور کرسٹوفر سے رابطہ قائم نہ کر سکے۔ ریڈ وولف یا کوئی اور آفیسر بھی صرف اسی وقت برین ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کرتا ہے جب کسی کے برین ٹیسٹ کے بارے میں کرسٹوفر سے بات کرنی ہوتی ہے“..... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے ریڈ وولف میرے سلسلے میں کرسٹوفر کو کال کرنے کی کوشش کر رہا ہو“..... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر اس نے فوری طور پر کرسٹوفر سے بات کرنا ہوتی تو وہ تمہاری موجودگی میں کرسٹوفر کو ہدایات دے دیتا۔ لیکن اس نے مجھے کرسٹوفر کے لئے ہدایات دے کر بھیجا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب وہ تمہاری برین ٹیسٹ رپورٹ کا انتظار کرے گا اور زیادہ دیر تک کرسٹوفر نے رپورٹ نہ دی تو تب ریڈ وولف خود اس سے

جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔ وہ عمران کو پہچان گئی تھی۔
”اوہ تم“..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اب جلدی سے شروع ہو جاؤ۔ وقت کم ہے“..... ٹیلر نے کہا جو دراصل عمران ہی تھا۔ کرسٹوفر اور اسکاٹ کو بے ہوش کر کے اور ان کے کمپیوٹر سسٹم آف کر کے وہ فوراً کنٹرول روم کی طرف چل دیا تھا۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ جولیا کی برین رپورٹ پر ریڈ وولف غضبناک ہو کر جولیا کو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔

عمران کنٹرول روم کے پاس پہنچا تو اندر سے ٹیلر نکلتا دکھائی دیا۔ عمران کے ذہن میں فوراً خیال آیا کہ ٹیلر کے روپ میں وہ کنٹرول روم میں داخل ہو سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی جیب سے گیس گن نکال کر ٹیلر کے چہرے پر گیس فائر کی تھی اور اسے بے ہوش کر کے اس لاک اپ میں لے گیا تھا جہاں وہ جولیا اور صفدر کے ساتھ ہوش میں آیا تھا۔

وہاں اس نے میک اپ کٹ نکال کر اپنے چہرے پر ٹیلر کا میک اپ کیا اور اس سے لباس تبدیل کر کے واپس کنٹرول روم کے باہر صفدر کے پاس آ ٹھہرا تھا۔ اس نے آئی کوڈ میں صفدر کو بتا دیا تو کہ وہ کنٹرول روم میں جائے گا۔ پھر حسب توقع دروازے کے باہر نصب کسی پوشیدہ مائیک سے ریڈ وولف کی آواز ابھری اور اس۔ ٹیلر کو اندر طلب تھا اور عمران کنٹرول روم میں چلا گیا تھا۔ جولیا۔

رابطہ قائم کرے گا لیکن اس وقت سے پہلے ہی میں ایسا چکر چلاؤں گا کہ وہ تمہیں بھول جائے گا“..... عمران نے مسلسل بات کرتے ہوئے آخر میں معنی خیز لہجے میں کہا۔

”کیسا چکر“..... جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”میں تمہیں ابھی واپس آ کر بتاؤں گا۔ فی الحال تم یہاں ٹھہرو۔ میں جا رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے ریڈ وولف مجھے پھر طلب کرے اور ہاں۔ یہ ایف سیون اپنے پاس رکھتا کہ خطرے کی صورت میں اپنا دفاع کر سکو“..... عمران نے جیب سے ٹیلر کا ریموٹ نما آلہ ایف سیون نکالتے ہوئے کہا اور پھر جولیا کو ایف سیون پر نصب ہٹوں کے بارے میں سمجھانے لگا۔ جولیا نے ایف سیون اپنے لباس کے اندر چھپایا اور عمران دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ دروازہ بند ہونے پر جولیا سوچنے لگی کہ عمران کے واپس آنے سے پہلے کوئی اندر آ گیا یا کرسٹوفر اور اسکاٹ ہوش میں آ گئے تو اسے کیا کرنا ہوگا۔

صفدر کنٹرول روم کے باہر کھڑا جولیا کے بارے میں سوچ رہا تھا جو عمران کے ساتھ برین ڈیپارٹمنٹ میں گئی تھی۔ جولیا نے بتایا تھا کہ اس کا دوبارہ برین ٹیسٹ کیا جائے گا اور صفدر کو فکر تھی کہ اس کے بعد جولیا کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ چند منٹ بعد سامنے سے عمران آتا دکھائی دیا جو ٹیلر کے میک اپ میں تھا۔ عمران قریب آ کر رکا تو صفدر نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

”میں کینیڈین جا رہا ہوں۔ اگر ریڈ وولف مجھے طلب کرے تو بتا دیتا“..... عمران نے آئی کوڈ میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیا کھانے کا پروگرام ہے“..... صفدر نے بھی آئی کوڈ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں“..... عمران نے کہا اور پھر صفدر کو اپنے پروگرام سے آگاہ کرنے لگا۔ پھر وہ جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ رک گیا۔

کنٹرول روم کے باہر نصب کسی خفیہ مائیک سے ریڈ وولف کی آواز ابھری تھی۔

”سی ٹو۔ کیا سی ون واپس آ گیا ہے“..... ریڈ وولف نے صفدر کو مخاطب کر کے پوچھا تھا مگر اس نے نام لینے کی بجائے کوڈ نمبر سے مخاطب کیا تھا جبکہ سی ون ٹیلر کا نمبر تھا۔ صفدر نے سوالیہ انداز میں عمران کی طرف دیکھا تو عمران نے آئی کوڈ میں اسے ہدایت کی۔

”لیس چیف۔ اب وہ کینٹین میں کھانا کھانے گیا ہے“..... صفدر

نے بلند آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تمہیں انفارم کر کے گیا ہے“..... ریڈ وولف نے پوچھا۔

”لیس چیف۔ آپ مجھے حکم فرمائیں“..... صفدر نے انتہائی

مودبانہ لہجے میں کہا۔

”کچھ نہیں۔ تم چائے پینا چاہو تو تم بھی کینٹین جا کر پی آؤ۔

کسی روپوٹ سے کینٹین کا معلوم کر لیتا“..... ریڈ وولف نے کہا۔

”تھینک یو سر۔ میں واقعی چائے کی طلب محسوس کر رہا تھا۔“

صفدر نے عمران کا اشارہ پاتے ہی کہا تو ریڈ وولف نے دوبارہ کچھ

نہ کہا۔ چند لمحوں تک انتظار کے بعد عمران نے صفدر کو اپنے ساتھ

آنے کا اشارہ کیا اور واپس چل دیا۔ صفدر اس کے پیچھے قدم

اٹھانے لگا۔ دوسری راہداری میں آ کر عمران رکا اور صفدر کی طرف

دیکھنے لگا۔

”یہ اچھا ہوا کہ ریڈ وولف اب کچھ دیر تمہاری طرف سے بھی

غافل رہے گا۔ ہمیں کسی ایسے آدمی کو قابو کرنا ہے جس سے اسپیس اسٹیشن کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہو سکیں“..... عمران نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

”ایسا آدمی کون ہو سکتا ہے“..... صفدر نے چونکتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

”کینٹین میں دیکھیں گے۔ آؤ“..... عمران نے کہا اور دوبارہ

آگے بڑھنے لگا۔ جلد ہی وہ اس جگہ جا پہنچے جہاں سے تین اطراف

میں راہداریاں نکل رہی تھیں۔ عمران، صفدر کے ساتھ اس راہداری

میں داخل ہوا جس میں کینٹین تھی۔ ایک دروازے پر کینٹین کا لفظ

دکھائی دے رہا تھا۔ وہ دروازے کے پاس پہنچے جوشیشے جیسی شفاف

دھات کا بنا ہوا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک زرد سوٹ والا

ادھیڑ عمر باہر آیا۔ اس کے سینے پر لگے بیج پر اسے سی کے حروف لکھے

ہوئے تھے۔ اس نے ایک نگاہ عمران اور صفدر پر ڈالی اور پھر مخالف

سمت میں بڑھ گیا۔

”آؤ۔ یہ کوئی آفیسر معلوم ہوتا ہے“..... عمران نے آئی کوڈ میں

صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ دونوں زرد سوٹ والے کے

پیچھے چل دیئے۔ زرد سوٹ والا ان سے چار قدم آگے چلتا ہوا

بائیں جانب کی راہداری میں مڑ گیا۔ صفدر اور عمران اس راہداری

میں مڑے تو وہاں ایک روپوٹ کھڑا تھا جس کا نمبر آر نائن تھا جبکہ

زرد سوٹ والا غائب ہو چکا تھا۔ راہداری میں چند کمرے تھے۔

یقیناً وہ آفیسر انہی میں سے کسی کمرے میں گیا تھا۔

”آرنائن۔ کیا تم میرا کوڈ نمبر بتا سکتے ہو“..... عمران نے رکتے ہوئے روباٹ کو مخاطب کر کے کہا۔

”لیس۔ تمہارا نمبر ایس تھری ہے“..... روباٹ کے منہ سے مشینی آواز نکلی۔

”ابھی جو آفیسر آیا ہے وہ کون ہے اور اس کے بیج پر لکھے اے سی کا کیا مطلب ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”اس کا نام بوٹم ہے اور وہ آپریشنل کنٹرولر ہے۔ اے سی کا مطلب یہی ہے“..... روباٹ نے مشینی آواز میں کہا۔

”اس کا آفس روم کون سا ہے“..... عمران نے پوچھا تو روباٹ نے اپنے سامنے والے کمرے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔

عمران نے ایک لمحہ کے لئے سوچا اور پھر جیب سے ایف سیون نکالا اور اس کمرے کے دروازے کی طرف کر کے مخصوص بٹن پر پریس کیا۔

تو دروازہ کھل گیا۔ صفدر اور عمران تیزی سے کمرے میں داخل ہوئے اور دروازہ بند ہو گیا۔ اس کمرے میں زرد سوٹ والا بوٹم تنہا بیٹھا تھا۔ اس کی پشت دروازے کی طرف تھی اور وہ اپنے سامنے دیوار پر نصب سکرین کی طرف دیکھ رہا تھا جبکہ اس کے سر پر ہیڈ

فون چڑھا ہوا تھا۔ سکرین پر ایک ایسے کمرے کا منظر روشن تھا جس میں چند میزوں پر کمپیوٹر رکھے ہوئے تھے اور ان کے آگے آپریٹر بیٹھے کام کر رہے تھے۔ بوٹم کے آگے میز پر ایک کنٹرول پینل

نصب تھا۔ عمران کے اشارے پر صفدر دروازے کے پاس ہی رک گیا اور عمران آگے بڑھا۔ وہ بوٹم کے قریب پہنچا ہی تھا کہ بوٹم کو اس کی موجودگی کا احساس ہو گیا۔ اس نے گردن گھما کر پیچھے دیکھا اور عمران کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ پھر اس نے صفدر کو بھی دیکھ لیا۔

”اوہ۔ تم اندر کیوں آئے ہو ایس تھری“..... بوٹم نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا تو عمران نے ایف سیون کا رخ اس کے

چہرے کی طرف کر دیا اور بوٹم بے اختیار اچھل پڑا۔

”ہاتھ بلند کر کے کھڑے ہو جاؤ مسٹر بوٹم۔ کوئی حرکت کی تو میں ریڈ بٹن پر پریس کر دوں گا“..... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”کیا۔ کیا چاہتے ہو تم“..... بوٹم نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور ہاتھ بلند کر کے کھڑا ہو گیا۔

”تمہاری زندگی۔ ادھر آ جاؤ۔ ہری اپ“..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو بوٹم کرسی سے ہٹ کر کمرے کے وسط میں کھڑا ہو گیا۔

”کیا تم نہیں جانتے کہ میں کون ہوں“..... بوٹم نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

”جانتا ہوں۔ لیکن میرا ایف سیون تمہیں نہیں پہچانتا اس لئے اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو میں جو سوال کروں اس کا فوراً جواب دو۔

تمہاری کیا ذیوی ہے“..... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

میں اسٹور کر دیا جاتا ہے۔ اسٹور کے دوران اس کی دیکھ بھال اور چیکنگ کا کام کیا جاتا ہے اور اس میں ایندھن لوڈ کر کے اسے آئندہ پرواز کے لئے تیار رکھا جاتا ہے۔ مگر تم یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہو؟..... بوہتم نے جواب دینے کے بعد پوچھا تو عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے صفدر کو قریب آنے کا اشارہ کیا اور صفدر اس کے قریب آ گیا۔

”تم اس پر نگاہ رکھو۔ میں ابھی آتا ہوں“..... عمران نے صفدر سے آئی کوڈ میں کہا تو صفدر نے بوہتم پر ایف سیون تان لیا۔ بوہتم خوفزدہ نگاہوں سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”سنو بوہتم۔ میں دوبارہ وارننگ دے رہا ہوں کہ تم نے اگر کسی کو ہمارے میں بتانے کی یا سگنل دینے کی کوشش کی تو مارے جاؤ گے۔ میں اسٹیشن انچارج سے بات کر کے ابھی آتا ہوں“۔ عمران نے بوہتم سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر، بوہتم کے سامنے تین قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا۔ عمران نے مخصوص طریقے سے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی صفدر گھوم کر بوہتم کے عقب میں آیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر بوہتم کے سر سے ہیڈ فون اتار لیا۔ اسے اندیشہ تھا کہ کہیں بوہتم ہیڈ فون کے ذریعے کسی کو خطرے کا سگنل نہ دے دے۔ اس نے ہیڈ فون بوہتم کی کرسی پر رکھ دیا مگر ٹھیک اسی لمحے کمرے میں خطرے کا سائرن گونجنے لگا۔

”میں۔ میں آپریشنل کنٹرولر ہوں۔ اسپیس اسٹیشن پر آنے والے اسپیس باؤل اور دوسرے خلائی جہازوں کو کنٹرول کرتا ہوں اور ان میں آنے جانے والوں کے لئے اسپیس اسٹیشن کا راستہ کھولتا ہوں“..... بوہتم نے خوفزدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی اور وہ بوہتم سے مزید سوالات کرنے لگا۔ صفدر ہاتھ میں ایف سیون لئے خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

”یہ آپریٹرز کہاں بیٹھے ہیں اور ان کا کیا کام ہے؟..... عمران نے سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

”یہ آپریشنل سنٹر میں ہیں جو اس کمرے کے نیچے ہے اور میرے حکم پر ہی یہی آپریٹرز خلائی جہازوں کی آمد و رفت کو کنٹرول کرتے ہیں“..... بوہتم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آل رائٹ۔ اس وقت پاکیشیا سے واپس آنے والا اسپیس باؤل کہاں ہے؟..... عمران نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

”اسے اسٹور کر دیا گیا ہے“..... بوہتم نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

”کیوں۔ اسے کہاں اسٹور کیا گیا ہے؟..... عمران نے تیزی سے پوچھا۔

”اسٹیشن کے نچلے حصے میں۔ جب اسپیس باؤل کی ضرورت نہیں ہوتی تو اسے ٹھنڈا ہونے کے بعد اسپیس اسٹیشن کے تہہ خانے

منہ کے قریب کر کے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

”رونالڈ“..... ریڈ وولف نے کسی کو مخاطب کر کے کہا تو فوراً ہی وہاں بیٹھے آپریٹرز میں سے ایک نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اپنے کنٹوپ کا مائیک اپنے منہ کی طرف جھکا کر بولنے لگا۔ اسی کا نام رونالڈ تھا۔

”لیس چیف“..... ہیڈ فون پر اس آپریٹر کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”برین ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ چیک کر کے بتاؤ مجھے۔“ ریڈ وولف نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو رونالڈ اپنے سامنے لگے پینل کے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔ ریڈ وولف بے چینی سے اس کے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔

”چیف۔ برین ڈیپارٹمنٹ کا کمپیوٹر سسٹم آف ہے“..... تقریباً دس سیکنڈ بعد رونالڈ کی آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ سسٹم کیسے آف ہو گیا۔ کیا اس میں کوئی خرابی ہے یا انسٹ آف کیا گیا ہے“..... ریڈ وولف نے چوتھے ہوئے کہا۔

”نوسر۔ خراب ہوتی تو سسٹل سسٹم بھی کام نہ کرتا۔ وہاں کا سسٹم آف کیا گیا ہے“..... رونالڈ نے جواب دیا۔

”دونوں گارڈز کینٹین میں ہیں۔ آرتھو کو وہاں بھیجو کہ وہ کرسٹوفر سے سسٹم آف کرنے کی وجہ دریافت کر کے آئے اور مجھے رپورٹ دے“..... ریڈ وولف نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

ریڈ وولف، جولیا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اسے جولیا پر وہ کرغصہ آ رہا تھا جس نے اس کے سامنے سپریم کمانڈر سے نہ صرف اس کی شکایت کی تھی بلکہ اس کی بے عزتی بھی کی تھی اور کنٹرول روم میں موجود آپریٹرز نے بھی چونکہ سب کچھ سنا تھا اس لئے ریڈ وولف کو اپنی توہین کا کچھ زیادہ ہی غم و غصہ تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش اس مرتبہ بھی جولیا کی برین رپورٹ ٹیکو ہو تو وہ جولیا سے اپنی بے عزتی کا انتقام لے سکے۔ یہ سوچتے ہوئے اسے خیال آیا کہ کرسٹوفر اس کے حکم پر جولیا کے ٹیسٹ رزلٹ میں تبدیلی کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے ایک بٹن پریس کیا اور سکرین پر نیلے رنگ کی لکیریں پھیلتی چلی گئیں لیکن کئی لمحے گزر گئے اور سکرین پر مزید کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوئی۔ نیلی لکیریں بار بار نمودار ہو کر پھیلنے اور غائب ہوتی رہیں تو ریڈ وولف کو حیرت ہوئی۔ اس نے مائیک

”چیف۔ آپ کا حکم ہو تو میں خود چلا جاتا ہوں۔ اگر کوئی تکنیکی خرابی ہوئی تو میں وہ خرابی دور کر دوں گا“..... رونالڈ نے کہا۔

”ہاں۔ یہ زیادہ بہتر ہو گا۔ سسٹم آن کر کے میری کرسٹوفر سے بھی بات کرا دیتا“..... ریڈ وولف نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو رونالڈ نے اپنا کنٹوپ اتار کر ڈیسک پر رکھا اور سیٹ سے اٹھ کر کنٹرول روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کے پاس پہنچ کر اپنی جیب سے ایف سیون نکالا اور اس کے ذریعے دروازہ کھول کر باہر نکلا تو دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ رونالڈ راہداری میں آگے بڑھنے لگا۔ اسی راہداری سے نکل کر وہ دوسری راہداری میں آیا جس میں برین ڈیپارٹمنٹ تھا۔ اس نے دروازے پر رک کر ایف سیون کا رخ دروازے کی طرف کیا اور مخصوص بٹن پرپریس کیا تو دروازہ کھل گیا اور وہ ایف سیون جیب میں ڈالتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا تو سامنے کرسیوں پر سوائے ہوئے کرسٹوفر اور اسکاٹ کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ پھر اس نے آپریشن ٹیبل کی طرف دیکھا تو اسے خالی پا کر اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر آگے بڑھنے لگا۔

کرسٹوفر اور اسکاٹ کے پاس پہنچ کر اس نے دونوں کا جائزہ لیا۔ وہ دونوں گہری نیند میں دکھائی دے رہے تھے۔ رونالڈ نے کرسٹوفر کے آگے میز پر نصب کنٹرول پینل کا ایک بٹن پرپریس کیا تو کمپیوٹر سسٹم آن ہو گیا اور دونوں سکرینیں بھی روشن ہو گئیں۔ جب

رونالڈ نے کرسٹوفر کے سر سے ہیڈ فون اتارا اور اپنے سر پر چڑھا کر پینل کے چند بٹن پرپریس کرنے لگا۔ کرسٹوفر کے سامنے والی سکرین پر سبز رنگ کی لکیریں پھیل گئیں۔ پھر لکیریں سمٹ کر ایک چوکھٹے کی شکل اختیار کر گئیں اور اس چوکھٹے میں کنٹرول روم کے الفاظ پارک کرنے لگے۔

”ہیلو چیف۔ رونالڈ کالنگ فرام برین ڈیپارٹمنٹ“..... رونالڈ نے کہا۔

”ہیس رونالڈ۔ کیا خبر ہے“..... چند لمحوں بعد سکرین کے مائیک سے ریڈ وولف کی آواز سنائی دی۔

”چیف۔ کمپیوٹر سسٹم آف کر کے کرسٹوفر اور اسکاٹ مزے سے سو رہے ہیں“..... رونالڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ تم نے انہیں بیدار کر کے پوچھا نہیں“..... ریڈ وولف نے غراتے ہوئے کہا۔

”نوسر۔ میں نے مناسب سمجھا کہ پہلے آپ کو اطلاع دے دوں۔ اہم بات یہ ہے کہ یہاں جولیا بھی موجود نہیں ہے جسے آپ نے برین ٹیمٹ کے لئے بھیجا تھا“..... رونالڈ نے کہا۔

”کیا۔ جولیا وہاں نہیں ہے۔ کہاں گئی وہ۔ ٹیلر اسے وہاں پہنچانے گیا تھا“..... ریڈ وولف نے چیختے ہوئے کہا۔

”معلوم نہیں چیف۔ یہاں ٹیلر نہیں ہے ورنہ میں اس سے پوچھ لیتا“..... رونالڈ نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

”نائنس۔ ٹیلر سے نہیں کرسٹوفر اور اسکاٹ سے پوچھو۔ ہو سکتا ہے انہوں نے برین ٹیسٹ لینے کے بعد جولیا کو بے ہوشی کی حالت میں دوسرے کمرے میں منتقل کر دیا ہو“..... ریڈ وولف نے غراتے ہوئے کہا۔

”رائٹ سر۔ مگر ٹیسٹ کے بعد انہوں نے آپ کو کیوں رپورٹ نہیں دی“..... روناٹلڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”احتمی آدمی۔ انہیں بیدار کر کے انہی سے سوال کیوں نہیں کرتے۔ جلدی مجھے اطلاع دو“..... ریڈ وولف نے غراتے ہوئے کہا اور سکرین سے وہ چوٹھا غائب ہو گیا جس میں کنٹرول روم لکھا تھا اور پھر سکرین پر سفید روشنی پھیل گئی تو روناٹلڈ نے ایک بٹن پریس کیا اور سر سے ہیڈ فون اتار کر میز پر رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے کرسٹوفر کو پکارتے ہوئے اس کا کندھا پکڑ کر ہلایا تو کرسٹوفر کا جسم کرسی سے نیچے آگرا مگر اس کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی اور نہ ہی اس کی آنکھیں کھلیں تو روناٹلڈ حیرت سے اچھل پڑا۔

”اوہ۔ یہ تو بے ہوش ہے“..... روناٹلڈ کے منہ سے بے ساختہ حیرت بھری آواز نکلی اور اسی وقت آپریشن ٹیبل کی دوسری جانب سے سرخ رنگ کی شعاع روناٹلڈ کے جسم سے ٹکراتی ہوئی دیوار پر نصب سکرین سے جا ٹکرائی۔ دوسرے ہی لمحے روناٹلڈ کا جسم ایک زور دار دھماکے سے پھٹ گیا اور سکرین کے بھی پر نیچے اڑ گئے۔ دھماکے سے کمرے کے در و دیوار لرزنے لگے تھے۔ روناٹلڈ کے جسم

کے لوتھرے پورے کمرے میں پھیل گئے تھے۔ آپریشن ٹیبل کی دوسری جانب کھڑی جولیا حیرت بھری نگاہوں سے اپنے ہاتھ میں موجود ریموٹ نما آلے ایف سیون کو دیکھ رہی تھی جس سے نکلنے والی شعاع نے روناٹلڈ کے جسم کے پر نیچے اڑا دیئے تھے۔

جولیا دروازہ کھلتا دیکھ کر آپریشن ٹیبل کی آڑ میں فرش پر بیٹھ گئی تھی اس لئے روناٹلڈ اسے نہ دیکھ سکا تھا اور جولیا خاموشی سے روناٹلڈ اور ریڈ وولف کی باتیں سنتی رہی تھی۔ لیکن اب اسے اندیشہ ہوا تھا کہ اگر روناٹلڈ نے اسکاٹ اور کرسٹوفر کو ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کی تو عمران کا بھی بھید کھل جائے گا کہ وہ ٹیلر کے میک اپ میں ہے۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر فیصلہ کیا تھا کہ روناٹلڈ کو ٹھکانے لگا دیا جائے تاکہ کچھ دیر تک ریڈ وولف حقیقت سے بے خبر رہے۔ اس نے عمران کی ہدایت کے مطابق میز کی آڑ سے ایف سیون کا رخ روناٹلڈ کی طرف کر کے ریڈ بٹن پریس کیا تھا لیکن اسے اندازہ نہیں تھا کہ تباہ کن شعاع زور دار دھماکے سے روناٹلڈ کے جسم کے کٹڑے اڑا دے گی۔

جولیا کو یقین تھا کہ دھماکے کی آواز اس ساؤنڈ پروف کمرے سے باہر بھی سنی گئی ہو گی۔ ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ اچانک دروازہ کھل گیا۔ جولیا نے تیزی سے دروازے کی طرف دیکھا تو کھلے دروازے سے باہر آرتھو نامی روبوٹ کھڑا تھا۔ اس کی آنکھیں روشن تھیں اور روشنی جولیا پر پڑ رہی تھی۔

”ہیلو چیف۔ جولیا یہاں موجود ہے اور اس کے ہاتھ میں ایف سیون ہے۔ رونا لڈ کو بلاسٹنگ ریز سے ختم کر دیا گیا ہے اور۔۔۔ روبوٹ کے منہ سے مشینی آواز ابھرنے لگی لیکن اس سے پہلے کہ اس کی بات پوری ہوتی جولیا نے فوراً ہی ایف سیون کا رخ روبوٹ کی طرف کر کے ریڈ بٹن پریس کر دیا۔ ایف سیون سے سرخ شعاع نکل کر روبوٹ پر پڑی اور وہ کسی خوفناک بم کی طرح پھٹ گیا۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ جولیا اچھل کر عقب میں واقع دیوار سے جا ٹکرائی اور فرش پر گر گئی۔ اس کے ہاتھ میں موجود ایف سیون فرش پر گر گیا۔

جولیا کے حلق سے بے ساختہ چیخ نکل گئی لیکن اسے چوٹ یا زخم نہیں آیا تھا۔ اسی لمحے باہر سے خطرے کا سارن چنگھاڑنے لگا تو جولیا گھبرا گئی۔ وہ تیزی سے ریوٹ نما ایف سیون کی طرف بڑھی جو ایک خوفناک ہتھیار ثابت ہوا تھا۔ روبوٹ آرٹو نے ریڈ وولف کو جولیا کی وہاں موجودگی کی اطلاع دی تھی اور جولیا سمجھ گئی تھی کہ ریڈ وولف نے آرٹو کو اس کی گرفتاری یا اس کا کھوج لگانے کے لئے بھیجا تھا۔ چنانچہ جولیا نے خود کو گرفتاری سے بچانے کے لئے روبوٹ کو ختم کیا تھا کیونکہ وہ عمران کے آنے تک بے بس نہیں ہونا چاہتی تھی لیکن سارن کی خوفناک آواز نے اسے پریشان کر دیا تھا اور اسے اپنے بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہ آ رہی تھی۔

چنانچہ اس نے فوری طور پر کسی دوسرے کمرے میں پناہ لینے کا

فیصلہ کیا اور فرش پر گرا ہوا ایف سیون اٹھایا اور دروازے کی طرف لپکی۔ دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے باہر جھانکا تو اس کے ذہن کو جھٹکا لگا۔ بائیں جانب سے دو روبوٹ ہاتھوں میں سرخ دستے والی گتیں لئے اسی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے۔ سارن کی خوفناک آواز سے راہداری گونج رہی تھی۔ روبوٹ ابھی دس بارہ قدم کے فاصلے پر تھے۔ جولیا نے ایک لمحے کے لئے سوچا اور پھر یکدم باہر نکل کر اس نے اگلے روبوٹ پر سرخ شعاع فائر کر دی۔ شعاع روبوٹ کے جسم سے ٹکرائی اور ایک خوفناک دھماکہ سے اس کے پرچے اڑ گئے۔ جولیا نے دوسرے روبوٹ کی طرف ایف سیون کا رخ کیا لیکن اسی لمحے روبوٹ کی گن سے بنفشی رنگ کی شعاع نکل کر جولیا پر پڑی اور وہ لڑکھڑا کر فرش پر گر گئی۔ اگلے ہی لمحے اس کا ذہن ہر قسم کے احساسات سے محروم ہوتا چلا گیا۔

دھماکہ ہوا اور وہ لڑکھڑا گیا۔ اس نے تیزی سے سنبھل کر سامنے دیکھا۔ برین ڈیپارٹمنٹ کے دروازے کے باہر جولیا ہاتھ میں ایف سیون لئے مخالف سمت میں دیکھ رہی تھی۔ ایک روبوٹ کے ٹکڑے راہداری میں پھیلے ہوئے تھے اور دوسرا روبوٹ جولیا کی طرف اپنی گن سیدھی کر چکا تھا۔ اس سے پہلے کہ عمران جولیا کو پکارتا روبوٹ کی گن سے بنفشی شعاع نکل کر جولیا پر پڑی اور وہ لڑکھڑا کر فرش پر گر گئی۔ عمران لپک کر جولیا کے قریب پہنچا تو وہ بے ہوش ہو چکی تھی جبکہ قاتل کرنے والا روبوٹ رکے بغیر آگے بڑھا چلا آ رہا تھا۔

عمران نے ایک ثانیہ میں صورت حال کا اندازہ لگا لیا۔ یقیناً روبوٹ ریڈ وولف کے حکم پر جولیا کی طرف آئے تھے اور جولیا نے ہی ایک روبوٹ کو ختم کیا تھا۔ عمران کے اندازے کے مطابق کنٹرول روم میں ریڈ وولف سکرین پر یہاں کا منظر دیکھ رہا تھا اس لئے عمران نے فوری طور پر ٹیلر کے روپ میں فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا تھا۔

”رک جاؤ آر سکس۔ جولیا بے ہوش ہو چکی ہے“..... عمران نے روبوٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کے سینے پر آر سکس لکھا تھا۔

”سوری۔ چیف کا حکم ہے کہ جولیا کو کنٹرول روم میں پہنچایا جائے“..... روبوٹ کے منہ سے سپاٹ آواز نکلی۔

”ٹیلر۔ اس سوئس کتیا نے دو روبوٹس تباہ کر ڈالے ہیں اور آپریٹر

عمران آپریشنل کنٹرولر بوٹم کے آفس سے نکل کر دو تین قدم ہی چلا تھا کہ اچانک راہداری میں سائرن کی خوفناک آواز گونجنے لگی اور عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ خطرے کا سائرن سن کر عمران کے ذہن میں فوری طور پر خیال آیا کہ یقیناً کنٹرول روم میں اسے سکرین پر بوٹم کے کمرے سے نکلتے دیکھا گیا ہے یا پھر برین ڈیپارٹمنٹ کی صورت حال کا ریڈ وولف کو علم ہو گیا ہے جس کے سبب خطرے کا سائرن بجایا گیا ہے۔

یہ خیال آتے ہی عمران کو جولیا کی فکر ہوئی اور وہ یکدم دوڑنے لگا۔ اس کا رخ برین ڈیپارٹمنٹ کی طرف تھا۔ وہ دوسری راہداری میں آیا تو دو روبوٹ اس سے چند قدم آگے جا رہے تھے۔ عمران ان کی پرواہ کئے بغیر دوڑتا ہوا ان کے قریب سے گزر گیا اور پھر وہ برین ڈیپارٹمنٹ والی راہداری میں داخل ہوا ہی تھا کہ ایک زوردار

رونالڈ کو بھی ایف سیون سے قتل کیا ہے۔ اسے اٹھا کر میرے پاس لے آؤ“..... دفعتاً راہداری میں ریڈ وولف کی غضبناک آواز گونجی اور اس کے ساتھ ہی سائرن بند ہو گیا۔

”رائٹ سر۔ آرسکس کے لئے کیا حکم ہے“..... عمران نے ٹیلر کی آواز میں کہا۔

”آرسکس“..... ریڈ وولف نے روبوٹ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جو عمران کے قریب پہنچ کر رک چکا تھا۔

”لیس چیف“..... روبوٹ کے منہ سے آواز نکلی۔

”تم اپنی جگہ واپس جاؤ۔ یہی حکم آر فائیو اور آر فور کے لئے ہے“..... ریڈ وولف کی تحکمانہ آواز سنائی دی تو عمران نے پلٹ کر دیکھا۔ دوسری راہداری میں اس نے جن روبوٹس کو دیکھا تھا وہ چند قدم کے فاصلے پر آچکے تھے لیکن ریڈ وولف کا حکم سن کر وہ فوراً ہی واپس مڑ گئے۔ یقیناً وہ آر فائیو اور آر فور تھے۔ آرسکس بھی پلٹ کر واپس چل دیا تھا۔ عمران نے سوچتے ہوئے جھک کر جولیا کو اٹھایا اور کندھے پر ڈال کر آگے بڑھنے لگا۔

”چیف۔ میں جولیا کو لا رہا ہوں“..... عمران نے چلتے چلتے ریڈ وولف کو مخاطب کر کے بلند آواز میں کہا لیکن جواب میں ریڈ وولف خاموش رہا تو عمران سمجھ گیا کہ ریڈ وولف نے سکرین آف کر دی ہے اور عمران یہی چیک کرنا چاہتا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ریڈ وولف پر ہاتھ ڈال دے یا پہلے جولیا کو کسی محفوظ جگہ پر پہنچائے۔ ابھی تک

ریڈ وولف اس کی اصلیت سے لاعلم تھا لیکن سیکورٹی انچارج کسی بھی لمحے اس سے رابطہ قائم نہ ہونے پر ریڈ وولف کو اس کی گمشدگی سے آگاہ کر سکتا تھا۔ جولیا کو کنٹرول روم میں پہنچانے پر بھی ریڈ وولف کو اس پر شبہ ہو سکتا تھا۔ یہی کچھ سوچتا ہوا وہ کنٹرول روم کے دروازے پر جا پہنچا۔ اس نے جیب سے ایف سیون نکالا اور اس کا رخ دروازے کی طرف کر کے مخصوص بٹن پر پریس کیا تو دروازہ کھل گیا اور وہ کنٹرول روم میں داخل ہوا۔ سامنے اپنی سیٹ پر بیٹھا ریڈ وولف دروازے کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ عمران کے اندر آنے پر دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

”ٹیلر۔ جولیا کو یہاں فرش پر لٹا دو“..... ریڈ وولف نے سخت لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران آگے بڑھنے لگا۔ وہ ریڈ وولف کی کرسی سے دو قدم پیچھے رکا اور جولیا کو فرش پر لٹا کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

”سی ٹو ابھی کینیڈین میں ہی ہے“..... ریڈ وولف نے جولیا پر نگاہ ڈالتے ہوئے عمران سے پوچھا۔

”لیس چیف۔ اب آ رہا ہوگا“..... عمران نے ٹیلر کی آواز میں جواب دیتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”ایک منٹ ٹھہرو۔ میں سپریم کمانڈر سے جولیا کے لئے ہدایات لے لوں“..... ریڈ وولف نے سکرین کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی بٹن پریس کرتا عمران یکدم حرکت

میں آ گیا اور اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر ایف سیون ریڈ وولف کی گردن سے لگا دیا تو ریڈ وولف بے اختیار اچھل پڑا۔

”کوئی حرکت مت کرنا ریڈ وولف۔ ایک بھی ہٹن پرپس کیا تو میں ایف سیون کا ریڈ ہٹن پرپس کر دوں گا“..... عمران نے سانپ کی مانند پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا تو ریڈ وولف اپنی جگہ یکدم ساکت ہو کر رہ گیا۔

”لگ۔ لگ۔ کیا مطلب۔ کیا تم ٹیلر نہیں ہو“..... ریڈ وولف نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں ٹیلر نہیں عمران ہوں۔ فوراً ہاتھ بلند کر لو ورنہ میں فائر کھول دوں گا“..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ریڈ وولف نے گھبرا کر ہاتھ بلند کر لئے اور عمران نے دوسرے ہاتھ سے اس کا ہیڈ فون اتار لیا۔ پھر وہ گھوم کر ریڈ وولف کے سامنے آ کھڑا ہوا اور ریڈ وولف اسے کینہ توڑ نگاہوں سے گھورنے لگا۔ کرسیوں پر بیٹھے آپریٹرز حیرت و خوف بھری نگاہوں سے عمران کی طرف دیکھ رہے تھے۔ عمران کے ایف سیون کا رخ ریڈ وولف کی طرف تھا اور عمران کی انگلی ریڈ ہٹن پر تھی۔

”عمران۔ تم نے میک اپ کا سامان کہاں سے حاصل کیا اور ٹیلر کہاں ہے“..... ریڈ وولف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ٹیلر کو میں نے ٹیلرنگ پر لگا دیا ہے۔ وہ جولیا اور میری شادی کا سوٹ تیار کر رہا ہے۔ تم اپنی فکر کرو“..... عمران نے غراتے

ئے کہا اور کن انکھوں سے دیوار کے پاس بیٹھے آپریٹرز کی طرف بکھا۔

”عمران۔ ایف سیون پھینک دو۔ تم زیرو لینڈ اور سپریم کمانڈر سے وفاداری کا عہد کر چکے ہو“..... ریڈ وولف نے عمران کو گھورتے دئے کہا تو عمران کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔

”فکر مت کرو۔ میں سپریم کمانڈر کا اب بھی وفادار ہوں اور میں نے کوئی غداری نہیں کی“..... عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

”کیا۔ پھر تمہیں میک اپ کرنے اور مجھے دھمکی دینے کی ذرات کیسے ہوئی“..... ریڈ وولف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”آہستہ بولو۔ میں جولیا کو تمہاری خباثت سے بچانے کے لئے سب کچھ کر سکتا ہوں اور تمہارے ماتحت آپریٹرز میں سے کسی نے

میرے خلاف حرکت میں آنے کی کوشش کی تو میں انہیں بھی فنا کر ڈالوں گا۔ تم سب کی بقاء اسی میں ہے کہ خاموشی سے میرے حکم کی

قیل کرو ورنہ میں اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کروں گا اور اسپیس اسٹیشن کو ہمیشہ کے لئے تباہ کر ڈالوں گا۔ میرا ساتھی اس وقت

آکسیجن روم میں ہے اور میرا اشارہ پاتے ہی آکسیجن روم کو تباہ کر ڈالے گا اور کوئی بھی زندہ نہیں بچے گا“..... عمران نے مسلسل بولتے

ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ریڈ وولف کے ساتھ ساتھ کنٹرول رام میں موجود تمام آپریٹرز کے چہرے بھی خوف سے سیاہ پڑ گئے۔

”تم۔ تم کیا چاہتے ہو“..... ریڈ وولف نے اضطراب بھرے

لجے میں کہا۔

”واپس اپنے ملک پاکیشیا جانا چاہتا ہوں۔ اسپیس باؤل میں۔“
عمران نے کہا۔

”اوہ۔ لیکن سپریم کمانڈر کے حکم کے بغیر اسپیس باؤل روانہ نہیں کی جاسکتی۔ مجھے کمانڈر سے اجازت لینا پڑے گی“..... ریڈ وولف نے چومکتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ فی الحال سپریم کمانڈر کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں اسپیس باؤل کو تم اپنی مرضی سے بھیج سکتے ہو۔ سب کچھ تمہارے حکم پر ہوتا ہے یہاں۔ بولو“..... عمران نے ریڈ وولف کو گھورتے ہوئے کہا۔

”تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں صرف اسٹیشن کی حد تک اختیارات رکھتا ہوں لیکن اسپیس باؤل کو زمین پر بھیجنا میرے بس میں نہیں ہے۔ یہاں کا تمام سسٹم زیرو لینڈ سے منسلک ہے اور اسپیس اسٹیشن کو وہیں سے کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ اسٹیشن کے دوسرے افران میرا کوئی ایسا حکم نہیں مانتے جو قواعد و ضوابط کے خلاف ہو اور جس کا تعلق زیرو لینڈ سے نہ ہو یا سپریم کمانڈر کی پالیسی کے خلاف ہو“..... ریڈ وولف نے دھیمے لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

”لیکن اس وقت مسئلہ اسپیس اسٹیشن اور اس پر موجود عملہ کی بقاء کا ہے۔ اگر تم یہی چاہتے ہو کہ میں اور میرے ساتھی اسٹیشن پر

تاہی پھیلا دیں تو پھر کچھ بھی نہیں بچے گا۔ ہم سب کچھ تباہ کر کے واپس زمین پر چلے جائیں گے“..... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
 ”اسٹیشن تباہ ہو گیا تو تم کیسے چلے جاؤ گے“..... ریڈ وولف نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”اپیس باؤل میں۔ اس کے روانہ ہوتے ہی تمہارا اسٹیشن تباہ ہو کر خلاء میں ہی بکھر جائے گا۔ اگر اسے بچانا چاہتے ہو تو فوراً اپیس باؤل کی روانگی کا انتظام کرو جو تمہارے خانے میں اسٹور ہے۔ وہاں کے انچارج کو کال کرو کہ وہ اپیس باؤل کو روانگی کے لئے تیار کرے اور وہاں تک تم خود بھی میرے ساتھ جاؤ گے“..... عمران نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

”آل رائٹ۔ کیا میں ہاتھ نیچے کر کے سیٹ پر بیٹھ جاؤں۔“
ریڈ وولف نے چند لمحوں بعد حتمی لہجے میں کہا تو عمران جواب دینے کی بجائے اس کے عقب میں آیا اور ایک ہاتھ سے ریڈ وولف کی جیبیں ٹٹولنے کے بعد دائیں جیب میں موجود ایف سیون اور بائیں جیب سے چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نما آلہ نکال کر دوبارہ اس کے سامنے آ گیا۔ عمران کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر نما آلہ دیکھ کر ریڈ وولف کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

”یہ کیا ہے۔ سچ سچ بتاؤ ورنہ میں اسے ضائع کر دوں گا۔“
 عمران نے ریڈ وولف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
 ”یہ کال ڈیوائس ہے۔ میں کنٹرول روم سے باہر جاتا ہوں تو

اس کے ذریعے اپنے ماتحتوں سے رابطہ کرتا ہوں“..... ریڈ وولف نے اس آلے کے متعلق بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے وہ آلہ جیب میں رکھ لیا۔

”چلو بیٹھو اور کال کرو“..... عمران نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ریڈ وولف کرسی پر بیٹھا اور میز سے ہیڈ فون اٹھا لیا۔ عمران اس کے پہلو میں ایف سیون اس کی گردن سے لگائے کھڑا تھا۔

”میں پھر وارننگ دے رہا ہوں کہ اگر تم نے چالاکی دکھانے یا کسی کو خطرے کا سگنل دینے کی کوشش کی تو میں بٹن پریس کر دوں گا۔ صرف اسٹور انچارج سے رابطہ قائم کرو“..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”بے فکر رہو۔ میں اسٹیشن پہنچانے کے لئے تم سے تعاون کر رہا ہوں“..... ریڈ وولف نے منہ بتاتے ہوئے کہا اور ہیڈ فون سر پر چڑھا کر کنٹرول پینل کا ایک بٹن پریس کیا تو سکرین پر نیلی چمکدار لکیریں پھیل گئیں۔ ان لکیروں پر سفید ڈاٹس نمودار ہو کر سکرین کے وسط میں سمٹ گئے اور وہاں ایک چمکٹا سا بن گیا۔ اس چمکٹے میں ایک انسانی تصویر ابھری تو ریڈ وولف نے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو باؤل سیکشن“..... ریڈ وولف نے کہا تو عمران نے جھک کر اپنا کان ہیڈ فون کے قریب کر لیا۔

”لیس چیف۔ جیکسن بول رہا ہوں۔ حکم فرمائیں“..... ہیڈ فون پر آواز سنائی دی جو یقیناً سکرین پر موجود شخص کی تھی۔ وہ شکل و صورت سے کینڈین لگتا تھا اور نوجوان تھا۔

اپیس باؤل کو زمین پر جانے کے لئے تیار کرو۔ باؤل کے عملہ کو الارٹ کر دو“..... ریڈ وولف نے مائیک پر کہا۔

”رائٹ سر۔ روانگی کا وقت اور ارتھ اسپاٹ بتا دیجئے۔“ جیکسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”دس منٹ“..... عمران نے تیزی سے ریڈ وولف کے کان کے پاس منہ کر کے کہا۔

”دس منٹ بعد روانگی ہوگی اور اپیس باؤل پاکیشیا میں لینڈ کرے گا“..... ریڈ وولف نے جیکسن سے کہا۔

”چیف۔ عملہ کے علاوہ کتنے افراد جائیں گے“..... جیکسن کی آواز سنائی دی۔

”صرف تین۔ عمران اور اس کے دونوں ساتھیوں کو پاکیشیا پہنچا کر فوراً واپسی ہوگی“..... ریڈ وولف نے جواب دیا۔

”اوہ۔ انہیں واپس کیوں بھیجا جا رہا ہے چیف۔ کیا سپریم کمانڈر ان قیدیوں کو زیر لینڈ نہیں بلوائے گا۔ پہلے تو آپ نے بتایا تھا کہ ان تینوں کو دو دن بعد زیر لینڈ میں بھیج دیا جائے گا۔“ جیکسن کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو عمران نے فوراً ہی مائیک پر ریڈ وولف کے منہ سے ہٹا کر اپنی طرف موڑ لیا۔

”نہیں۔ پہلے ان کی وفاداری چیک کرنے کے لئے انہیں ایک اہم مشن پر تین دن کے لئے پاکیشیا بھیجا جا رہا ہے۔ اگر یہ لوگ مشن میں کامیاب رہے تو پھر انہیں پاکیشیا سے واپس لا کر زیولینڈ میں منتقل کر دیا جائے گا“..... عمران نے ریڈ وولف کی آواز اور لہجے میں کہا۔ اس کا ایف سیون بدستور ریڈ وولف کی گردن سے چپکا ہوا تھا۔

”رائٹ سر۔ میں ابھی آرڈر جاری کرتا ہوں“..... دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی تو عمران نے ریڈ وولف کو رابطہ ختم کرنے کا اشارہ کیا اور اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے ہی لمحے سکریں سے جیکسن کی تصویر غائب ہو گئی تو عمران نے ریڈ وولف کے سر سے ہیڈ فون اتار کر میز پر رکھ دیا۔

”ہاتھ بلند کر لو اور اٹھ کر جولیا کے پاس چلو“..... عمران نے ریڈ وولف کے سامنے آ کر کہا۔

”کیوں“..... ریڈ وولف نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”اسے اپنے کندھے پر اٹھا کر میرے ساتھ باہر چلو یا اسے ہوش میں لاؤ“..... عمران نے جواباً کہا۔

”یہ ابھی ہوش میں آ جائے گی“..... ریڈ وولف نے کہا اور کرسی کے بازو پر نصب بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے ہی لمحے چھت کے ایک سوراخ سے دوہیا رنگ کی گیس کی لہر نکل کر جولیا کے جسم پر پڑنے لگی۔ دو سیکنڈ بعد ریڈ وولف نے دوبارہ بٹن

پریس کیا تو چھت کا سوراخ بند ہو گیا۔ عمران بیک وقت جولیا اور ریڈ وولف کی طرف دیکھ رہا تھا۔ تقریباً پانچ سیکنڈ بعد جولیا کے جسم میں حرکت ہوئی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

”جولیا۔ اٹھ جاؤ۔ وقت کم ہے“..... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا تو جولیا نے سرگھا کر عمران کی طرف دیکھا اور وہ حیران ہوتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ عمران نے جیب سے ڈرا ایف سیون نکال کر جولیا کے حوالے کر دیا۔

”ریڈ وولف۔ اب تم ہاتھ اٹھا کر دروازے کی طرف چلو۔ آپریٹرز کو ہدایات کر دو کہ تمہاری واپسی تک یہ کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے تمہاری اور ان سب کی جان خطرے میں پڑ جائے۔“ عمران نے ریڈ وولف سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جیسے عمران کہہ رہا ہے تم لوگ اس پر عمل کرو۔ میں بچ گیا تو تم بھی محفوظ رہو گے“..... ریڈ وولف نے آپریٹرز کی طرف دیکھتے ہوئے بلند آواز میں کہا اور کرسی سے اٹھ گیا۔ ریڈ وولف نے عمران کے اشارے پر ہاتھ بلند کئے اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے جولیا کو مخصوص اشارہ کیا اور وہ ایف سیون کا رخ ریڈ وولف کی طرف کر کے اس کے پیچھے چل دی جبکہ عمران آپریٹر کی طرف دیکھتے ہوئے اٹنے قدموں دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اگرچہ آپریٹرز کو ریڈ وولف نے ہدایت کر دی تھی لیکن احتیاط ضروری تھی اور اس وقت ذرا سی بھی غفلت ان کی محنت

ضائع کر کے انہیں موت کے منہ میں دھکیل سکتی تھی۔ دروازے کے پاس پہنچ کر عمران نے ایف سیون کا رخ دروازے کی طرف کر کے بٹن پر پریس کیا تو دروازہ کھل گیا۔ ریڈ وولف اور جولیا کے باہر نکلے ہی دروازہ بند ہو گیا۔ تب عمران ریڈ وولف کی سائیڈ میں آ گیا۔ ”کہاں جانا ہے“..... ریڈ وولف نے عمران کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

”آپریشل کنٹرولر بوہم کے کمرے میں“..... عمران نے جواب دیا تو ریڈ وولف بے اختیار چونک پڑا۔

”وہاں تم نے کیا کرنا ہے۔ اسپیس باؤل سیکشن تو تہہ خانے میں ہے“..... ریڈ وولف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”شاید تمہاری نیت میں کھوٹ ہے ریڈ وولف ورنہ تم بھی جانتے ہو کہ تمہارے آرڈر کے بغیر کسی بھی اسپیس شپ کے لئے باہر جانے یا اندر آنے کا راستہ نہیں کھولا جاتا اور بوہم ہی کے کنٹرول میں راستہ ہے“..... عمران نے ریڈ وولف کو گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا تو ریڈ وولف نے سر جھٹکا اور عمران کے آگے چلنے لگا۔ جولیا، عمران کے پیچھے قدم اٹھا رہی تھی۔ پھر جونہی وہ راہداری کے موڑ پر پہنچے یکدم خطرے کا سائرن چیخنے لگا۔

سائرن کی آواز سن کر صفدر بے چین ہو گیا۔ آپریشل کنٹرولر بوہم بھی چونک پڑا تھا۔ صفدر کو عمران کی فکر لاحق ہوئی جو چند لمحے پہلے کمرے سے باہر گیا تھا۔ شاید ریڈ وولف نے سکرین پر عمران کو چیک کر لیا تھا۔

”یہ سائرن کیوں بجایا گیا ہے“..... صفدر نے بوہم سے پوچھا جو ہاتھ بلند کئے کھڑا تھا۔

”شاید اسٹیشن خطرے میں ہے۔ اجازت دو تو میں معلوم کر لیتا ہوں“..... بوہم نے سرسری انداز میں کہا۔

”نہیں۔ آرام سے کھڑے رہو۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔“

صفدر نے سخت لہجے میں کہا تو بوہم کچھ نہ بولا۔ تقریباً ایک منٹ بعد سائرن بند ہو گیا۔ صفدر کی نگاہیں بیک وقت کمرے کے دروازے اور بوہم کی نگرانی کر رہی تھیں لیکن اس کے ذہن میں دوسو سے جنم

لے رہے تھے کہ نجانے عمران اور جولیا کس پوزیشن میں ہیں۔ پانچ چھ منٹ گزر گئے مگر عمران واپس نہ آیا تو صفدر کی بے قراری میں اضافہ ہو گیا۔ اس کے دل میں آیا کہ بوہم کو بے ہوش کر کے باہر جائے اور صورت حال معلوم کرے لیکن پھر عمران کی ہدایت کا خیال کر کے اس نے انتظار کرنا مناسب سمجھا اور اسی انتظار میں مزید تین چار منٹ گزر گئے۔

”کیا میں ہاتھ نیچے کر لوں۔ میرے بازو تھک گئے ہیں۔“ بوہم نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہرگز نہیں۔ تم نے ذرا بھی حرکت کی تو میں بلاسٹنگ ریز فار کر دوں گا“..... صفدر نے غراہٹ آمیز لہجے میں کہا اور اسی لمحے ایک مرتبہ پھر خطرے کا سائرین بج اٹھا۔ بوہم نے چونکتے ہوئے سکرین کی طرف دیکھا۔ آپریشن روم میں بیٹھے آپریٹرز ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ صفدر کو دوبارہ عمران اور جولیا کے بارے میں تشویش ہونے لگی۔

”الٹ۔ الٹ۔ سیکورٹی اسٹنٹ ایس تھرٹی علی عمران غائب ہے۔ اسے فوراً گرفتار کر کے سیکورٹی آفس میں لایا جائے۔ عمران خود سن رہا ہو تو فوراً آفس میں حاضر ہو جائے۔ یہ حکم تمام روپوش اور گارڈز کے لئے ہے“..... سائرین کی گونج میں ایک سخت انسانی آواز سنائی دینے لگی تو صفدر مزید پریشان ہو گیا۔

”یہ کس کی آواز تھی“..... صفدر نے بوہم کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھا۔

”سیکورٹی چیف وکٹر کی۔ ٹیلر اور تم میرے کمرے میں کیوں آئے ہو“..... بوہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”چیف کے حکم پر۔ باقی ٹیلر سے پوچھ لیتا“..... صفدر نے خشک لہجے میں کہا تو بوہم کچھ نہ بولا۔ تین مرتبہ اعلان دوہرایا گیا اور پھر سائرین خاموش ہو گیا۔ صفدر، بوہم پر نگاہیں جمائے سوچ رہا تھا کہ روپوش اور گارڈز نے عمران کو پہچان لیا کہ وہ ٹیلر نہیں بلکہ عمران ہے تو عمران خود کو گرفتاری سے کیسے بچائے گا۔

چند ہی لمحے گزرے تھے کہ اچانک کمرے کا دروازہ مخصوص انداز میں کھل گیا۔ صفدر نے دروازے کی طرف دیکھا تو باہر ایک گارڈ کھڑا تھا۔ صفدر کو دیکھ کر گارڈ چونکا وار اسی لمحے بوہم نے جلدی سے ہاتھ گراتے ہوئے صفدر پر چھلانگ لگا دی۔ صفدر کے ہاتھ سے ایف سیون گر گیا اور وہ لڑکھڑا کر دو تین قدم پیچھے ہٹا ہی تھا کہ گارڈ اپنی جیب سے ایف سیون نکالتا ہوا تیزی سے اندر آیا اور اس نے ریموٹ نما آلہ صفدر کی طرف سیدھا کیا ہی تھا کہ صفدر نے سنبھل کر بوہم پر جست لگائی اور اسے دبوچے فرش پر آن پڑا۔ گارڈ تیزی سے آگے بڑھا تو دروازہ بند ہو گیا۔ صفدر نے فرش پر گرتے ہی کروٹ لی اور بوہم اس کے اوپر آ گیا۔ اس پوزیشن میں بھی صفدر نے اس کی گردن کے گرد اپنا بازو لپیٹا ہوا تھا اور بوہم پشت کے بل صفدر کے سینے پر پڑا گردن چھڑانے کے لئے ہاتھ

پاؤں مار رہا تھا۔

”چھوڑ دو اسے ورنہ میں فائر کھول دوں گا“..... گارڈ نے ایف سیون کا رخ صفدر کی طرف کرتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔
 ”کر دو فائر۔ لیکن یہ بھی نہیں بچ سکے گا“..... صفدر نے غرات ہوئے کہا تو گارڈ نے ایف سیون اپنی جیب میں ڈالا اور صفدر کے سرہانے کی طرف آ کر اس کے سر میں زور دار ٹھوکر مار دی لیکن عین اسی لمحے صفدر نے پلٹا کھایا اور بوٹم اس کے نیچے آ گیا جس کے نتیجے میں ٹھوکر بوٹم کے سر میں لگی اور بوٹم کے منہ سے درناک چیخ نکل گئی۔ صفدر نے گارڈ کے مزید کوئی حرکت کرنے سے پہلے ہی یکدم بوٹم کو چھوڑا اور دونوں ہاتھ بڑھا کر گارڈ کی ٹانگیں کھینچ ڈالیں۔ گارڈ سنبھل نہ سکا اور پشت کے بل فرش پر آ گیا۔ اس کے منہ سے تیز کراہ نکلی۔

صفدر جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا ایف سیون اٹھانے کے لئے لپکا لیکن گارڈ نے تیزی سے اٹھ کر اس پر چھلانگ لگائی اور صفدر کو دونوں بازوؤں کی گرفت میں دبوچ لیا۔ صفدر نے فوراً ہی جھٹکے سے اپنے سر کا پچھلا حصہ گارڈ کے چہرے پر مارا تو اس نے کراہتے ہوئے صفدر کو چھوڑ دیا۔ صفدر نے ایڑیوں کے بل گھوم کر گارڈ کے جڑے پر آہنی گونہ مارا جو اپنی ناک ٹوٹ رہا تھا۔ وہ کراہتا ہوا لڑکھڑا کر عقب میں رکھی کرسی سے جا ٹکرایا۔
 صفدر نے پلٹ کر بوٹم کی طرف دیکھا جو اس پر جست لگا رہا

تھا۔ صفدر نے جلدی سے اسے دونوں ہاتھوں پر روکا اور اس کے پیٹ میں داہنا گھٹنا مارنے کے بعد پلٹ کر گارڈ پر چھلانگ لگا دی جو سنبھل کر اپنی جیب سے ایف سیون نکال رہا تھا جس کے نتیجے میں گارڈ فرش پر جا گرا۔ بوٹم دونوں ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھے منہ سے عجیب و غریب آوازیں نکالتا ہوا فرش پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید اذیت کے تاثرات تھے لیکن صفدر نے اس کی طرف نہ دیکھا اور پلٹ کر گارڈ کے پہلو میں ٹھوکر مار دی جو فرش سے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ گارڈ کراہتا ہوا فرش پر لڑھک گیا اور صفدر نے اس کے سنبھلنے سے پہلے ہی اس کی کینٹی پر پوری قوت سے ٹھوکر ماری تو گارڈ کے منہ سے تیز کراہ نکلی اور اس کا جسم ساکت ہوتا چلا گیا۔ اسے بے ہوش ہوتے دیکھ کر صفدر نے اس کی جیب سے ایف سیون نکالا اور پلٹ کر بوٹم پر تان لیا۔ صفدر کے ہاتھ میں ایف سیون دیکھتے ہی بوٹم کی کراہیں بند ہو گئیں اور اس پر دہشت لاری ہو گئی۔

”نف۔ فائر مت کرنا“..... بوٹم نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ“..... صفدر نے اسے گھورتے ہوئے نٹ لہجے میں کہا اور پیچھے ہٹ کر فرش سے اپنا ایف سیون اٹھایا مگر دروازہ کھل گیا۔ صفدر نے تیزی سے دروازے کی طرف نکلا تو باہر ایک روپوٹ کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں اس کی مخصوص

سرخ دستے والی لیز گن تھی۔ یہ وہی روبوٹ تھا جس سے عمران نے بوہتم کے بارے میں پوچھا تھا لیکن اب اس کی گن ہولشر کی بجائے اس کے ہاتھ میں تھی اس لئے صفدر نے اس سے خطرہ محسوس کیا اور اس سے پہلے کہ روبوٹ اندر قدم رکھتا صفدر نے ایف سیون کا رخ اس کی جانب کرتے ہوئے ریڈیٹن پریس کر دیا۔ ایف سیون سے سرخ رنگ کی شعاع نکل کر روبوٹ سے ٹکرائی اور ایک خوفناک دھماکے سے روبوٹ کا جسم بم کی طرح پھٹ گیا۔ راہداری میں اس کے ٹکڑے بکھر گئے۔ اس کے ساتھ ہی ایک مرتبہ پھر خطرے کا سائن چیننے لگاؤ۔

”الرت۔ الرت۔ آر نائن بلاسٹ ہو گیا ہے۔ آپریشنل کنٹرول کے کمرے سے اس پر ایف سیون سے فائر کیا گیا ہے۔ الرت۔“ سائن کے ساتھ ہی ایک تیز چیخ ہوئی آواز سنائی دینے لگی جو یقیناً سیکورٹی چیف وکٹر کی تھی۔ روبوٹ آر نائن کے بلاسٹ ہونے کے بعد دروازہ کھلا ہی رہ گیا تھا۔ اعلان سن کر صفدر سمجھ گیا کہ روبوٹس کا رابطہ سیکورٹی روم سے رہتا ہے اس لئے آر نائن کے تباہ ہوتے ہی سیکورٹی چیف کو خبر ہو گئی تھی۔ یقیناً اب تمام گارڈز اور روبوٹس ادھر کا ہی رخ کریں گے۔ چنانچہ وہ ایف سیون کا رخ بوہتم کی طرف کئے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ قریب پہنچ کر اس نے دروازے سے باہر سر نکال کر دائیں بائیں دیکھا تو بائیں جانب ”گارڈز دوڑتے ہوئے آ رہے تھے۔“

صفدر نے چہرہ پیچھے ہٹا کر ایک لمحہ کے لئے بوہتم کی طرف دیکھا جو فرش پر ہاتھ بلند کئے بیٹھا خوفزدہ لگا ہوں سے صفدر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ دوسرے ہی لمحے صفدر نے یکدم باہر نکل کر آنے والے گارڈز پر لیزر فائر کر دی جس کے نتیجے میں اگلے گارڈ کے سینے سے سرخ شعاع ٹکرائی اور اس کے جسم کے پرچے اڑ گئے۔ اس کے پیچھے آنے والا گارڈ خود کو بچانے کے لئے منہ کے بل فرش پر گرا ہی تھا کہ صفدر نے اس پر بھی فائر کر دیا۔ شعاع اس گارڈ کے سر سے ٹکرائی اور اس کا بھی پہلے گارڈ جیسا حشر ہوا۔

صفدر پلٹا تو دائیں جانب سے آنے والے تین روبوٹس کو دیکھ کر تیزی سے کمرے میں داخل ہوا اور پھر ایف سیون والا ہاتھ باہر نکال کر بائیں جانب شعاع فائر کرنے لگا۔ فوراً ہی ایک زور دار دھماکہ سنائی دیا اور پھر دوسرا دھماکہ ہوا تو صفدر نے ذرا سا سر باہر نکل کر بائیں جانب دیکھا۔ دو روبوٹس کے ٹکڑے راہداری میں بکھرے ہوئے تھے جبکہ تیسرا روبوٹ کسی خوف کے بغیر آگے بڑھا چلا آ رہا تھا۔ صفدر نے باہر جھانکا۔ تیسرے روبوٹ کے بھی پرچے اڑ چکے تھے لیکن اس جانب سے تین گارڈ دوڑتے ہوئے راہداری میں داخل ہو چکے تھے۔

صفدر نے چہرہ پیچھے ہٹا کر بوہتم کی طرف دیکھا تو بوہتم سکرین کی طرف دیکھ رہا تھا جس پر منظر بدل چکا تھا اور اس پر سبز رنگ کے چوکھٹے میں ایک نوجوان کینڈین شخص کی تصویر دکھائی دے رہی

سائرن گونجتے ہی عمران نے یکدم قدم روکتے ہوئے ریڈ
 وولف کا عقب سے کالر پکڑ کر اسے روک لیا۔ اسی لمحے ایک آواز
 سنائی دینے لگی۔

”الرت۔ الرت۔ سیکورٹی اسٹنٹ ایس تھرٹی علی عمران غائب
 ہے۔ اسے فوراً گرفتار کر کے سیکورٹی آفس میں لایا جائے۔ عمران
 خود سن رہا ہو تو وہ فوراً آفس میں حاضر ہو جائے۔ یہ حکم تمام
 روبوٹس اور گارڈز کے لئے ہے“..... یہ الفاظ تین مرتبہ دوہرائے
 گئے اور عمران نے بولنے والے کو پہچان لیا۔ وہ سیکورٹی چیف وکٹر کی
 آواز تھی۔ یقیناً جولیا کے ہاتھوں میں روبوٹ کی تباہی پر وکٹر نے
 عمران کو سکریں پر تلاش کرنے کی کوشش کی تھی اور ناکام ہونے پر
 وکٹر کو اس کی طرف سے خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ عمران اس وقت ٹیلر
 کے روپ میں تھا اس لئے وکٹر نے اسے دیکھا بھی ہو گا تو نہ پہچان

تھی جس کے سر پر ہیڈ فون چڑھا ہوا تھا اور اس کے ہونٹ حرکت
 کر رہے تھے۔ یقیناً وہ بوہم کو کال کر رہا تھا۔ صفدر تیزی سے بوہم
 کی طرف بڑھا اور اس کے عقب میں آ کر ایف سیون اس کے سر
 سے لگا دیا۔

”کھڑے ہو جاؤ بوہم۔ دیکھو سکریں پر کون ہے“..... صفدر نے
 حکیمانہ لہجے میں کہا۔

”باؤل سیکشن کا انچارج جیکسن“..... بوہم نے کانپتے ہوئے
 لہجے میں کہا اور کھڑا ہو گیا۔ صفدر نے اس کی پشت سے ایف سیون
 لگاتے ہوئے دوسرے آلے کا رخ دروازے کی طرف کر دیا۔ اسی
 لمحے تینوں گارڈ دروازے کے سامنے آ کرے اور صفدر نے ایف
 سیون کا ریڈ بٹن پریس کر دیا۔ ایک گارڈ کا جسم دھماکے سے پھٹ
 گیا اور باقی دو افراد دروازے کے دائیں جانب آڑ میں ہو گئے
 لیکن دوسرے ہی لمحے ان میں سے ایک گارڈ کے پرچھے اڑ گئے۔
 صفدر چونک پڑا کہ دوسرے گارڈ کو کس نے نشانہ بنایا ہے اور پھر
 ایک لمحے بعد تیسرے گارڈ کے بھی پرچھے اڑ گئے۔ بوہم گارڈز کا
 حشر دیکھ کر خوف کی شدت سے کانپ رہا تھا اور صفدر سوچ رہا تھا
 کہ باقی دو گارڈز کو ختم کرنے والا کون ہو سکتا ہے اور پھر اسی لمحے
 سکریں سے جیکسن کی تصویر غائب ہو گئی۔

سکا ہو گا لیکن عمران جانتا تھا کہ اس کی تلاش میں آنے والے گارڈز تو اسے نہیں پہچان سکیں گے البتہ روبوٹس سے بچاؤ کرنا پڑے گا کیونکہ روبوٹس کی آنکھیں عام انسانی آنکھیں نہیں تھیں اور ان سے نکلنے والی ریز کی راہ میں میک اپ کی تہہ رکاوٹ نہیں بن سکتی تھی۔

”ریڈ وولف۔ تم نے وکٹر کی آواز سن لی ہے۔ ہاتھ نیچے کر کے آگے بڑھو اور میری تلاش میں آنے والے گارڈز اور روبوٹس کو روکنا تمہارا کام ہے“..... عمران نے ریڈ وولف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ایف سیون اپنی جیب میں رکھ لیا۔ ریڈ وولف نے ہاتھ گرائے اور آگے بڑھنے لگا۔ دوسری راہداری میں مڑتے ہی عمران نے پلٹ کر جولیا کو ہتھیار چھپانے کا اشارہ کر دیا کیونکہ اس جانب سے دو گاڈز چلے آ رہے تھے۔ جولیا نے فوراً اپنا ایف سیون لباس میں چھپا لیا۔ گارڈز نے ریڈ وولف کو دیکھ کر قدم روکے اور اسے سیلوٹ کیا۔ اسی لمحے سائرن بند ہو گیا۔ ریڈ وولف نے سر کے اشارے سے ان کے سلام کا جواب دیا اور وہ دونوں راستے سے ایک طرف ہٹ گئے۔ ریڈ وولف، عمران اور جولیا قدم روکے بغیر آگے بڑھ گئے تو دونوں گارڈز ان کی مخالف سمت میں چلنے لگے۔

برین ڈیپارٹمنٹ والے کمرے کے باہر راہداری میں فرش بالکل صاف پڑا تھا جہاں دس منٹ پہلے جولیا کے ہاتھوں تباہ ہونے والے روبوٹس کے ٹکڑے بکھرے تھے۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ وہ اس کمرے کے قریب پہنچے ہی تھے کہ اچانک ایک زور دار دھماکہ

سنائی دیا۔ دھماکے کی آواز اگلی راہداری کی جانب سے آئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی سائرن بج اٹھا۔

”الرت۔ الرت۔ آرٹائن بلاسٹ ہو گیا ہے۔ آپریشنل کنٹرولر کے کمرے سے اس پر ایف سیون فائر کیا گیا ہے“..... سیکورٹی چیف وکٹر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ یقیناً صفدر نے کسی روبوٹ کو نشانہ بنایا تھا اور پھر اسی لمحے سامنے سے ایک روبوٹ آتا دکھائی دیا۔

”ریڈ وولف۔ اسے حکم دو کہ واپس جائے ورنہ میں اسے بلاسٹ کر دوں گا“..... عمران نے جیب سے ایف سیون نکالتے ہوئے اپنے آگے چلنے والے ریڈ وولف سے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”آر فائیو۔ واپس جاؤ اپنی جگہ پر“..... ریڈ وولف نے روبوٹ کو حکم دیتے ہوئے کہا تو روبوٹ جس کے سینے پر اس کا کوڈ لکھا تھا، مشینی انداز میں مڑا اور واپس چلتا ہوا دائیں جانب کی راہداری میں مڑ گیا۔ ریڈ وولف، عمران اور جولیا دوبارہ آگے بڑھنے لگے اور پھر یکے بعد دیگرے تین دھماکے سنائی دیئے۔ ان دھماکوں کی آواز زیادہ تیز نہیں تھی۔ وہ تینوں رکے بغیر آگے بڑھتے رہے۔ سائرن بدستور چیخ رہا تھا۔ ابھی وہ چند قدم ہی چلے تھے کہ ایک مرتبہ پھر پے در پے دو دھماکے سنائی دیئے۔ دو سیکنڈ کے وقفے سے ایک اور دھماکہ ہوا۔ اسی لمحے دائیں جانب کی راہداری سے تین گارڈز دوڑتے ہوئے نمودار ہوئے اور بائیں جانب کی راہداری میں داخل

ہو گئے جس میں آپریشنل کنٹرولر کا آفس تھا۔ جلدی میں انہوں نے ریڈ وولف کی سمت نہیں دیکھا تھا۔

”جلدی چلو ریڈ وولف۔ ان گارڈز کو روکو“..... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور تیزی سے قدم بڑھانے لگا۔ جولیا نے بھی اپنا ایف سیون نکال لیا تھا۔ وہ موڑ کے پاس پہنچے ہی تھے کہ بائیں جانب کی راہداری سے ایک دھماکے کی آواز بلند ہوئی۔ ریڈ وولف اور عمران اس راہداری میں مڑے تو آپریشنل کنٹرولر کے کمرے کے باہر روپوش اور انسانی جسموں کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے جبکہ اس کمرے کے دروازے کے دائیں بائیں دو گارڈز دیوار سے پشت لگائے کھڑے تھے اور کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔

عمران سمجھ گیا کہ صفدر کمرے میں ہے اور تین میں سے ایک گارڈ مارا گیا ہے۔ عمران نے کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر ایف سیون کا رخ ایک گارڈ کی طرف کر کے ریڈ بٹن پریس کر دیا۔ سرخ شعاع اس گارڈ کے جسم سے ٹکرائی اور اس کا جسم دھماکے سے لوٹھڑوں میں تبدیل ہو گیا۔ دروازے کی دوسری جانب کھڑے گارڈ نے گھبرا کر ریڈ وولف اور عمران کی طرف دیکھا ہی تھا کہ جولیا نے اس پر بھی شعاع فائر کر دی اور دھماکے سے اس گارڈ کے جسم کے بھی پرچے اڑ گئے۔

”جولیا۔ تم عقب سے ہوشیار رہو“..... عمران نے جولیا کی طرف دیکھے بغیر کہا تو جولیا نے پیچھے دیکھا لیکن عقب میں کوئی نہ

تھا۔

”صفدر۔ فائر مت کرنا“..... عمران نے بلند آواز میں کہا۔ وہ کھلے دروازے کے پاس پہنچ چکے تھے۔ عمران نے ریڈ وولف کو کمرے میں داخل ہونے کا اشارہ کیا تو وہ لرزتے قدموں سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے عمران اور جولیا بھی اندر آ گئے۔ کمرے میں بوہتم ہاتھ اٹھائے کھڑا تھا اور اس کے عقب میں کھڑے صفدر نے ایف سیون اس کی پشت سے لگا رکھا تھا۔ بوہتم، ریڈ وولف کو دیکھ کر چونک پڑا۔

”صفدر۔ تم دروازے پر جاؤ۔ کوئی گارڈ یا روپوش آئے تو اسے ختم کر دینا“..... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر دروازے میں جا کھڑا ہوا جبکہ جولیا نے اپنے ایف سیون سے بوہتم کو کور کر لیا۔

”عمران۔ مزید خون خرابہ مت کرو۔ میں سیکورٹی کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی ادھر نہ آئے“..... ریڈ وولف نے غصیلے لہجے میں کہا تو بوہتم حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر عمران کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا۔

”اوہ۔ کیا یہ ٹیلر نہیں ہے چیف“..... بوہتم نے ریڈ وولف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ یہ ٹیلر کے میک اپ میں عمران ہے۔ یہ لوگ واپس پاکیشیا جانا چاہتے ہیں۔ اسٹیشن کو تباہی سے بچانے کے لئے میں ان سے تعاون کر رہا ہوں“..... ریڈ وولف نے کہا تو بوہتم چونک پڑا۔

یہ تباہی عمران اور اس کے ساتھیوں نے پھیلائی ہے جو واپس زمین پر جانا چاہتے ہیں اور اگر ان کا مطالبہ نہ مانا گیا تو یہ اسٹیشن کو تباہ کر دیں گے۔ انہوں نے مجھے اور بوٹم کو ریغال بنا لیا ہے اس لئے میں اسٹیشن کو تباہی سے بچانے کے لئے انہیں اسپیس باؤل میں واپس روانہ کر رہا ہوں۔ میں نے تم سے جو کہا ہے اس پر فوراً عمل کرو ورنہ ہم سب مارے جائیں گے۔ اور اینڈ آل“..... ریڈ وولف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کال ڈیوائس آف کر دیا اور پھر ایک لمحے بعد سائرین بند ہو گیا۔

”الٹ۔ الٹ۔ تمام گارڈز اور روبوٹس واپس اپنی اپنی جگہ پر پہنچ جائیں۔ خطرہ ٹل گیا ہے“..... اسٹیشن کے اندر وکٹر کی آواز گونجنے لگی۔ اس نے تین مرتبہ اپنے الفاظ دوہرائے اور پھر خاموشی پھیل گئی۔

”بوٹم۔ تم اپنی سیٹ سنبھالو۔ ہم اب باؤل اسٹور میں جا رہے ہیں۔ راستہ اوپن کر دینا“..... عمران نے بوٹم سے سخت لہجے میں کہا تو بوٹم نے ریڈ وولف کی طرف دیکھا اور ریڈ وولف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ریڈ وولف بھی ہمارے ساتھ جا رہا ہے۔ اس کی زندگی عزیز ہے تو ہمارے خلاف کوئی حرکت مت کرنا“..... عمران نے بوٹم کو وارننگ دیتے ہوئے کہا تو اس نے ہاتھ گرائے اور اپنی کرسی پر جا بیٹھا۔

”ابھی باؤل اسٹیشن کے انچارج جیکسن نے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی چیف۔ لیکن اس کے ساتھی نے مجھے بات کرنے سے روک رکھا“..... بوٹم نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”عمران۔ اسے جیکسن سے بات کرنے دو تاکہ یہ باؤل کی روانگی کے لئے راستہ اوپن کرائے۔ کال ڈیوائس مجھے دو تاکہ میں سیکورٹی چیف کو مطمئن کر دوں“..... ریڈ وولف نے عمران کی طرف دیکھ کر کہا تو عمران نے جیب سے ریڈ وولف کا ٹرانسمیٹر نما آلہ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

”میری وارننگ یاد رکھنا ریڈ وولف“..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ریڈ وولف کچھ نہ بولا اور کال ڈیوائس کے چند بٹن پر پریس کر کے بولنے لگا۔

”ہیلو وکٹر۔ ریڈ وولف کانٹک۔ اوور“..... ریڈ وولف نے نارٹل لہجے میں کہا۔

”لیس چیف۔ وکٹر رسیونگ یو۔ حکم فرمائیے چیف۔ اوور“۔ کال ڈیوائس سے سیکورٹی چیف وکٹر کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”سائرین آف کر دو اور تمام گارڈز اور روبوٹس کو بھاگ دوڑ سے روک دو۔ اوور“..... ریڈ وولف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”رائٹ سر۔ لیکن ہمارے کئی روبوٹس اور گارڈز کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اوور“..... وکٹر نے کہا۔

”میں جانتا ہوں اور اس وقت میں بوٹم کے کمرے میں ہوں۔

تھے دائیں جانب شیشے کے ایک کیمین میں دو سکرینیں نصب تھیں۔ ان کے پاس ہی ایک آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور یہ وہی جیکسن نامی شخص تھا جسے انہوں نے بوٹم کے کمرے سے سکرین پر دیکھا تھا۔ باؤل کے اندر بھی چند افراد موجود تھے۔

”چلو۔ تم لوگ اپیس باؤل میں بیٹھو“..... ریڈ وولف نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ واش۔ واش روم کہاں ہے“..... عمران نے یکدم پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہوئے کہا۔

”اس کونے میں۔ ایف سیون سے دروازہ کھلے گا“..... ریڈ وولف نے ایک جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں دیوار پر واش روم لکھا ہوا تھا۔ عمران نے جولیا اور صفدر کی طرف دیکھ کر آئی کوڈ میں انہیں ریڈ وولف کا دھیان رکھنے کی ہدایت کی اور پھر واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ اپیس باؤل کے قریب کھڑے افراد حیرت سے عمران کی طرف دیکھ رہے تھے۔ شیشے کے کیمین میں بیٹھا جیکسن ریڈ وولف کی طرف متوجہ تھا۔ عمران دیوار کے پاس پہنچا اور ایف سیون کا رخ دیوار کی طرف کر کے مخصوص بٹن پر پریس کیا تو وہاں دروازہ کھل گیا۔ واش روم میں کوئی نہ تھا۔ عمران اندر آیا اور واش روم کا دروازہ خود بخود بند ہوتا چلا گیا۔

”چلو ریڈ وولف۔ اب ہمیں باؤل سیکشن میں جانا ہے“۔ عمران نے ریڈ وولف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس سے کال ڈیوائس لے کر اپنی جیب میں رکھ لیا۔

”بوٹم۔ لفٹ کھولو“..... ریڈ وولف نے بوٹم کو حکم دیتے ہوئے کہا تو بوٹم نے ہیڈ فون اپنے سر پر چڑھایا اور پینل کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے ہی لمحے کمرے کی بائیں دیوار کا کچھ حصہ ایک طرف سرک گیا اور وہاں ایک لفٹ دکھائی دینے لگی۔ ریڈ وولف لفٹ کی طرف بڑھا تو عمران کے اشارے پر صفدر بھی دروازے سے ہٹ کر ان کے ساتھ لفٹ میں داخل ہو گیا۔ ریڈ وولف نے کیمین کی دیوار پر نصب ایک بٹن پر پریس کیا تو لفٹ میں حرکت ہوئی اور وہ نیچے جانے لگی۔ اس کی رفتار زیادہ نہیں تھی۔ تقریباً پانچ سیکنڈ بعد لفٹ ساکت ہو گئی اور اس کا دروازہ کھل گیا۔ عمران، جولیا اور صفدر ریڈ وولف کے تین اطراف میں کھڑے تھے۔ وہ ریڈ وولف کے ساتھ لفٹ سے باہر آئے تو وہاں کا منظر دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اپیس اسٹیشن کا تہہ خانہ کافی لمبا چوڑا تھا۔ اس میں ایک جانب وہی اپیس باؤل موجود تھا جس میں انہیں پاکیشیا سے لایا گیا تھا۔ وہاں اتنی گنجائش تھی کہ مزید چار اپیس باؤل اس جگہ سما سکتے تھے۔ اپیس باؤل کا دروازہ اوپن تھا۔ بائیں جانب کی دیوار کے پاس چند کمپیوٹر نصب تھے جن کے آگے آپریٹر بیٹھے تھے۔ اپیس باؤل کے آس پاس گرین کمر کے خلائی سوٹ پہنے دس بارہ افراد کھڑے

”تم دونوں تو باؤل میں جاؤ“..... ریڈ وولف نے جولیا کی طرف دیکھ کر کہا۔

”نہیں۔ ہم عمران کے ساتھ ہی باؤل میں قدم رکھیں گے۔“
جولیا نے سخت لہجے میں کہا اور اسی لمحے عمران واش روم سے باہر آتا دکھائی دیا۔

”جلدی کرو عمران۔ باؤل میں جاؤ۔ روائگی کا وقت ہو چکا ہے“..... ریڈ وولف نے عمران کی طرف دیکھ کر جلدی سے کہا۔
”تم بھی چلو ریڈ وولف“..... عمران نے قریب آتے ہوئے کہا۔

”کیوں“..... ریڈ وولف نے چونکتے ہوئے پوچھا۔
”سفر کے دوران کپ شپ کریں گے۔ ہمیں پاکیشیا چھوڑ کر تم واپس آ جانا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں نہیں جا سکتا۔ مجھے یہاں اسٹیشن پر اپنی ذمہ داریاں نبھانا ہیں“..... ریڈ وولف نے سخت لہجے میں کہا۔

”شٹ اپ۔ میں تمہیں ساتھ لے جاؤں گا تاکہ تم ہماری روائگی کے بعد اسپیس باؤل کو تباہ نہ کر سکو۔ چلو جلدی کرو“۔ عمران نے یکدم غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو ریڈ وولف مردہ قدموں سے اسپیس باؤل کی طرف بڑھنے لگا۔

”اپنے آدمیوں کو باؤل سے ہٹا لو اور جیکسن کو بتا دو کہ تم ہمارے ساتھ جا رہے ہو“..... عمران نے اس کے پہلو میں چلتے

صفدر نے ایف سیون ریڈ وولف کی پشت سے لگا رکھا تھا اور جولیا نے بائیں جانب سے ریڈ وولف کو کور کر رکھا تھا۔ وہ تینوں لفٹ کے قریب ہی کھڑے تھے۔ جولیا اور صفدر بے حد چونکے تھے اور بیک وقت چاروں جانب نگاہ رکھے ہوئے تھے لیکن دونوں کے ذہنوں میں ہی یہ سوال کچھ کے لگا رہا تھا کہ عمران کیوں واش روم میں گیا ہے۔ انہیں یقین تھا کہ پیٹ میں گڑبڑ کا محض بہانہ تھا اور واش روم میں جانے کا مقصد کچھ اور ہی تھا۔

”چیف۔ باؤل کی روائگی میں صرف ایک منٹ رہ گیا ہے۔“
دفعتاً اسٹور میں ایک آواز گونجی۔

”عمران واش روم میں ہے جیکسن۔ انتظار کرو“..... ریڈ وولف نے کیبن میں بیٹھے جیکسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”رائٹ سر“..... جیکسن نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

ہوئے دوبارہ کہا۔ صفدر عقب میں اور جولیا ریڈ وولف کے دوسرے پہلو پر چل رہی تھی اور تینوں کے ایف سیون ریڈ وولف کی جسم کی طرف اٹھے ہوئے تھے لیکن نگاہیں پورے سیکشن کی نگرانی کر رہی تھیں۔

”جیکسن۔ یہ لوگ مجھے اپنے ساتھ لے جا رہے ہیں۔ میں انہیں پاکیشیا چھوڑ کر واپس آ جاؤں گا“..... ریڈ وولف نے جیکسن سے مخاطب ہو کر خوفزدہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے ہاتھ سے اپیس باؤل کے قریب کھڑے افراد کو ہٹنے کا اشارہ کیا۔

”رائٹ چیف۔ اس کی کیا ضمانت ہے کہ یہ لوگ اپیس باؤل کو واپس آنے دیں گے“..... جیکسن نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”بے فکر رہو جیکسن۔ اپیس باؤل ہمارے لئے بے کار ہے۔ ہم اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھائیں گے“..... عمران نے بلند آواز میں کہا اور پھر ریڈ وولف کے اشارے پر گرین کمر یونیفارم والے افراد اپیس باؤل سے دس بارہ قدم دور ہٹ گئے۔

”عمران۔ تم مجھے ساتھ مت لے جاؤ۔ میں حلفاً یقین دلاتا ہوں کہ تمہارے سفر میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی اور تم صحیح سلامت پاکیشیا پہنچ جاؤ گے“..... ریڈ وولف نے چلتے چلتے لرزے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں بھی قسم کھا کر وعدہ کرتا ہوں کہ تم اور اپیس باؤل

سلامت رہو گے۔ اگر تمہیں مجھ پر یقین نہیں آتا تو میں تم پر کیسے اعتبار کر سکتا ہوں۔ سفر کے دوران تمہیں اپیس اسٹیشن اور سپریم کمانڈر سے رابطہ قائم کرنے کی اجازت ہوگی۔ ہو سکتا ہے میں جولیا کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ ہی واپس آ جاؤں“..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”کیا“..... ریڈ وولف نے حیرت سے منہ پھاڑتے ہوئے کہا۔
 ”ہاں۔ آخر تقریباً سے شادی بھی تو کرنی ہے مجھے۔ وہ بے چاری دلہن بن کر میرا انتظار کر رہی ہوگی۔ واپسی پر میں سیدھا زیرو لینڈ جاؤں گا اور سپریم کمانڈر سے تقریباً کے رشتے کی بات پکی کروں گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرانے لگا مگر ریڈ وولف کچھ نہ بولا اور وہ چاروں اپیس باؤل کے دروازے کے پاس پہنچ گئے۔

اسی لمحے دروازے میں اپیس باؤل کا کینیڈین انچارج جون نمودار ہوا اور اس نے ریڈ وولف کو سلام کیا اور پھر ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران تیزی سے ریڈ وولف کے آگے آیا اور اپیس باؤل میں داخل ہو کر ایف سیون جون پر تان لیا تو جون غصے سے اسے گھورنے لگا۔ عمران کے بعد ریڈ وولف جولیا اور پھر صفدر اپیس باؤل میں داخل ہوئے۔ اندر وہی شاف تھا جسے وہ پہچانتے تھے جن میں چار نیلے لباس والے آپریٹر اور تین سفید یونیفارم والے گارڈز تھے۔ آپریٹرز اپنی سیٹوں پر بیٹھے تھے جبکہ تینوں گارڈز ایک جانب

کھڑے تھے۔ انہوں نے ریڈ وولف کو سلام کیا۔

”مسٹر جون۔ تم اپنی سیٹ سنبھالو اور روانہ ہو جاؤ۔ ہری اپ“..... عمران نے جون سے تحکمانہ لہجے میں کہا تو جون نے ریڈ وولف کی طرف دیکھا۔ ریڈ وولف نے اثبات میں سر کو ہلایا تو جون اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران کے اشارے پر جولیا آگے بڑھی اور جون کے عقب میں کھڑے ہو کر ایف سیون اس پر تان لیا۔ صفدر نے تینوں گارڈز کو کور کر رکھا تھا۔ جون نے کنٹوپ سر پر چڑھایا اور کنٹرول پینل کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ فوراً ہی اسپیس باؤل کا دروازہ بند ہو گیا۔ جون نے آپریٹرز کو اشارہ کیا جو عمران کی طرف دیکھ رہے تھے تو وہ اپنے سامنے سکرینوں کی طرف دیکھنے لگے۔

”ہیلو جیکسن۔ راستہ اوپن کرو“..... جون نے ایک بٹن پریس کر کے مائیک میں کہا تو ایک لمحے بعد اسپیس باؤل میں بیٹھے آپریٹرز تیزی سے اپنے اپنے پینل پر موجود مختلف بٹنوں کو پریس کرنے کے بعد تاب گھمانے لگے تو باؤل کے فرش میں ارتعاش ہونے لگا۔ عمران، جون کے سامنے نصب سکرین کی طرف دیکھ رہا تھا جس میں اسپیس باؤل کا بیرونی منظر اور اسٹور دکھائی دے رہا تھا۔ تین چار سیکنڈ بعد ہی اسپیس باؤل کے چاروں طرف فرش سے شیشے کی دیواریں نمودار ہو کر اسٹور کی چھت تک بلند ہو گئیں اور پھر اسپیس باؤل کے نیچے سے اسٹور کا فرش دائیں بائیں ہٹ گیا اور جون نے فوراً ایک بٹن پریس کر دیا۔

اسپیس باؤل اسٹور کے فرش میں پیدا ہونے والے کشادہ شکاف سے نکل کر خلاء میں پہنچی اور فوراً ہی وہ شکاف دوبارہ بند ہو گیا۔ اب اسپیس باؤل اسپیس اسٹیشن کے پہلو میں نظر آ رہا تھا۔ جون نے ایک لیور کو حرکت دی اور اسپیس باؤل تیزی سے اسپیس اسٹیشن کے گرد چکر لگانے لگا۔ یہ سارا عمل سکرین پر نظر آ رہا تھا۔ عمران نے کن انکھیوں سے گرد و پیش کا جائزہ لیا۔ تینوں گارڈز بھی سکرین کی طرف متوجہ تھے۔ عمران نے دوسرا ہاتھ جیب میں ڈالا اور نیڈل گن نکل کر اس کا رخ ایک گارڈ کی طرف کرتے ہوئے گن کا چھوٹا سا بٹن پریس کر دیا۔ نکلی کے سرے پر واقع سوراخ سے چھوٹی سی سوئی نکلی اور اس گارڈ کی گردن میں غائب ہو گئی۔ گارڈ کے منہ سے بے اختیار ہلکی سی کراہ نکلی اور اس نے تیزی سے اپنی گردن پر ہاتھ رکھا مگر دوسرے ہی لمحے وہ لڑکھڑا کر فرش پر گرا اور ساکت ہوتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ کھڑے گارڈز نے اس گارڈ کی طرف دیکھا اور تیزی سے اس پر جھک گئے۔ اسی لمحے عمران نے دوبارہ نیڈل گن کا بٹن پریس کیا تو ایک اور گارڈ گردن ٹٹوتا ہوا فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ ریڈ وولف نے گارڈز کی جانب دیکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ انہیں کیا ہوا ہے“..... ریڈ وولف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”شاید زمین پر جانے کے خوف سے بے ہوش ہو گئے ہیں یا

پھر خوشی سے مر گئے ہیں“..... عمران نے ساٹ لہجے میں کہا۔
 ”یہ۔ یہ۔ یہ تو مر گئے ہیں چیف“..... تیسرے گارڈ نے کھڑے ہو کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کک۔ کیا۔ واقعی۔ ان کی دھڑکن چیک کرو“..... عمران نے خوفزدہ لہجے میں کہا تو گارڈ نے اپنے مردہ ساتھیوں پر جھک کر ایک کے سینے پر ہاتھ رکھا اور اسی لمحے عمران نے ایک اور نیڈل فائر کر دی تو وہ بھی کراہ کر وہیں ڈھیر ہو گیا۔ جون سکرین کی طرف متوجہ تھا۔ اس نے کنٹرول پینل کا ایک بٹن دبایا تو اسپیس باؤل اسپیس اسٹیشن سے بائیں جانب ہٹنے لگا۔ وہ سکرین کے کونے میں موجود ایک روشن دائرے کی سمت حرکت کر رہا تھا جس کے نیچے سکرین پر ای کا حرف سپارکنگ کر رہا تھا۔ یقیناً وہ گولہ ارتھ کرے ارض تھا جس کے گرد کئی سیارے روشن نقطوں کی مانند حرکت کر رہے تھے۔ گویا اسپیس باؤل نے زمین کی طرف سفر شروع کر دیا تھا۔

”ریڈ وولف۔ کیا اسپیس اسٹیشن سے اس باؤل کو کنٹرول کیا جا رہا ہے“..... عمران نے ریڈ وولف نے پوچھا۔

”نہیں۔ اب اس کا اسٹیشن سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ کنٹرول اب جون کے ہاتھ میں ہے“..... ریڈ وولف نے جواب دیا تو عمران نے جیب سے دوسری ٹنگی نکالی اور اس کا رخ ریڈ وولف کے چہرے کی طرف کر دیا جو تشویش بھری نگاہوں سے گارڈز کی لاشوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ صفدر اب عمران کی طرف متوجہ تھا۔ عمران

نے اسپیس باؤل میں نصب چھوٹے سے کلاک پر نگاہ ڈالی۔ انہیں اسپیس اسٹیشن سے روانہ ہوئے دس منٹ گزر چکے تھے۔ اس نے گارڈز سے پیچھا چھڑا لیا تھا۔ اگرچہ وہ انہیں ایف سیون سے بھی ختم کر سکتا تھا لیکن اندیشہ تھا کہ بلاسٹنگ ریز سے اسپیس باؤل کو نقصان پہنچ سکتا تھا اس لئے عمران نے انہیں زہریلی سویوں سے ہلاک کیا تھا اور اب ریڈ وولف کو بے ہوش کرنے کے لئے اس نے گیس گن نکالی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ ریڈ وولف پر گیس فائر کرتا اچانک سکرین پر رنگ برنگی روشن لکیروں کا جال سا پھیل گیا اور سکرین کے وسط میں ایک سفید تکتہ نمودار ہو کر تیزی سے بڑا ہونے لگا تو عمران نے ٹنگی والا ہاتھ نیچے کر لیا۔

جون نے پینل کا ایک بٹن پریس کیا اور سفید نقطہ پوری سکرین پر پھیل گیا اور پھر سکرین کے وسط میں ایک نقاب پوش کی تصویر ابھری اور ایک لمحہ بعد نقاب پوش کا کلوز اپ واضح ہو گیا۔ وہ زیرو لینڈ کا سپریم کمانڈر تھا۔ اسے دیکھتے ہی جون نے ایک اور بٹن پریس کیا اور مودبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

”ہیلو جون۔ مجھے اسپیس باؤل سے بوٹم نے رپورٹ دی ہے کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو زمین پر لے جا رہے ہو۔“ سکرین کے ساتھ نصب مائیک سے سپریم کمانڈر کی سخت آواز سنائی دی۔

”لیس کمانڈر۔ یہ بات درست ہے“..... جون نے انتہائی

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”مگر کیوں۔ تم لوگوں نے مجھے کیوں اطلاع نہیں دی۔ ریڈ وولف سے میری بات کراؤ“..... سپریم کمانڈر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”مجھے چیف نے حکم دیا تھا کمانڈر“..... جون نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور ایک مائیک اٹھا کر ریڈ وولف کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے کوئی اعتراض نہ کیا اور اس پر جولیا اور صفدر کو حیرت ہو رہی تھی کہ عمران کیوں خاموش ہے۔

”یس کمانڈر۔ حکم فرمائیے“..... ریڈ وولف نے مائیک لے کر اپنے چہرے کے آگے کرتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ریڈ وولف۔ تمہیں جرات کیسے ہوئی کہ میری مرضی کے خلاف کوئی قدم اٹھاؤ“..... سپریم کمانڈر نے غراتے ہوئے کہا۔

”سوری کمانڈر۔ آپریشنل کنٹرولر نے آپ کو پوری پوزیشن سے آگاہ کیا ہو گا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بوتھم اور مجھے یرغمال بنا لیا تھا اور مجبور کیا تھا کہ میں ان کے احکامات کی تعمیل کروں اور انہیں واپس زمین پر پہنچاؤں ورنہ وہ اسٹیشن تباہ کر دیں گے۔ انہوں نے ایف سیون سے ہمارے کئی روبوٹس اور گارڈز فنا کر دیئے تھے۔ چنانچہ اسپیس اسٹیشن کو بچانے کے لئے مجھے ان کا حکم ماننا پڑا۔ انہوں نے مجھے اتنی مہلت ہی نہ دی کہ میں آپ سے رابطہ قائم کر سکتا۔ انہوں نے اسپیس باؤل میں بھی مجھے اور جون کو کور کر رکھا

ہے۔ عمران کو اندیشہ تھا کہ کہیں ہم سفر کے دوران اسپیس باؤل کو تباہ نہ کر دیں اس لئے وہ مجھے اپنے ساتھ لے جا رہا ہے۔ اس نے وعدہ کیا ہے کہ زمین پر پہنچ کر وہ ہمیں واپس آنے دے گا۔“ ریڈ وولف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”شٹ اپ۔ تم نے عمران کی برین ٹیسٹ رپورٹ خود بیان کی تھی کہ وہ میرا اور زیرو لینڈ کا وفادار ہے اور میں نے تمہیں متنبہ کیا تھا کہ وہ دنیا کا سب سے بڑا مکار شخص ہے۔ اس پر نگاہ رکھی جائے لیکن تم جولیا کے چکر میں عمران کو نظر انداز کر بیٹھے اور وہ اپنا کام کرتا رہا۔ تم نے تو مجھے یہ اطلاع دینے کی زحمت بھی گوارا نہ کی کہ جولیا نے کرسٹوفر کے کمرے میں ڈونالڈ اور ایک روبوٹ کو ختم کر دیا اور اس کے ساتھی صفدر نے کئی گارڈز اور روبوٹس تباہ کر دیئے ہیں“..... سپریم کمانڈر نے غراتے ہوئے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریڈ وولف کے ہاتھ سے مائیک چھین لیا۔

”ہیلو کمانڈر۔ میں تمہارا وفادار علی عمران مخاطب ہوں اور ریڈ وولف کی صفائی میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس بے چارے کا کوئی قصور نہیں ہے۔ قصور وار کوئی اور ہے“..... عمران نے سپریم کمانڈر سے مخاطب ہو کر ہنستے ہوئے کہا۔

”اور کون ہے عمران“..... سپریم کمانڈر نے چوکتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

”تم ہو۔ کیونکہ تم نے ہی ریڈ وولف کو اسٹیشن انچارج مقرر کیا

تم نے انہیں قتل کرنے کی کوشش کی تو پھر تم بھی نہیں بچ سکو گے۔ انہوں نے اسپیس اسٹیشن کو بچانے کے لئے خود کو تمہارے حوالے کیا ہے اور تمہیں واپس زمین پر جانے میں تم سے تعاون کیا ہے۔ اگر انہیں زیرو لینڈ کے مفاد کی بجائے اپنی جانیں عزیز ہوتیں تو یہ اسپیس اسٹیشن تمہارے کنٹرول میں دے کر اپنی جانیں بچا سکتے تھے“..... سپریم کمانڈر نے غراتے ہوئے کہا۔

”یہ تمہاری خوش فہمی ہے کہ انہوں نے اسپیس اسٹیشن کو بچانے کے لئے مجھ سے تعاون کیا ہے۔ اسپیس اسٹیشن کو تباہ ہونے سے کوئی نہیں بچا سکتا اور میں اسے تباہ کر کے رہوں گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یکو مت۔ تم کیا دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اسپیس اسٹیشن کو تباہ نہیں کر سکتی۔ اسپیس اسٹیشن کے گرد نظر نہ آنے والی حفاظتی شعاعوں کا حصار ہے اور اس سے نکرانے والی ہر شے فنا ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کرہ ارض کا کوئی ملک اسپیس اسٹیشن کو آج تک ٹریس نہیں کر سکا“..... سپریم کمانڈر نے تکبرانہ لہجے میں کہا۔

”لیکن میں عمران ہوں۔ جب تم مجھے واپس جانے سے نہیں روک سکے تو اسپیس اسٹیشن کو تباہ ہونے سے کیسے بچا سکو گے۔ میں سکرین پر اسپیس اسٹیشن کو دیکھ سکتا ہوں جو دوسرے ملکوں کے سیٹلائٹس سے پوشیدہ ہے۔ بولو۔ کر دوں تباہ“..... عمران نے چیلنج

تھا حالانکہ یہ اس قابل ہی نہیں تھا۔ اسے انچارج کی بجائے اسٹیشن کا سوئپر بنایا جانا چاہئے تھا مگر تم سے غلطی ہوئی مگر تمہارا بھی کوئی قصور نہیں ہے۔ مجھے اپنا وفادار بنانے اور میرے ہاتھوں میرے ہی ملک کو تباہ کرنے کے خطبہ نے تمہاری عقل و شعور چھین کر تمہیں اول درجے کا گدھا بنا دیا تھا۔ اسی گدھے پن میں تم ریڈ وولف سے میری خوبیوں کا ذکر کر کے اسے مجھ سے ہوشیار رہنے کی تاکید تو کرتے رہے لیکن خود غافل رہے۔ کیا تم اتنی دیر تک بھنگ پی کر سوئے تو نہیں رہے ہو“..... عمران نے شوخ لہجے میں سپریم کمانڈر کی تحقیر کرتے ہوئے کہا۔

”شٹ اپ۔ بلڈی فول۔ تم جانتے ہو کہ تم کس سے بات کر رہے ہو“..... سپریم کمانڈر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ جون اور ریڈ وولف، عمران کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہے تھے لیکن دونوں پر صفدر اور جولیا نے ایف سیون تان رکھے تھے۔

”ہاں سپریم کمانڈر۔ لیکن تم اب کچھ نہیں کر سکتے“..... عمران نے بے پروائی سے کہا۔

”میں تمہیں زمین پر پہنچنے سے پہلے فنا کر سکتا ہوں عمران۔“ سپریم کمانڈر نے غراتے ہوئے کہا۔

”تو کر دو۔ کرتے کیوں نہیں“..... عمران نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اس لئے کہ مجھے اپنے وفاداروں کی زندگیاں عزیز ہیں اور اگر

کرنے والے انداز میں کہا۔

”فضول بحث مت کرو عمران۔ اسپیس اسٹیشن صرف زیرو لینڈ اور اس کے خلائی جہازوں کی سکرین پر ہی نظر آتا ہے اور تم باؤل میں بیٹھے اس پر حملہ نہیں کر سکتے“..... سپریم کمانڈر نے ناگوار لہجے میں کہا۔

”دیکھو کمانڈر۔ مجھے غصہ مت دلاؤ ورنہ میں ابھی اسپیس اسٹیشن کو فنا کر ڈالوں گا۔ ناممکن کو ممکن بنانا آتا ہے مجھے۔ لیکن پہلے میری وارننگ سن لو۔ اگر تم نے آئندہ میرے خلاف کوئی قدم اٹھایا تو میں زیرو لینڈ آ کر تمہارا وہ حشر کروں گا جو پاگل کتے کا کیا جاتا ہے“..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اسی لمحے ایک آپریٹر کے سامنے نصب سکرین پر خلاء میں نظر آنے والے اسپیس اسٹیشن کے پرچے اڑتے دکھائی دیئے۔ ایک لمحہ کے لئے سکرین پر تیز روشنی پھیل گئی تھی۔

”اوہ۔ اسپیس اسٹیشن تباہ ہو گیا کمانڈر“..... جون نے چیخے ہوئے کہا لیکن سپریم کمانڈر کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ سکرین سے اس کی تصویر بھی غائب ہو چکی تھی۔

”اوہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا عمران“..... ریڈ وولف نے عمران کی طرف دیکھ کر غضبناک لہجے میں کہا تو عمران نے اس کے چہرے پر گیس گن سے فائر کیا اور ریڈ وولف چکرا کر فرش پر گر گیا۔

”اوہ۔ کیا تم نے چیف کو ختم کر دیا ہے“..... جون نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ یہ بھی زندہ رہے گا اور اسپیس باؤل بھی سلامت رہے گا۔ فی الحال میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے تاکہ تم سے کھل کر بات کر سکوں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بات۔ کون سی بات“..... جون نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”گھبراؤ مت۔ رشتے کی بات نہیں کروں گا۔ تم بے فکر ہو کر پوری توجہ سے اسپیس باؤل کو کنٹرول کرو ورنہ میں اسے بھی تباہ کر دوں گا۔ اسپیس اسٹیشن کا حشر تم دیکھ ہی چکے ہو“..... عمران نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

”تت۔ تو۔ تو۔ کیا تم نے اسپیس اسٹیشن کو تباہ کیا ہے“۔ جون نے خوفزدہ لہجے میں ہکلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ کیونکہ تمہارے سپریم کمانڈر کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ میں اسپیس اسٹیشن کو تباہ کر سکتا ہوں“..... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”مگر۔ مگر۔ تم نے کیسے اسپیس اسٹیشن کو تباہ کیا۔ تمہارے پاس تو کوئی اسلحہ بھی نہیں ہے“..... جون نے حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ صرف وہی نہیں جولیا اور صفدر بھی حیرت بھری نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

”کسی کو تباہ کرنے کے لئے اسلحہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔
آنکھوں سے بڑا ہتھیار کوئی نہیں ہے دنیا میں۔ جب ایک
خوبصورت نازنین اپنی نگاہ ناز سے ہزاروں مردوں کو قتل کر سکتی ہے
تو مرد بھی آنکھ کے اشارے سے بڑی بڑی چٹانوں کو ریزہ ریزہ کر
سکتے ہیں۔ بہر حال یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی اس لئے
دوسری بات سنو۔ اگر سپریم کمانڈر نے ہم پر حملہ کرنے کی کوشش کی
تو تم لوگ بھی ہمارے ساتھ مارے جاؤ گے اس لئے آپس باؤل
کی حفاظت کا انتظام کرو“..... عمران نے شوخ لہجے میں کہا تو صفدر
مسکرانے لگا۔

”نہیں۔ آپس اسٹیشن سے باؤل پر ایک کیا جا سکتا تھا لیکن
زیرو لینڈ سے اسے تباہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ کوئی خلائی جہاز زیرو
لینڈ سے براہ راست زمین پر نہیں بھیجا جاتا۔ پہلے اس خلائی جہاز کو
آپس اسٹیشن پر بھیجا جاتا ہے جہاں اس کا راستہ متعین کرنے کے
علاوہ اس میں مزید ایندھن لوڈ کیا جاتا ہے اور پھر اسے کرۂ ارض کی
طرف روانہ کیا جاتا ہے لیکن اب چونکہ آپس اسٹیشن باقی نہیں رہا
تو آپس باؤل کو نہ تو کوئی نقصان پہنچایا جا سکتا ہے اور نہ ہی
آپس باؤل واپس جا سکتا ہے“..... جون نے مسلسل بولتے ہوئے
کہا۔

”تو پھر تم آپس باؤل کو واپسی پر کہاں لے جاؤ گے۔“ عمران
نے چوتھے ہوئے پوچھا۔

”کہیں بھی نہیں۔ اس کا آپس اسٹیشن سے رابطہ ختم ہو گیا
ہے۔ اگر یہ واپس بھی جائے تو زمین کے مدار میں ایک گھنٹہ تک
گردش کر سکے گا۔ ایندھن ختم ہوتے ہی یہ بھی فنا ہو جائے گا۔“
جون نے تشویش بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اطمینان کا گہرا
سانس لیا۔

”زیرو لینڈ کہاں ہے۔ تم کتنا عرصہ وہاں رہے ہو“..... عمران
نے پوچھا۔

”میں نہیں جانتا۔ مجھے کینیڈا کی خلائی رصد گاہ جہاں میں خلائی
انجینئر کے طور پر کام کرتا تھا، وہاں سے دس برس پہلے مجھے اغوا کر
کے آپس اسٹیشن پر لے جایا گیا تھا۔ وہاں مجھے زیرو لینڈ کا وفادار
بننے پر مجبور کیا گیا اور میں نے حالات سے سمجھوتہ کر کے سپریم
کمانڈر کی غلامی قبول کر لی۔ آٹھ برس تک مجھے مختلف عہدوں پر
فائز کر کے میری وفاداری کی آزمائش کی گئی پھر مجھے آپس باؤل کا
انچارج بتا دیا گیا“..... جون نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”اب تم کیا کرو گے۔ میرا مطلب ہے اب تم زیرو لینڈ یا
سپریم کمانڈر سے کیسے رابطہ کر سکو گے“..... عمران نے پوچھا۔

”زیرو لینڈ سے رابطہ آپس اسٹیشن کے توسط سے ہوتا تھا۔
آپس اسٹیشن میں ایک ماسٹر کمپیوٹر نصب تھا۔ زمین یا آپس باؤل
سے کی جانے والی کال پہلے ماسٹر کمپیوٹر تک پہنچی تھی اور ماسٹر کمپیوٹر
آواز کی لہروں کو زیرو لینڈ میں منتقل کر دیتا تھا اس لئے اب زیرو

لینڈ یا سپریم کمانڈر سے رابطہ قائم نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ خود رابطہ کر سکتا ہے۔ تم پاکیشیا پہنچ کر میرے ساتھ کیا سلوک کرو گے۔“
جون نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”اوپس باؤل اگر واپس خلاء میں جائے گا تو بقول تمہارے تباہ ہو جائے گا اس لئے اب اسے ہمارے سائنس دان استعمال کریں گے۔ میں اسے اپنے خلائی ادارے کے حوالے کر دوں گا۔ تم چاہو گے تو تمہیں تمہارے ملک بھجوا دوں گا۔ اگر تم پاکیشیا میں رہنا اور ہمارے کسی خلائی مرکز میں خدمات انجام دینا پسند کرو گے تو اس کا بھی انتظام ہو جائے گا۔ یہی پیش کش تمہارے ماتحت آپریٹرز کے لئے ہے کیونکہ یہ بھی ہنرمند ہیں اور ان کی صلاحیتوں سے ہمارے ملک کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ ریڈ وولف سے پاکیشیا پہنچ کر بات کی جائے گی۔“ عمران نے کہا اور پیچھے ہٹ کر ان کی کرسیوں بڑھا جو گارڈز کے لئے مخصوص تھیں۔

”آؤ۔ تم بھی بیٹھ جاؤ۔“ عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے جولیا اور صفدر سے کہا تو وہ دونوں بھی اس کے قریب آ کر بیٹھ گئے۔

”عمران صاحب۔ ہم زمین پر کب پہنچیں گے۔“ صفدر نے آئی کوڈ میں عمران سے پوچھا۔

”کھل کر بات کرو۔ اب ہم زیرو لینڈ کے قیدی نہیں ہیں۔“
اوپس باؤل پر ہمارا قبضہ ہے اور اس کا عملہ بھی ہماری گرفت میں

”ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بھی مسکرا دیا۔
”کیا تم چیف کو اطلاع نہیں دو گے۔“ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”اطلاع دے کر میں پھنسا نہیں چاہتا۔“ عمران نے جلدی سے کہا۔

”اس میں پھنسنے والی کون سی بات ہے۔“ صفدر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”ہے نا۔ اگر تمہارے چوہے نے فرمائش کر دی کہ راستے میں کسی سیارے سے اس کے لئے ایک عدد بیگم لیتا آؤں تو پھر میں کیا کروں گا۔“ عمران نے معصوم سے لہجے میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو صفدر اور جولیا دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

”یقین نہیں آ رہا کہ ہم نے اتنی جلدی زیرو لینڈ والوں کا پلان ناکام بنا دیا ہے۔“ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صفدر نے کہا تو عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا۔

”عمران صاحب مراقبہ میں ہیں۔ شاید کوئی شرارت سوچ رہے ہیں۔“ صفدر نے جولیا سے آئی کوڈ میں کہا اور پھر آپریٹرز کی طرف دیکھنے لگا جو خاموشی سے اپنی اپنی سکرین پر خلاء کے مناظر دیکھ رہے تھے۔

”ارے۔ تم خاموش کیوں بیٹھے ہو۔“ عمران نے چند لمحوں بعد آنکھیں کھول کر جولیا اور صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”بکواس کے سوا بھی کچھ آتا ہے تمہیں“..... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

”کیوں نہیں۔ کہو تو خلاء میں چھلانگ لگا دوں“..... عمران نے جلدی سے کہا۔

”جہنم میں جاؤ“..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور سکرین کی طرف دیکھنے لگی تو صفدر مسکرانے لگا۔

”نہیں۔ وہاں جانا ممکن نہیں۔ فرشتے تمہارے بغیر مجھے جہنم میں داخل نہیں ہونے دیں گے“..... عمران نے مایوسی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”تو میرا دماغ مت چاٹو۔ چپ رہو“..... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”یہ بھی ممکن نہیں ہے۔ بقول کنفیوشس، مجبوری میں اُف اللہ چپ رہ بھی نہیں سکتے“..... عمران نے چپکتے ہوئے کہا تو جولیا کچھ نہ

بولی۔ تقریباً نصف گھنٹہ بعد عمران اٹھ کر جون کے پاس آ کھڑا ہوا۔

”مسٹر جون۔ زمین سے رابطہ قائم کرو۔ میں اپنے چیف سے بات کروں گا“..... عمران نے جون سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوہ۔ کیا تمہارے چیف کے پاس رسیونگ سیٹ ہیں“۔ جون نے چونکتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ تم پاکیشیا اسپاٹ والے کنٹرول روم سے رابطہ قائم کرو۔

وہاں مائرس موجود ہے“..... عمران نے جواب دیا تو جون نے

”ہم نے آپ کی نیند میں خلل ڈالنا مناسب نہیں سمجھا تھا“۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں سویا نہیں تھا بلکہ تمہارے چوہے سے ہدایات لے رہا تھا“..... عمران نے کہا تو صفدر اور جولیا سمجھ گئے کہ عمران نے ٹیلی پیٹھی کے ذریعے ایکسٹو سے ذہنی رابطہ قائم کرنے کے لئے آنکھیں بند کی تھیں۔

”کیا کہا ہے چیف نے“..... جولیا نے تیزی سے پوچھا۔

”اس نے ہمیں واپس آنے سے روک دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ جب تک ہماری گود میں ایک دو ننھے منے بچے نہ ہوں ہم زمین پر قدم رکھنے کی جرأت نہ کریں“..... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا اسے گھورنے لگی۔

”بکومت۔ سیدھی طرح بات کرو“..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تھوڑی دیر بعد تم خود ہی چیف سے پوچھ لیتا“..... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ ان لاشوں کا کیا کرنا ہے“..... صفدر نے گارڈز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جن کے چہرے زہر کے اثر سے نیلے پڑ چکے تھے۔

”زمین پر پہنچ کر پھینک دیں گے انہیں۔ البتہ تم دونوں کو بھوک لگی ہو تو کھا سکتے ہو“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اثبات میں سر ہلایا اور پھر کنٹرول پینل کے بٹن پر پریس کرنے لگا۔ سکرین سے خلاء کا منظر غائب ہو گیا اور سرخ چمکدار لکیروں کا جال سا پھیل گیا۔ صفدر اور جولیا بھی سکرین کی طرف دیکھ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد کمپیوٹر پراس کا عمل مکمل ہوا اور سکرین پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ اس میں مائرس کے علاوہ ایک نقاب پوش شخص بھی کرسی پر بیٹھا تھا اور دونوں نے سروں پر ہیڈ فون چڑھا رکھے تھے۔ ”لیس جون“..... سکرین کے مائیک سے مائرس کی آواز سنائی دی۔ ”کیا مسٹر ایکسٹو موجود ہیں“..... جون نے پوچھا۔

”لیس۔ میرے ساتھ بیٹھا نقاب پوش ایکسٹو ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ تم واپس آ رہے ہو“..... مائرس نے کہا۔ ”ہاں۔ عمران مسٹر ایکسٹو سے بات کرے گا“..... جون نے کہا اور پھر اپنا ہیڈ فون اتار کر عمران کے حوالے کر دیا۔

”ہیلو چیف۔ ہم واپس آ رہے ہیں۔ مائرس کو خوشخبری دیں کہ ریڈ وولف اور جون ہماری گرفت میں ہیں اور اسپیس اسٹیشن کو ہم نے تباہ کر دیا ہے۔ اسپیس باؤل اب ہماری ملکیت ہے“..... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”گڈ۔ صفدر اور جولیا تو بخیریت ہیں نا“..... ایکسٹو نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

”لیس چیف۔ خلاء میں تو بالکل ٹھیک ہیں لیکن ہو سکتا ہے زمین پر پہنچ کر پاگل ہو جائیں“..... عمران نے جلدی سے کہا۔

”کیا مطلب“..... ایکسٹو نے چوتھے ہوئے کہا جبکہ جولیا، عمران کی بات سن کر اسے گھورنے لگی۔

”دراصل زمین کی فضاء عشق کے جراثیم سے آلودہ ہے اور اسپیس باؤل سے باہر آتے ہی یہ دونوں ان جراثیم سے آلودہ ہو جائیں گے اور آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ عشق کے جراثیم کتنے مہلک ہوتے ہیں“..... عمران نے جواب دیا۔

”شٹ اپ۔ میرے ساتھ بات کرتے وقت زبان قابو میں رکھا کرو۔ اسپیس باؤل یہاں کس وقت اترے گا“..... ایکسٹو نے غصے سے عمران کو ڈانٹتے ہوئے کہا تو عمران یکدم سہم گیا۔ ”نن۔ نہیں اتر سکے گا چیف۔ آپ کا کنٹرول روم کافی چھوٹا ہے“..... عمران نے بوکھلا کر کہا۔

”ہائینس۔ اسپیس باؤل نے اس کمرے میں نہیں شہر سے باہر کھلے میدان میں لینڈ کرنا ہے“..... ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا۔ ”سوری چیف۔ وقت کے بارے میں آپ کو مسٹر جون، جولائی بتائے گا“..... عمران نے ناگوار لہجے میں کہا۔

”مسٹر جون۔ تم بتاؤ ٹائمنگ کے بارے میں“..... ایکسٹو نے جون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو جون دوسرا مائیک اٹھا کر ایکسٹو کو پاکیشیا میں پہنچنے کا وقت بتانے لگا۔

”اوکے عمران۔ میں چند ممبرز کو اسی جگہ بھیج دوں گا جہاں سے اسپیس باؤل تم لوگوں کو لے گیا تھا۔ مائرس سے میں نے اس جگہ کا

عمران یکدم خوش نظر آنے لگا۔
 ”اوہ۔ شکر ہے۔ جل تو جلال تو پڑھنے سے پہلے ہی مصیبت ٹل گئی“..... عمران نے خوشی سے چپکتے ہوئے کہا۔
 ”لیکن پاکیشیا پہنچ کر آپ چیف کو کیا صفائی پیش کریں گے۔“
 صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”صفائی نہیں دہن اور اس کا بھائی پیش کروں گا۔ ایکسٹو خود ہی دیکھ لے گا کہ ان کا کون کون سا پرزہ ڈھیلا ہوا ہے۔ ویسے آپس کی بات ہے۔ کیا تم میری بے گناہی کی گواہی دے سکتے ہو۔“
 عمران نے رازدارانہ انداز میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔
 ”چیف نے اجازت دی تو کوشش کروں گا۔ ابھی زمین پر پہنچنے میں کتنی دیر لگے گی“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”چلے ہیں تو پہنچ ہی جائیں گے آہستہ آہستہ۔ کیا تم واش روم جانے کے لئے بے چین ہو“..... عمران نے کہا۔
 ”لاحول ولا قوۃ۔ آپ ہی کو واش روم کی ضرورت پڑتی ہے۔“

صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
 ”مجھے نہیں۔ واش روم کو میری ضرورت پڑتی ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے قریب کرسی پر بیٹھ گیا۔
 ”اوہ۔ یاد آیا۔ آپ اسپس باؤل میں سوار ہونے سے پہلے واش روم میں کیا کرنے گئے تھے“..... صفدر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔
 ”بوجھ ہلکا کرنے تاکہ اسپس باؤل سلامتی سے زمین پر پہنچ

ایڈریس معلوم کر لیا تھا۔ وہاں سے جولیا اور صفدر اپنے قلیٹوں میں جائیں گے اور تم اسپس باؤل کے عملہ اور ریڈ وولف کو ہیڈ کوارٹر لے آؤ گے۔ اسپس باؤل کی حفاظت اور نگرانی کے لئے پولیس یا آرمی کو بھیج دیا جائے گا۔ میری طرف سے جولیا اور صفدر کو مبارک باد دے دو“..... ایکسٹو نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”چیف۔ مجھے بھی تو مبارک باد دیں۔ بچے پیدا نہیں ہو سکے تو کیا ہوا۔ دہن تو لے آیا ہوں“..... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرانے لگا اور جولیا شعلہ بارنگاہوں سے عمران کو گھورنے لگی۔
 ”بکو مت۔ ابھی تو تم نے جواب دینا ہے کہ میری اجازت کے بغیر تم نے جولیا اور صفدر کو کیوں خطرے میں ڈالا اور اس جرم میں تمہیں کیا سزا دی جائے۔ دیش آل“..... ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا تو عمران خوفزدہ انداز میں جولیا اور صفدر کی طرف دیکھنے لگا۔ ایکسٹو اور مارٹن سمیت کنٹرول روم کا منظر سکرین سے غائب ہو گیا تھا۔

”صص۔ صفدر۔ مروا دیا نا۔ چیف سمجھ رہا ہے کہ میں جولیا اور تمہیں زبردستی خلاء میں لے گیا تھا تاکہ شادی کے وقت تمہیں شہ بالا بنا سکوں“..... عمران نے ہکلاتے ہوئے کہا تو صفدر مسکرانے لگا۔
 ”گھبرائیں مت۔ چیف آپ کو نہیں دیکھ رہا“..... صفدر نے سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے تیزی سے سکرین کی طرف دیکھا جس پر دوبارہ خلاء کا منظر ابھر آیا تھا تو

”سکے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ آپ کے بوجھ کا اسپیس باؤل کی سلامتی سے کیا تعلق“..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہی تعلق جو اسپیس اسٹیشن کی تباہی سے تھا“..... عمران نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ سمجھ گیا۔ آپ نے واش روم میں جا کر ٹائم بموں پر وقت ایڈجسٹ کیا تھا“..... صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میرے پاس چند ٹائم بم جوتے کی ایڑی میں محفوظ تھے۔ میں نے ایک بم واش روم، ایک باؤل کی طرف بڑھتے ہوئے اسٹور کے فرش پر اور تیسرا باؤل میں سوار ہوتے وقت دروازے سے نیچے ڈال دیا تھا“..... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو جولیا حیرت بھری نگاہوں سے عمران کی طرف دیکھنے لگی اور عمران گھبرا گیا۔

”س۔ سوری۔ غلطی ہو گئی تھی جولیا بیگم“..... عمران نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا اور جولیا کے لبوں پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی۔

ختم شد